105

سفید و سیاہ

جہانس برگ سے بریلی کتابچوں کا جواب

کوکبؔ نورانی اوکاڑوی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور

Marfat.com

سفید و سیاہ

دیوبندیت آپ اپنے دام میں

جوہانس برگ سے بریلی کتابچوں کا جواب

کوکب نورانی اوکاڑوی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

شوروم ۱ گنج بخش روڈ، لاہور ۲
شوروم ۲ ۹۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

Marfat.com

59832

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	سفید و سیاہ
مولف	کوکب نورانی اوکاڑوی
مرتبہ	مولانا اوکاڑوی اکادمی العالمی ۵۳ بی۔ سندھی مسلم سوسائٹی، کراچی
بار اشاعت	اول ۱۹۸۹ء
تعداد	دو ہزار
ہدیہ	روپے

اطلاع: اس کتاب کا انگریزی ترجمہ دستیاب ہے
پوسٹ بکس ۳۴۰، ڈربن۔ ۴۰۰۰، جنوبی افریقا

Marfat.com

علمے کہ رہ بحق ننماید جہالتست

(شیخ سعدی علیہ الرحمۃ)

ادب پیرایۂ نادان و داناست — خوش آں کو از ادب خود را بیاراست

ندارم آں مسلماں زادہ را دوست — کہ در دانش فزود و از ادب کاست

(علامہ اقبالؒ)

Marfat.com

انتساب

محبوبِ سُبحانی غوثِ صمدانی شہ بازِ لامکانی
قطبِ ربّانی حضرت ابو محمّد محی الدّین شیخ
سید عبد القادر حَسنی حُسینی جیلانی سیّدنا
غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ وارضاہ عنّا
کے نام

اے خدا توفیقِ ایمانی بدہ — جان و دل رابوِ عرفانی بدہ
ایں غلامِ قادری را ازکرم — دامنِ محبوبِ سُبحانی بدہ

کوکب غفرلہٗ

Marfat.com

ارشادِ ربّانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نہ پائیں گے ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں اللہ اور قیامت کے دن پر کہ وہ (لوگ) محبت کرتے ہوں ان لوگوں سے جنہوں نے عداوت رکھی اللہ اور اس کے رسول سے اگرچہ وہ ان کے باپ ہوں یا بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے قریبی رشتہ دار۔ یہ (اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے محبت نہ رکھنے والے) لوگ وہ ہیں جن کے دلوں میں (اللہ نے) ایمان ثبت (نقش) فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے اُن کی مدد فرمائی اور انہیں جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں (یہ لوگ) ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور (یہ) وہ (لوگ ہیں کہ) اللہ سے راضی ہوئے یہ لوگ اللہ کا لشکر ہیں۔ اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ! بے شک اللہ کا لشکر ہی فلاح پانے والے لوگ ہیں۔

المجادلہ پ ۲۸، آیت ۲۲

Marfat.com

پیش نوشت

اَللّٰہُ ربُّ محمدٍ صلّٰی علیہ وسلّما

یہ سعادت میرے لئے ہفت اقلیم کی بادشاہت سے بڑی ہے کہ میرا انتخاب ناموس رسالت (علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام) کے تحفظ کے لئے ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں، یہ صرف انتخاب کی بات ہے کہ مبدء فیض نے مجھے مدحت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے منتخب کیا ہے۔ یہ ایک ایسا اعزاز ہے جس پر کوئی جتنا بھی ناز کرے، کم ہے۔ مدح رسول، میرے رب کریم کا شعار ہے۔ زبان رسالت اپنے مداح حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے یوں دعاگو ہوتی ہے، اللھم ایدہ بروح القدس (اے اللہ روح قدس سے اس کی مدد فرما) اور جبریل امین! (علیہ السلام) بے شمار شہادتیں اس کلام کی تائید کرتی ہیں کہ جبرائیل امین کی تخلیق ہی نبوت کے احترام کے لئے ہوئی ہے۔ وہ روح القدس، جبرائیل (علیہ السلام) آج بھی ناموس رسالت کے محافظوں کی مدد کرتا ہے۔ ہم سے کہا گیا ہے کہ پسندیدہ کاموں پر اللہ سبحانہ، کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اور فرشتے اس شخص کی نگرانی کرتے ہیں جو "خیر" سے شغف رکھتا ہے۔

یہ عاجز فرشی ہے اور الحمد للہ عقیدے کے اعتبار سے عرشی اور یوں نوری وقدسی اس کے ہم عقیدہ نظر آتے ہیں۔ ذکر رسول اور مدحت رسول جن کی زندگی ہے، کچھ انہی سے پوچھئے کہ انہیں کیا قلبی سکون اور کیا نشاط خاطر نصیب ہوتا ہے، ان کا یقین ہے کہ یہی عشق ان کی نجات کا وسیلہ بنے گا، یہی ایک صداقت بارگاہ ایزدی میں ان کی سفارش ہوگی۔ اس خاک پائے آل رسول کی بھی بس ایک ہی آرزو ہے کہ لحمہ لحمہ مدنی تاج دار، آقائے نام دار (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذکر میں بسر ہو، فردوس بریں میں انہی کے غلاموں کے پہلو میں کوئی گوشہ میسر آجائے اور کسی چیز کی طلب نہیں ہے۔

ورفعنا لک ذکرک، ارشاد ربانی ہے، اپنے محبوب کا ذکر تو خود خالق کائنات نے بلند کیا ہے۔ ہماری بساط کیا کہ اس محبوب باری کے جمال کا بیان کر سکیں اور رسول کی عظمت کو

Marfat.com

ہماری سعی و کاوش سے کیا علاقہ۔ ہم بے مایہ اس کی توقیر و جلال میں کیا اضافہ کر سکیں گے۔ یہ ہم اہل دنیا کے امکان میں نہیں۔ یہ تو آسمانوں پر سرفراز جبریل امین کا وصف ہے، اور یہ تو اس وحدہ لاشریک خالق ارض و سما کا شیوہ ہے۔ اتنا ہی ہم غلاموں کے لئے بہت ہے کہ ہم اس آقا کے نام لیوا ہیں، اس کی توصیف میں ہمارا ذکر ہمارے امکان کے بہ قدر ہے، ہماری توفیق کے مطابق ہے۔ اور یہ فقیر یہی کہتا ہے کہ جتنی توفیق ملی ہے اور جو استطاعت عطا کی گئی ہے، وہ کیوں نہ اپنے ماویٰ وملجا کے نام کر دی جائے۔ یہ سارے شب و روز اسی کی یاد میں اور اسی کے احوال واذکار کے لئے کیوں نہ وقف کر دیئے جائیں۔ اس سے بڑا وظیفہ، زندگی کا اس سے بہتر سلیقہ کوئی اور ہو تو اس ہیچ مداں کو بتایا جائے۔ اور جامی و رومی، سعدی ورازی سے پوچھا جائے کہ مدحت رسول میں لفظوں کی خوشہ چینی کرتے ہوئے کیوں انہوں نے عمریں تمام کر دیں۔ ساری زندگی الفاظ وانداز کے انتخاب میں رات دن ایک کیے رہے، کوئی ایک ایسا لفظ اور پیرایہ مل جائے جو بارگاہ میں قبول ہو جائے۔ جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتا ہے، اسے ان یگانہ روزگار عالموں اور ثنا خوانوں سے نسبت ہے اور اسے تو رب کریم سے نسبت ہے کہ اس کی کتاب سر بہ سر مدحت رسول ہے، یہ بنائے رسول، بربنائے رسول ہے۔ قرآن، اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور نبی آخر الزمان کا حق ہے۔ میرا ایمان ہے ہمارے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے تو قرآن نہ ہوتا، اور کچھ بھی نہ ہوتا۔

اس خاک سار نے اپنے لئے ذکر رسول کے علاوہ ایک اور وظیفہ بھی طے کیا ہے، ان افترا پردازوں کی سرکوبی کا، جو اس کے آقا کے بیان میں کجی و کج روی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ میرے پاس ایک زبان اور ایک قلم ہے، اور میرے حصے میں جو توانائی ودیعت کی گئی ہے، میں اپنے آپ سے اور اپنے ہر ہم نسبت سے وعدہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ آخری سانس تک ان زبان درازوں سے نبرد آزما رہوں گا جو میرے رسول کے تذکرے، اس والا مرتبت کے عزو شاں میں ناقابل برداشت اور ناقابل معافی کوتاہیاں کرتے ہیں۔ جسے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر کوئی شک ہے، اس کے حواس وادراک میں ضرور کوئی نقص ہے۔ جو اس کی عظمت پر حرف گیری کرتا ہے، وہ انسانیت کے جوہر سے عاری ہے۔ اس نے میرے رسول کو جانا ہی نہیں۔

ستم ظریفی یہ کہ جو خود کو اسلام کے حامی اور پیرو کار کہتے ہیں، کچھ وہی، رسالت مآب

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دشنام تراشتے ہیں، ان کے طور طریقے شیطان کے مماثل ہیں۔ وہ شیطان ہی تھا جس نے سب سے پہلے نبوت کے منصب وعظمت کو تسلیم نہیں کیا۔ نمرود، فرعون، ابوجہل، ولید بن مغیرہ شیطان ہی کے روپ تھے۔ خود قرآن شاہد ہے کہ نبی پر اعتراض کافروں اور منکروں کا طریقہ، اور نبوت کی عصمت وتقدیس، صداقت وعظمت کا بیان اللہ کی سنت ہے، اور قرآن وسنت کا فرمودہ ہے کہ فرائض میں بوجوہ رعایت ہو سکتی ہے، نماز کھڑے ہو کر ممکن نہیں تو بیٹھ کر یا اشاروں سے ادا کی جا سکتی ہے مگر تعظیم رسول کے باب میں کوئی رعایت نہیں۔ قرآن میں وضاحت ہے، اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے کہتا ہے، اگر اپنے کریمانہ خلق عظیم کے پیش نظر تم اپنے گستاخ کے لئے ہم سے درگزر کی درخواست کرو تو ہم اسے ہرگز معاف نہیں کریں گے، محبوب کی گستاخی کا گناہ ناقابل معافی ہے۔

ان گستاخوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا کیا ہرزہ سرائیاں نہ کیں۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ، انہوں نے نبی کے علم کو شیطان ملعون سے کم تر قرار دیا اور انہوں نے نبی کے علم کو جانوروں اور پاگلوں سے تشبیہ دی۔ یہ کون لوگ ہیں جو نبی کا کلمہ پڑھتے ہیں اور نبی کے کمال نبوت اور جمال صداقت پر جنہیں شبہ ہے۔ اوروں کی بات کیا کیجئے، وہ تو کلمہ گو نہیں مگر جو اسلام کا محراب ومنبر سجائے بیٹھے ہیں اور دین محمدی (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کا ذکر جن کا روزینہ بنا ہوا ہے، انہیں تو کچھ لحاظ رکھنا چاہئے کہ ان کی بات کہاں تک جاری ہے، یہ گستاخی کے زمرے میں داخل ہو رہی ہے۔ کہاں مقام ادب ہے، کہاں تک تمہیں اختیار ہے۔ یہ دعویٰ داران حق تو بنیادوں ہی کو ہلا رہے ہیں۔ یہ تو اس شاخ کو کاٹنے کے درپے ہیں جس پر ان کا بسیرا ہے۔

یہ بڑی دل سوزی اور دل آزاری کی باتیں کرتے ہیں۔ انہیں اندازہ نہیں کہ ان کے ٹولے میں کسی سربرآوردہ پر تین حرف بھیجے جائیں تو ان کا کیا حال ہو، یہ تو اپنا ہوش کھو دیں۔ انہیں کچھ خیال نہیں ہوتا کہ اللہ کے حبیب کی توہین وتنقیص کے بیان سے اللہ کے حبیب (روحی فداہ) کے غلاموں کے دل پر کیا گزرتی ہوگی ـــ یہ تو سراسر محبت وعقیدت کا معاملہ، عشق کا مسئلہ ہے، عاشق کے سامنے ذرا اس کے محبوب جاں فزا کی خامی بیان کر کے دیکھئے وہ تو دریدہ دہن کا منہ نوچ لے گا ـــ یہ گستاخ کہتے ہیں، "اللہ کے نبی ہماری ہی طرح کے ایک بشر تھے"۔ نبی تو پھر نبی ہے، یہ فقیر چیلنج کرتا ہے کہ اپنے نام نہاد گروہ مشائخ

Marfat.com

میں ایک غوث اعظم میرے شاہ جیلاں کا مثیل ہی دکھادو۔ یہ کہتے ہیں "نبی سے بھی ویسی ہی غلطیوں کا صدور ہوتا تھا جیسی عام انسانوں سے سرزد ہوتی ہیں"، اور کہتے ہیں، "نبی کو کیا !" اور یہ لوگ، اللہ تعالیٰ کے لئے کہتے ہیں کہ "اللہ ہر وقت ہر غیب سے با نہیں، جب کبھی اسے جس غیب کا حال جاننے کی ضرورت ہوتی ہے، جان لیتا ہے۔ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے اور اس نے جھوٹ بولا"۔ یہ بزعم خود صاحبان فہم و ادراک ایسی "اونچی اونچی" واہی تباہی کرتے ہیں۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ کوئی عام آدمی نبی نہیں ہو سکتا، جسے نبوت عطا ہوئی وہ عام آدمی نہیں رہا، وہ "نبی" ہو گیا، اور نبی، اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور اللہ قادر مطلق ہے۔ یہ اختیار کائنات میں کسی کے پاس نہیں کہ وہ کسی کو نبی قرار دے دے اور عوام الناس میں سے کسی کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ ایک اور نبوت کا اعلان کر دے۔ نبی صرف نبی ہوتا ہے۔ کامل اور مطلق نبی، اللہ کا فرستادہ، اس کا پیغامبر۔ یہ منصب اللہ تعالیٰ نے اسی کو عطا کیا جسے اس نے اس جلیل منصب کا اہل بنایا، سزاوار جانا، ہر کس وناکس کو نہیں۔ کوئی شخص اپنے جسم کارواں رواں اپنے اللہ کے لئے وقف کر دے اور اس کا ہر لحہ یاد الٰہی میں بسر ہوتا ہو، اس نے دنیا سے کنارہ کر لیا ہو اور زندگی سربسر اللہ کی بارگاہ کی نذر کر دی ہو، اسے بھی اللہ تعالیٰ نبی کا مقام نہیں دیتا۔ نبی کا مقام، نبی کی فضیلت اس نے انہی کو عطا کی جنہیں اس نے اپنا مقرب خاص، اپنا مقبول بارگاہ بنایا اور اللہ نے رسول کریم ، نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ سلسلہ ختم کر دیا۔ میرے آقا پیارے مصطفیٰ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس (اللہ) کے التفات خاص کا اس سے بڑا ثبوت کیا ہو سکتا ہے۔

اس ناچیز نے زیر نظر کتاب سے پہلے اپنے کتابچے "دیوبند سے بریلی" میں گستاخان رسول سے اہل سنت و جماعت کے اختلاف کے حقائق پر گفتگو کی تھی۔ اور اپنی دانست میں اس اختلاف کا حل بھی تجویز کیا تھا۔ وہ کتابچہ "مولانا اوکاڑوی" اکادمی العالمی" کی طرف سے جنوبی افریقا میں انگریزی اور پاکستان میں اردو میں شائع ہو کر بفضلہ تعالیٰ بہت مقبول ہوا اور ہزاروں کے عقائد کی اصلاح کا سبب بنا۔

تبلیغ دین کے سلسلے میں جنوبی افریقا کے دوسرے سفر میں اس خاک سار کو وہاں کے احباب نے "جہانس برگ سے بریلی" نامی تین کتابچے دیئے اور ان کے مندرجات کے

Marfat.com

بارے میں وضاحت چاہی۔ جنوبی افریقا میں اپنی شبانہ روز مصروفیت کی وجہ سے میں ان کتابچوں کا مطالعہ یک سوئی سے نہ کر سکا، تاہم چند صفحات کی ورق گردانی سے یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ تینوں کتابچے ہم اہل سنت و جماعت کے خلاف نہایت سطحی اور پست زبان میں تحریر کئے گئے ہیں اور بہتان واتہام کا پلندہ ہیں۔ میں نے جنوبی افریقا میں اپنے احباب سے ان کتابچوں کا جواب لکھنے کا وعدہ کیا تھا۔ رب العزت جل مجدہ الکریم کا کرم اور اس کے محترم ومکرم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت ہے کہ یہ خادم اہل سنت اب ان کتابچوں کے جواب کا پہلا حصہ شائع کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ میری کوشش رہی ہے کہ "جہانس برگ سے بریلی" کے مصنف اور دیو بندی ازم کے پیرو کاروں کے چہرے انہی کے آئینے میں دکھاؤں۔ قارئین ملاحظہ فرمائیں گے کہ تمام اعتراضات کے جوابات علمائے دیو بند کی تحریروں سے دیئے گئے ہیں۔ جنوبی افریقا کے دوسرے سفر میں دیو بندی وہابی تبلیغیوں کے سب سے بڑے مرکزی ادارے "میاز فارم" میں اتمام حجت کے لئے خود جا کے میں نے عرض گزاری تھی کہ میرے کتب خانے میں علمائے دیو بند کی کتب موجود ہیں اور انہی کتابوں سے یہ خادم، اہل سنت و جماعت کے ان عقائد واعمال کے صحیح ہونے کا ثبوت پیش کرے گا، جن کے لئے دیو بندی وہابی تبلیغی علماء، ہم اہل سنت و جماعت کو مشرک وبدعتی قرار دیتے ہیں۔

یہ وضاحت ضروری ہے کہ یہ فقیر ہرگز انتشار وافتراق کا حامی نہیں، عالم اسلام کی یک جہتی کے لئے اس کی جان قربان ہے۔ لیکن یک جہتی سے مراد مصلحت آمیز خاموشی اور منافقت نہیں ہونی چاہئے۔ معاندانہ رویئے شد و مد سے جاری ہوں، حقائق مسخ کرنے، خلقت کو گم راہ کرنے اور بنیاد ہی پر کاری ضربیں لگانے کا عمل جاری ہو تو میرے نزدیک خاموشی ایک گناہ ہے، بد تراز گناہ ۔ یہ کوئی مصلحت نہیں۔ یہ شیوہ سیاست کاروں کا ہے اور انہی کو زیب دیتا ہے۔

اگر یہ کوئی سازش ہے تو اسے بے نقاب کرنا میرے لئے لازم ہے۔ خود علمائے دیو بند کے حوالہ وحواشی سے مقصود یہ ہے کہ حقیقت جو اور طالبان حق اس "سفید وسیاہ" سے اچھی طرح جان لیں کہ اتہام طرازوں کا اپنا دامن کس قدر آلودہ ہے، ان کے قول وفعل میں کیسا تضاد ہے۔ اس کتاب میں "جہانس برگ سے بریلی" کے تینوں حصوں کے

Marfat.com

مندرجات کا سطر بہ سطر تفصیلی جواب تو نہیں ہے، لیکن اس خاک نشیں نے بحمد اللہ تمام اعتراضات کے جوابات کا مجموعی طور پر احاطہ کیا ہے۔

یہ ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا معاملہ ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ وہ سارے جہان، تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ ان کا عشق، حیات جاودانی ہے، ان کی عزت اور سربلندی کے لئے ہمارے سر حاضر ہیں۔ ان کی جناب میں اونچی آواز میں بات کرنے والے ہمارے نزدیک نادہند ہیں، ایسے نادہندوں کی سرکوبی، بے نقابی عین جہاد ہے۔

اللہ سبحانہ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ اس پر تقصیر کی مساعی، دیوبندی ازم کے حامیوں کے لئے دعوت فکر اور صحیح العقیدہ اہل سنت و جماعت کے لئے قرآن و سنت کے مطابق صحیح عقائد و اعمال پر استقامت کا باعث ہوں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

میرے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ کریم اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے دین کی تبلیغ و اشاعت کے لئے مجھ ناتواں کی خدمات قبول فرمائے۔ مجھے میرے آقا کی عزت و عظمت کے تحفظ کے لئے علم نافع اور شرح صدر عطا فرمائے، احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے مجھے اپنی تائید و نصرت سے نوازے۔

"جہانس برگ سے بریلی" کتابچے انگریزی میں ہیں، ان کتابچوں کا جواب انگریزی میں بھی دیا گیا ہے جسے "مولانا اوکاڑوی" اکادمی العالمی" جنوبی افریقا کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد بانا شفیعی قادری ڈربن سے شائع کر رہے ہیں۔

ضیاء القرآن پبلی کیشنز کے کارپرداز جناب محمد حفیظ البرکات شاہ نے مشہور خطاط تہذیب امروہوی کی خطاطی پر مشتمل "نوری نستعلیق" کا کمپیوٹر پلان حاصل کر لیا ہے۔ اس کتاب کا اردو متن اسی خطاطی میں شاہ صاحب کے تعاون سے منتقل ہو کر زیور طباعت سے آراستہ ہوا ہے۔

مسودہ بینی (پروف ریڈنگ) کے لئے حبیب محترم سید قمر نسیم کی دیدہ ریزی کا شکریہ واجب ہے اور میرے رفیق جاں، پیر مغاں جناب شکیل عادل زادہ کے ہر طرح تعاون پر اس کے سوا اور کیا کہوں۔

ہر مو مرے بدن پہ زبان سپاس ہے

کوکب نورانی را احمد شفیع

(اوکاڑوی غفرلہ)

Marfat.com

یہ خادم اہل سنت ایک مختصر کتابچہ "دیوبند سے بریلی (حقائق) کے عنوان سے اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر چکا ہے۔ اس کتابچے کے مندرجات میں سنی (بریلوی) اور دیوبندی وہابی اختلاف کی بنیادی حقیقت اور اس اختلاف کے خاتمے کا حل تھا۔ "میں نہ مانوں" تو لاعلاج مرض ہے تاہم ہر خرد مند، حقیقت پسند اور منصف مزاج نے اس کتابچے کے مندرجات سے بخوبی جان لیا ہو گا کہ حق کیا ہے اور یہ اختلاف جو دو گروہوں کے درمیان ہے وہ قطعی اور اصولی ہے۔ اللہ سبحانہ کا فضل و احسان ہے کہ اس ناچیز کا وہ کتابچہ مقبول ہوا اور ہزاروں افراد کے لئے اصلاح عقائد اور حق پر ثبات کا باعث بنا۔ اس کا سبب میرے الفاظ یا انداز نہیں تھے بلکہ محض قوت حق اور فیض نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام ہی کی کارفرمائی تھی۔

معاندین و مخالفین نے یہ بھی کہا کہ یہ کون سی اسلام کی خدمت ہے، کام کرنا ہے تو غیر مسلموں کے خلاف کرو۔ معاشرے کی ترقی کے لئے کام کرو وغیرہ وغیرہ۔ حیرت ہے یہی کچھ ان سے کہا جائے تو ان کی جبیں شکن آلود ہو جاتی ہے۔ تاہم اس کے جواب میں پہلی بات یہ عرض ہے کہ معاندین کی دشمنی اور مخالفت اگر صرف ضد اور ہٹ دھرمی کی بنیاد پر ہو تو ایسے جملے پر اثر نہیں ہوتے۔ کیونکہ ان باتوں کے پس پردہ در اصل یہ راز کارفرما ہوتا ہے کہ انہیں (معاندین کو) بے نقاب نہ کیا جائے اور ان کی مذموم کارروائیوں کا نوٹس نہ لیا جائے تاکہ ان کا کاروبار چلتا رہے ورنہ یہ ظاہر سی بات ہے کہ ان کی اصلیت جان لینے کے بعد لوگ ان کے ہم نوا نہیں ہوں گے۔ دوسری بات یہ کہ معاندین غالباً تصویر کا ایک ہی رخ دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں اور وہ بھی اپنی کم نگاہی کے سبب پوری طرح اور صحیح نہیں دیکھتے۔ اور اگر دونوں رخ صحیح طرح وہ دیکھ لیں تو پھر اختلاف کی گنجائش نہیں رہتی کیوں کہ حقیقت کو جھٹلانا آسان نہیں ہوتا۔ تیسری بات یہ کہ وہ اپنے آقاؤں کے دست نگر اور جی حضورے ہوتے ہیں۔ شعور عقل، فہم اور اخلاق کی کوئی خوبی انہیں حاصل نہیں ہوتی۔ اگر کسی قدر ہو تو اسے

Marfat.com

استعمال کی اجازت نہیں ہوتی ہے کیوں کہ جب کوئی کسی کے ہاتھوں بک جاتا ہے تو پھر اپنی دانست اور مرضی کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے۔ چوتھی بات یہ کہ جسے منفی سوچ کی عادت ہو جائے اس سے مثبت فکر کی توقع حماقت ہے۔ پانچویں بات یہ کہ اپنے مقابل کو اپنے آئینے میں دیکھنا اور حقیقت سے چشم پوشی جس کا شیوہ ہو اس سے مبنی بر حقیقت رائے کی امید عبث ہے۔

افسوس کہ ان دیوبندیوں کو علمائے حق اہل سنت و جماعت کی بے مثال خدمات سے آگہی کے باوجود حقیقت کے اعتراف کا حوصلہ نہیں، علمائے دیوبند کی تحریر و تقریر گواہ ہے کہ شائستگی سے انہیں کوئی سروکار نہیں مگر سچ پوچھئے تو ہم اہل سنت کو کوئی نقصان نہیں بلکہ جب یہ ہمیں اپنی دشنام طرازی کا ہدف بناتے ہیں تو ایک قلبی مسرت ہی ہوتی ہے۔ اور وہ اس بات کی کہ جتنی دیر ہم ان کا موضوع رہتے ہیں کم از کم اتنی دیر تو ہم ان کو اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بے عیب ذات بابرکات کی شان میں گستاخی و بے ادبی سے روکنے کا سبب بن جاتے ہیں۔ یہی کامیابی کیا کم ہے بلکہ اپنی ذات کی حد تک تو میں یہ چاہوں گا کہ یہ مجھے جو چاہیں کہہ لیں مگر خالق و مخلوق کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رفیع میں گستاخی و بے ادبی کر کے ہماری غیرت ایمانی کو نہ للکاریں۔

میں کیا اور میری حقیقت کیا! اللہ کی پوری کائنات میں کون یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ شان مصطفوی سے پوری طرح واقف ہے۔ اللہ کے پیارے رسول اور مقصود کائنات کو اپنے جیسا بشر کہنے والے یہ (دیوبندی تبلیغی) زبان دراز ایک انسان کی قوت و صلاحیت اور خصوصیات کا کماحقہ ادراک نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حد وغیرہ بیان کی جا سکے، حضرت بایزید بسطامی، مولانا روم، شیخ سعدی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور مولانا جامی علیہم الرحمہ جیسے عارفوں نے تو اپنے عجز کا اظہار کیا لیکن یہ زبان دراز برملا لکھتے کہتے ہیں کہ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہی جیسے بشر تھے۔" (معاذ اللہ)

ہم اہل سنت و جماعت تو بس اتنا جانتے ہیں کہ۔

Marfat.com

وہ خدا نہیں بخدا نہیں وہ مگر خدا سے جدا نہیں
وہ ہیں کیا مگر وہ ہیں کیا نہیں، یہ محبت حبیب کی بات ہے

تم ذات خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو
اللہ ہی کو معلوم ہے کیا جانئے کیا ہو

علمائے حق اہل سنت کے کارہائے نمایاں ان کور چشم کوتاہ بینوں کو کہاں نظر آئیں گے، مشہور فارسی شعر ہے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ــ چشمہ آفتاب را چہ گناہ

(اگر چمگادڑ کو دن کا اجالا نظر نہیں آتا تو اس میں سورج کا کیا قصور (خطا) ہے؟)

مجھے اگر اپنے گرامی قدر اساتذہ و مشائخ کا فیضان میسر نہ ہوتا تو شاید میں بھی دیوبندی تبلیغی مکتبہ فکر کے لوگوں کی طرح اپنی زبان و قلم کو ناشائستہ کر لیتا مگر باری تعالی کا بے پناہ شکر و احسان ہے کہ اس نے مجھ گناہ گار کو اس حرکت بد سے محفوظ رکھا میری دعا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایمان واخلاق میں کمال درجہ پاکیزگی عطا فرمائے۔

انگریزوں اور ہندوؤں کے پروردہ یہ دیوبندی تبلیغی، مشرکہ عورت اندرا گاندھی ہی کی مدح و ستائش کر سکتے ہیں، انہیں اللہ سبحانہ کا ہر دشمن بہت عزیز ہے، اللہ سبحانہ کے ہر پیارے سے انہیں فطری بیر ہے۔ اپنا اپنا نصیب ہے۔ ہم تو شکر کرتے ہیں اپنے خالق و مالک کا کہ اس نے ہمیں اپنی اور اپنے پیاروں کی محبت سے سرشار کیا ہے۔ بلا شبہ یہ معمولی نعمت نہیں یہ محض اس کا کرم ہے۔ اگر ہم تمام زندگی ہر لمحہ شکرانہ ادا کرتے رہیں تو بھی حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیاروں کی محبت میں ہمیں زندہ رکھے اور اپنے پیاروں کی ناموس کے تحفظ کے لئے ہماری خدمات قبول فرما لے۔ اور اپنے پیاروں کی غلامی میں ہمارا حشر فرمائے۔

اللہ نے عقل سلیم سے انسان کو نوازا ہے۔ یہ عقل سوچنے سمجھنے کے لئے ہے۔ ہر ایمان والا جانتا ہے کہ صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے دنیاوی زندگی میں ایمان کے

Marfat.com

ساتھ حضور اکرم کی زیارت و ملاقات کا شرف حاصل کیا ہو۔ اور اس زیارت کا ثمرہ یہ ہے کہ کوئی غیر صحابی اپنے ہر کمال کے باوجود صحابی کے مرتبے کو نہیں پا سکتا۔ ظاہر سی بات ہے کہ جس نبی کے صرف دیکھنے سے یہ رتبہ مل جائے خود اس نبی کا اپنا مقام و مرتبہ کتنا ہو گا؟ مگر یہ بات ان عقل کے اندھوں کی سمجھ سے بالا ہے کیوں کہ جب دین ہی ان کے پاس نہ رہا تو عقل کب رہ گئی۔

؎ خدا جب دین لیتا ہے حماقت آ ہی جاتی ہے

اللہ سبحانہ ہمیں بے ادبوں اور بے ادبی سے، ہر بد عقیدہ ہر بد عقیدگی اور اس کے شر سے اپنی پناہ میں رکھے۔

اس خادم اہل سنت کا تا دم تحریر دو مرتبہ جنوبی افریقا جانا ہوا۔ مجھے احباب نے وہاں "جہانس برگ سے بریلی" پمفلٹ کے تین حصے دیئے جنہیں "دی کونسل فار دی پروپگیشن آف دی سنتس آف اسلام" لینیزیا، جہانس برگ، جنوبی افریقا کی جانب سے شائع کیا گیا۔ ان کتابچوں پر لکھنے والے کا نام درج نہیں ہے۔ البتہ آخری صفحے پر "سلیمان قاسم" ایک نام لکھا ہے۔ نہیں معلوم یہ تحریر کس کی ہے تاہم کتابچوں کے سرورق پر یہ درج ہے کہ "یہ کتابچہ بریلویوں کے شائع کردہ پمفلٹ کے جواب میں لکھا گیا ہے کیوں کہ بریلویوں کے پمفلٹ میں علمائے دیوبند کے عقائد کو غلط بیان کیا گیا ہے۔" میں نے تینوں پمفلٹ پڑھے اور یہ سوچتا رہ گیا کہ خود کو علمائے حق کہنے والے یہ دیوبندی وہابی تبلیغی ہرگز اللہ سے نہیں ڈرتے اور نہ ہی انہیں اپنی عاقبت کی فکر ہے ورنہ ان کا وتیرہ یہ نہ ہوتا۔

یہاں میرا یہ اعتراف ضروری ہے کہ جس کتابچے کے جواب میں "جہانس برگ سے بریلی" کے کتابچے تحریر کیے گئے ہیں، بریلویوں کا وہ کتابچہ میری نظر سے نہیں گزرا تاہم "جہانس برگ سے بریلی" کتابچوں کے مندرجات پڑھنے کے بعد بریلویوں کے کتابچے کے مطالعہ کی چنداں ضرورت بھی نہیں رہی۔ کیوں کہ میں دو دہائیوں سے زیادہ عرصے سے دیوبند کے "خود ساختہ علمائے حق" کی روش اور تحریر و تقریر سے خوب واقف ہوں۔ جن حضرات کی نظر سے "جہانس برگ سے بریلی" کتابچے

Marfat.com

گزرے ہیں، وہ اس کتابچے کے مصنف کا لب و لہجہ اور انداز خود ہی ملاحظہ فرمالیں کہ انھوں نے جن باتوں پر اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت، امام اہل سنت حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے خلاف زبان قلم کو آلودہ کیا ہے، اسے دیوبندیوں کی قسمت کی خرابی کہئے کہ وہی باتیں خود دیوبند کے خود ساختہ علمائے حق کے قلم سے دیوبندیوں کے خلاف ان کی اپنی تحریروں میں موجود ہیں۔ فرق یہ ہے کہ وہی بات اگر امام اہل سنت بریلوی علیہ الرحمہ کہتے ہیں تو ان کو گالیاں دی جاتی ہیں اور وہی باتیں علماء دیوبند کہتے ہیں تو دیوبندیوں کو عدل وانصاف یاد نہیں رہتا۔ وہ اپنے دیوبندی علماء کو اگر واقعی "علمائے حق" مانتے ہیں تو ان کی دونوں تحریروں کو سامنے رکھ کر عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے دیانت دارانہ فیصلہ کیوں نہیں کرتے۔ اپنے ہی بڑوں کے فتوے کیوں نہیں مانتے؟

اگر چاہوں تو قارئین کے سامنے وہ سب عبارات بھی پیش کر دوں جن سے دیوبند کے اکابر علماء کی کتابیں بھری پڑی ہیں مگر ان تمام غلیظ عبارتوں کو نقل کرنے کے لئے میری غیرت ایمانی متحمل نہیں ہوتی۔ قارئین سوچیں گے کہ ایسی کون سی عبارتیں ہیں، آپ نے "پورنوگرافی" کی اصطلاح سنی ہوگی لیکن دین و مذہب کے ٹھیکے دار کہلانے والے دیوبندی علماء کی ان تحریروں کے سامنے پورنوگرافی کے لفظ بھی ہلکے معلوم ہوتے ہیں۔

قارئین محترم! میرا مقصد دل آزاری یا کذب بیانی نہیں۔ اللہ سبحانہ مجھے ہر برائی سے محفوظ رکھے مگر سچ عرض کرتا ہوں کہ یہ گندم نما جو فروش (دیوبندی تبلیغی) تبلیغ دین کی آڑ میں جو کچھ لکھتے اور کہتے ہیں وہ باعث شرم و عار ہے۔ حیرت ہے کہ غلط جملوں کی وضاحت کرنا انہیں اچھا لگتا ہے مگر غلط کو غلط کہنا انہیں گوارا نہیں۔

قارئین کرام! ہر عقل مند، خرد مند، صاحب دانش و شعور یہ جانتا ہے کہ گالی بہرحال گالی ہے۔ لاکھ وضاحتیں کر لیجئے، گالی کو نیک دعا نہیں کہا جا سکتا۔ ہم بھی دیوبندی تبلیغی حضرات سے یہی کہتے ہیں کہ ان کے بڑے علماء کی کفریہ اور نازیبا جو عبارتیں ہیں، یہ ان کو اپنے ہی علماء کے فتووں کے مطابق بھی جب تک کفریہ اور غلط

Marfat.com

تسلیم نہیں کرتے اور ان عبارات کے قائل اور قابل ہونے کا انکار نہیں کرتے۔ جھگڑا برقرار رہے گا۔

مشہور مثال ہے۔ دیہات کے چند افراد ایک عالم دین کے پاس گئے اور کہا کہ ہمارے گاؤں میں پانی کا کنواں ہے اس میں کتا گر کر مر گیا ہے۔ بتایئے اس کنویں کے پانی کو پاک کرنے کی کیا صورت ہے؟ عالم دین نے کہا کہ اتنے ڈول (کنویں سے پانی نکالنے کا برتن) پانی کے، کنویں سے نکالو۔ پانی پاک ہو جائے گا۔ وہ دیہاتی گئے اور اتنی مقدار میں پانی نکال دیا مگر پانی میں بدبو بدستور تھی، وہ پھر عالم دین کے پاس آئے اور ماجرا سنایا۔ عالم دین نے کہا تم نے کتے کو پہلے نکالا یا کتا ابھی تک کنویں ہی میں ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے کتا تو نہیں نکالا۔ عالم دین نے کہا کہ جب تک کنویں سے کتے کو نہیں نکالو گے اس وقت تک خواہ کتنی مقدار میں پانی نکالتے رہو، بدبو برقرار رہے گی۔ پہلے کتا کنویں سے نکالو پھر اتنی مقدار میں پانی نکالو پھر دیکھنا کہ بدبو جاتی ہے یا نہیں!

قارئین محترم! کچھ یہی معاملہ دیوبندی وہابی تبلیغی گروپ کا ہے۔ جب تک یہ لوگ اصل وجہ نزاع کو نہیں ختم کرتے، غلط اور کفریہ عبارات کے قائل اور قابل ہونے کا انکار نہیں کرتے، لاکھ وضاحتیں کرتے رہیں، جھگڑا جوں کا توں ہی رہے گا۔

لگے ہاتھوں ذرا یہ بھی ملاحظہ فرمالیں کہ جھوٹ، کذب بیانی، دروغ گوئی اور حقیقت سے چشم پوشی اور دوسروں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی مذموم کوشش کرنا ان کی عادت ہے۔ غالباً ان کا خیال ہے کہ دنیا میں باقی سب اندھے بہرے بستے ہیں۔ ذرا ان کے جھوٹ کی کچھ مثالیں ملاحظہ فرمایئے اور خود فیصلہ کیجئے کہ یہ دیوبندی کس قدر جھوٹے ہیں۔

جہانس برگ سے بریلی پارٹ ۱ کے صفحہ ۲ پر ہے کہ "علمائے دیوبند کا محمد بن عبدالوہاب نجدی (وہابی فرقے کا امام) سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کے مشن سے انہیں کوئی سروکار نہیں نہ ہی وہ ان کا روحانی قائد ہے۔ نہ ہی ان کی اس سے ملاقات ہوئی بلکہ علمائے دیوبند، اہل سنت و جماعت ہیں اور حنفی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔"

Marfat.com

اس عبارت میں علمائے دیوبند کے لئے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ وہ وہابی نہیں ہیں۔ اور امام الوہابیہ محمد بن عبدالوہاب نجدی سے انہیں کوئی سروکار نہیں ، اس کا جواب خود علمائے دیوبند کی تحریروں سے حاضر ہے۔ ملاحظہ فرمایئے:۔

مشہور دیوبندی مناظر محمد منظور نعمانی کی کتاب "شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق" شائع ہوئے دس برس سے زیادہ مدت ہو گئی اس کتاب پر شیخ محمد زکریا کاندھلوی اور قاری محمد طیب صاحب کی تصدیق و توثیق بھی ہے اور اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی اور علمائے دیوبند کے درمیان کوئی نظریاتی اختلاف نہیں بلکہ نجدی وہابی اور دیوبندی ایک ہی ہیں۔ نعمانی صاحب کی اس کتاب پر میں اپنی اس کتاب میں کوئی تبصرہ نہیں کر رہا میرا مقصد جہانس برگ سے بریلی کے مصنف کا جھوٹ اپنے قارئین پر واضح کرنا ہے تاکہ قارئین جان لیں کہ جہانس برگ سے بریلی کے مصنف کو جھوٹ سے کس قدر رغبت ہے ان کے علماء اور بڑے خود کو وہابی ثابت کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں اور جہانس برگ سے بریلی کے مصنف کو جنوبی افریقا میں بیٹھے جھوٹ بولنے لکھنے سے فرصت نہیں۔ قارئین کرام ، اکابر علمائے دیوبند کی مزید کچھ تحریریں ملاحظہ ہوں۔

"اس لقب (وہابی) کے یہ معنی ہیں کہ جو شخص مسلک میں ابن عبدالوہاب کا تابع یا موافق" (امداد الفتاوی ص ۲۳۳)

دیوبندیوں کے امام جناب رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں "محمد بن عبدالوہاب نجدی کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں" (فتاوی رشیدیہ ص ۱۱۱ ج ۱)

قارئین کرام! ابن عبدالوہاب نجدی کے متعلق گنگوہی صاحب کا فتویٰ آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ اب خود علماء دیوبند کی عبارات ابن عبدالوہاب نجدی کے متعلق ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ فرمائیں کہ ان میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔

علماء دیوبند کے عقائد کی کتاب "المہند" صفحہ ۱۲ میں ہے:

"بارھواں سوال: محمد بن عبدالوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا، مسلمانوں کے خون اور

Marfat.com

ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو یا کیا مشرب ہے؟

جواب: ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب در مختار نے فرمایا ہے اور خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں آگے فرماتے ہیں ان کا حکم باغیوں کا ہے۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگر چہ باطل ہی سہی اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر انہوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی۔"

فتاویٰ رشیدیہ کی عبارت میں ہے کہ ان کے عقائد عمدہ تھے اور المہند کی عبارت میں ہے کہ ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے، اور ان کے عقیدہ کے خلاف اہل سنت تھے اسی لئے ان کے نزدیک اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح تھا۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک تمام اہل سنت کو مشرک سمجھنا اور ان کا قتل جائز اور حلال جاننا یہ عمدہ عقیدہ ہے نیز گنگوہی صاحب کہتے ہیں کہ وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں اور دیگر سب علماء دیو بند کہتے ہیں کہ وہ خارجی اور باغی تھے معلوم ہوا کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک خارجی اور باغی اچھے ہوتے ہیں۔

مزید ملاحظہ ہو۔ حسین احمد صاحب مدنی صدر مدرس دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں:۔

"صاحبو! محمد ابن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرھویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور

Marfat.com

چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہل سنت والجماعت سے قتال کیا ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا، ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب ورحمت شمار کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا۔"

(الشہاب الثاقب ص ۴۲)

گنگوہی صاحب کہتے ہیں: ان کے عقائد عمدہ تھے وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں اور حسین احمد صاحب مدنی کہتے ہیں کہ اس کے خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ تھے۔ وہ اہل سنت کے قتل کو باعث ثواب و رحمت اور ان کے اموال کو مال غنیمت اور حلال سمجھتا تھا۔ اس نے اہل حرمین اور اہل حجاز کو سخت تکالیف پہنچائیں۔ یہاں تک کہ ان کو ہجرت کرنی پڑی۔ سلف صالحین اور ان کے متبعین کا بے ادب اور نہایت گستاخ تھا ہزاروں مسلمانوں کا قاتل اور ظالم، باغی، خونخوار اور فاسق تھا۔

اب اگر گنگوہی صاحب سچے ہیں تو حسین احمد مدنی جھوٹے ہیں اور اگر حسین احمد مدنی سچے ہیں تو گنگوہی صاحب جھوٹے قرار پاتے ہیں، فیصلہ ان دونوں کے ماننے والوں پر ہے۔

گنگوہی صاحب کہتے ہیں کہ ان (نجدیوں) کے عقائد عمدہ تھے۔ کتنے عمدہ تھے اس کا بیان دیوبند کے صدر مدرس جناب حسین احمد مدنی کی تحریر سے ملاحظہ ہو، انہوں نے نمبر وار بطور نمونہ ان نجدیوں کے چند عقیدے لکھے ہیں، وہ ملاحظہ ہوں:

۱۔ محمد ابن عبدالوہاب کا عقیدہ یہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔

(الشہاب الثاقب ص ۴۳)

Marfat.com

۲۔ نجدی اور اس کے اتباع کا اب تک یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات فقط اسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دنیا میں تھے بعد ازاں وہ اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں ص ۴۵

۳۔ زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و حضوری آستانہ شریفہ و ملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت حرام وغیرہ لکھتا ہے اس طرف اس نیت سے سفر کرنا محظور و ممنوع جانتا ہے لاتشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد ان کا مستدل ہے بعض ان میں کے سفر زیارت کو معاذ اللہ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں ص ۴۵

۴۔ شان نبوت اور حضرت رسالت علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں اور نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں .... ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں۔ ان کے بڑوں کا مقولہ ہے معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوۃ السلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے (ص ۴۷)

۵۔ وہابیہ اشغال باطنیہ و اعمال صوفیہ مراقبہ ذکر وفکر وارادت و مشیخت و ربط القلب بالشیخ و فنا و بقاء خلوت وغیرہ اعمال کو فضول و لغو بدعت و ضلالت شمار کرتے ہیں۔ ص۵۹

۶۔ وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالۃ جانتے ہیں اور آئمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کی شان میں الفاظ واہیہ خبیثہ استعمال کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے مسائل میں وہ گروہ اہل سنت والجماعت کے مخالف ہو گئے چنانچہ غیر مقلدین ہند اسی طائفہ شنیعہ کے پیرو ہیں۔ وہابیہ نجد عرب اگرچہ بوقت اظہار دعویٰ حنبلی ہونے کا اقرار کرتے ہیں، لیکن عمل در آمد ان کا ہرگز جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے

Marfat.com

مذہب پر نہیں ہے۔ (الشہاب الثاقب ص ۶۲)

۷۔ مثلاً الرحمٰن علی العرش استویٰ وغیرہ آیات میں طائفہ وہابیہ استوا ظاہری اور جہات وغیرہ ثابت کرتا ہے جس کی وجہ سے ثبوت جسمیت وغیرہ لازم آتا ہے (ص ۶۴)

۸۔ وہابیہ عرب کی زبان سے بار ہا سنا گیا کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین پر سخت نفرین اس ندا اور خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا استہزاء اڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں۔ (ص ۶۵)

۹۔ وہابیہ خبیثہ کثرت صلوٰۃ وسلام درود بر خیر الانام علیہ السلام اور قرات دلائل الخیرات وقصیدہ بردہ و قصیدہ ہمزیہ وغیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے استعمال کرنے ورد بنانے کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف نسبت کرتے ہیں مثلاً

یا اشرف الخلق مالی من الوذ بہ ـ سواک عند حلول الحادث العمم

اے افضل مخلوقات میرا کوئی نہیں جس کی پناہ پکڑوں بجز تیرے بوقت حوادث۔ ص۶۶

۱۰۔ وہابیہ سوائے علم احکام الشرائع جملہ علوم اسرار وحقانی وغیرہ سے ذات سرور کائنات خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خالی جانتے ہیں۔ (ص ۶۷)

۱۱۔ وہابیہ نفس ذکر ولادت حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبیح و بدعت کہتے ہیں۔ (ص ۶۷)

قارئین حضرات! یہ گیارہ عقیدے بطور نمونہ ابن عبدالوہاب نجدی اور ان کے اتباع کے خود دیو بند کے صدر مدرس حسین احمد صاحب مدنی نے لکھے ہیں جو گنگوہی صاحب کے نزدیک عمدہ عقیدے ہیں۔ معلوم ہوا کہ انتہائی گندے خبیث اور کفریہ عقیدے ان کے نزدیک عمدہ ہوتے ہیں اور پاکیزہ اور اسلامی عقیدے ان کے نزدیک کفر و شرک اور بدعت ہوتے ہیں۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

59832

Marfat.com

اشرف السوانح ج ا ص ۴۵ میں ہے۔ "جن دنوں اشرفعلی تھانوی صاحب مدرسہ جامع العلوم کان پور میں مدرس تھے انہی دنوں کا واقعہ ہے کہ مدرسہ کے پڑوس کی کچھ خواتین شیرینی لائیں تاکہ کلام پاک پڑھ کر ایصال ثواب کر دیا جائے۔ مدرسے کے طلباء نے ایصال ثواب نہ کیا اور مٹھائی ہڑپ کر گئے۔ اس پر خوب ہنگامہ کھڑا ہو گیا۔ تھانوی صاحب کو ہنگامے کی خبر ہوئی وہ آئے اور بآواز بلند لوگوں سے فرمانے لگے۔ "بھائی! یہاں "وہابی" رہتے ہیں یہاں فاتحہ نیاز کے لئے کچھ مت لایا کرو۔"

سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی ص ۱۹۲ میں ہے "ہم بڑے سخت وہابی ہیں۔"

دیوبندی تبلیغی گروپ کے بڑے شیخ الحدیث محمد زکریا صاحب فرماتے ہیں۔ "میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں۔" (سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی ص ۱۹۳ مصنفہ جناب منظور نعمانی)

(قارئین کی دلچسپی کے لئے عرض ہے، جیسا کہ آپ نے پڑھا کہ مدرسہ دیوبند کے صدر مدرس جناب حسین احمد مدنی نے وہابیوں کو "طائفہ شنیعہ اور خبیثہ" (برے اور پلید، گندے لوگوں کا گروہ) اور گستاخ لکھا ہے اور جناب اشرفعلی تھانوی و شیخ محمد زکریا وغیرہ خود کو بڑے فخر سے وہابی کہہ لکھ رہے ہیں، ان کے اعتراف سے ان کی حقیقت کا قارئین خوب اندازہ کر لیں گے)

دیوبندیوں کے حکیم الامت تھانوی صاحب دیوبندیوں کے امام رشید احمد گنگوہی صاحب کے نام اپنے خط میں لکھتے ہیں۔ "گو اب بھی یہاں کے بعض علماء مجھ کو وہابی کہتے ہیں اور بعض بیرونی علماء بھی یہاں آکر لوگوں کو سمجھا گئے ہیں کہ یہ شخص (تھانوی) وہابی ہے اس کے دھوکے میں مت آنا چونکہ عوام سے موافقت عملی تھی اس لئے کسی کی بات نہ چلی اب چوں کہ شرکت عملی کا بھی ارادہ نہیں تو دقتیں ضرور پیش آویں گی" تھانوی صاحب میلاد کے جلسوں میں شریک ہوتے تھے تو عام لوگوں نے ان کا وہابی ہونا تسلیم نہ کیا مگر خود تھانوی صاحب کہہ رہے ہیں کہ اب میلاد کے جلسوں میں نہیں جاؤں گا تو یہ بات پکی ہو جائی گی کہ "یہ شخص تو وہابی ہے اب تک پوشیدہ رہا۔" (تذکرۃ الرشید ص ۱۳۵)

Marfat.com

جناب ابو الحسن علی ندوی نے اپنی کتاب دینی دعوت میں تبلیغی جماعت کے بانی محمد الیاس صاحب کے متعلق یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ ۱۹۳۸ء میں جب وہ حج کے موقعہ پر حجاز گئے ہوئے تھے تو تبلیغی جماعت کے سلسلے میں انہوں نے اپنے ایک وفد کے ساتھ سلطان نجد سے ملاقات کی تھی۔ سلطان سے ملاقات کے سلسلے میں تیاریوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قرار پایا کہ پہلے اغراض و مقاصد کو عربی میں قلم بند کیا جائے پھر سلطان کے سامنے پیش کیا جائے۔ مولانا احتشام الحسن، عبداللہ ابن حسن شیخ الاسلام اور شیخ ابن بلیہد سے اپنے طور پر ملے۔" دینی دعوت ص ۹۷، ۹۸۔

"دو ہفتہ کے بعد (۱۴ مارچ ۱۹۳۸ء کو) مولانا (محمد الیاس) حاجی عبداللہ دہلوی، عبدالرحمٰن مظہر شیخ المطوفین اور مولوی احتشام الحسن کی معیت میں سلطان کی ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ جلالۃ الملک نے بہت اعزاز کے ساتھ مسند سے اتر کر استقبال کیا اور اپنے قریب ہی معزز ہندی مہمانوں کو بٹھایا۔ ان حضرات نے تبلیغ کا معروضہ پیش کیا جس پر سلطان نے تقریباً چالیس منٹ تک توحید و کتاب وسنت اور اتباع شریعت پر مبسوط تقریر کی۔ اس کے بعد بہت اعزاز کے ساتھ مسند سے اتر کر رخصت کیا۔ اگلے روز سلطان نے نجد کا قصد کیا اور ریاض کے لئے روانہ ہو گئے۔" دینی دعوت ص ۹۸۔

سلطان نجد کے دربار سے خوشنودی کا پروانہ حاصل کر چکنے کے بعد اب ضابطہ کی کارروائی ملاحظہ فرمائیں۔ لکھتے ہیں۔

"مولوی احتشام الحسن نے مقاصد تبلیغ کو اختصار کے ساتھ نوٹ کر کے شیخ الاسلام رئیس القضاۃ (چیف جسٹس) عبداللہ بن حسن (جو ابن عبدالوہاب نجدی کی اولاد میں ہیں) کے یہاں پیش کیا۔ مولانا (محمد الیاس) اور مولوی احتشام صاحب ان کے یہاں خود بھی گئے۔ انھوں نے بہت اعزاز و اکرام کیا اور ہر بات کی خوب تائید کی اور زبانی ہمدردی واعانت کا وعدہ کیا۔" دینی دعوت ص ۹۸۔

"جذبہ انصاف کو درمیان میں ڈال کر غور فرمایئے! پوری کارروائی کے بیان میں یہ

Marfat.com

ہر شخص واضح طور پر محسوس کر سکتا ہے کہ سلطان نجد کے سامنے پیش کرنے کے لئے تبلیغی جماعت کے اغراض و مقاصد کا جو مسودہ عربی زبان میں تیار کیا گیا تھا، پوری کارروائی کے ساتھ اسے بھی نقل کر دینے میں آخر کون سی مصلحت مانع تھی۔

لیکن ہزار پردہ ڈالنے کے بعد بھی اب یہ حقیقت چھپائی نہیں جا سکتی کہ قصر حکومت سے جن اغراض و مقاصد کی خوب خوب تائید کی گئی اور جن امور کی دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں پوری پوری ہمدردی واعانت کا وعدہ کیا گیا وہ بالکل وہی تھے جنہیں لے کر نجدی قوم اٹھی تھی اور عشق وایمان کی لازوال حرمتوں اور اسلام کی زندہ جاوید یادگاروں کو خاک و خون میں ملایا تھا۔

کیونکہ یہ بات ایک معمولی عقل کا آدمی بھی اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ وہ اغراض و مقاصد ذرا بھی نجدی مذہب کے مزاج سے مختلف ہوتے تو نجدی حکومت کا شیخ الاسلام اور قاضی القضاۃ جس کی رگوں میں ابن عبدالوہاب نجدی کا خون رواں دواں تھا۔ وہ ہرگز کسی طرح کی امداد و اعانت کا وعدہ نہ کرتا۔

وہابی نجدی گروہ کے ساتھ تبلیغی جماعت کے فکری و اعتقادی اشتراک اور باہمی اعتماد و تعاون کے رشتے کا ایک تازہ ثبوت اور ملاحظہ فرمایئے، جناب محمد الیاس کے عہد کی کہانی کے بعد اب ان کے بیٹے محمد یوسف صاحب کے زمانہ خلافت کی کہانی ملاحظہ ہو۔

جناب ابوالحسن علی ندوی کی سرکردگی میں دہلی سے نجد کے لئے روانہ ہونے والے ایک تبلیغی وفد کی سرگرمیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے جناب محمد یوسف کا سوانح نگار اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔ (ریاض میں حکومت سعودیہ کے عمائدین کے ساتھ وفد مذکور کے گہرے روابط کا حال پڑھئے):

"شیخ عمر بن الحسن آل شیخ جو شیخ محمد ابن عبدالوہاب (نجدی) کی اولاد میں ہیں نیز قاضی القضاۃ اور شیخ الاسلام مملکت سعودیہ شیخ عبداللہ ابن الحسن (جن کے ساتھ مولانا الیاس کا معاہدہ ہوا تھا) کے بھائی بھی ہیں اور ریاض کے محکمہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے رئیس ہیں، جن کے تعلقات ولی عہد مملکت امیر سعود سے بہت قریبی تھے اور ان کے معتمد خاص تھے، ان سے اچھے تعلقات قائم ہو گئے۔ جو لوگ (تبلیغی) جماعت

Marfat.com

کے متعلق شکوک پیدا کرتے تھے ان کے تعارف و اعتماد کی وجہ سے شکوک پیدا کرنے والوں کو کامیابی نہ ہو سکی۔ " سوانح مولانا محمد یوسف ص ۴۱۴۔

اس کے بعد اعتقادی ہم آہنگی کا ایک کھلا ہوا انکشاف ملاحظہ فرمائیں۔ لکھتے ہیں کہ:

"شیخ عمر بن الحسن کے برادر اکبر شیخ عبداللہ ابن الحسن سے بھی کئی بار ملنا ہوا (جن کے ساتھ مولانا الیاس کے معاہدہ ہوا تھا) اور وہ بڑی شفقت سے پیش آئے۔ کچھ لوگ (تبلیغی) جماعت کے متعلق یہ تاثر پیدا کرتے تھے کہ یہ "فاسد العقیدہ" ہے اور یہ شکوہ علماء تک لے جاتے۔ علما سے تعلق اور اہل رسوخ سے ملاقات نے شکایت پہنچانے والے کے اثر کو ختم کر دیا۔ ص ۴۱۴۔

نجد کے قاضیوں اور نجدی علماء و حکام کے سامنے اپنے فاسد العقیدہ (بد عقیدہ) ہونے کے الزام کی صفائی ان حضرات نے کس طرح پیش کی ہوگی، یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مذہبی مزاج کی سرشت یہ ہے کہ ایک بدعقیدہ آدمی بھی دوسرے کو اس وقت تک خوش عقیدہ نہیں سمجھتا جب تک کہ اس کے خیال میں وہ اپنا ہم عقیدہ نہ ثابت ہو جائے۔ اور اس بیان میں یہ نکتہ بہت واضح طور پر محسوس کیا جا سکتا ہے کہ نجدی قوم کے عمائدین گویا انہیں پہلے سے جانتے تھے کہ یہ حضرات بد عقیدہ نہیں بلکہ ہم عقیدہ ہیں جبھی تو بد عقیدگی کی شکایت پہنچانے والوں کے اثرات ختم ہو گئے۔

مزید براں پاکستان کے سابق صدر جنرل محمد ضیاء الحق کے انتقال پر حنفی کہلانے والے علمائے دیوبند نے اپنے مذہب کے خلاف کھلم کھلا عمل کیا اور غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی اور غائبانہ نماز جنازہ پڑھا کر دعا بھی کی اور حضرت داتا گنج بخش سیدنا علی ہجویری رضی اللہ عنہ کے روضہ شریف پر صدر پاکستان کے سوئم میں قرآن خوانی اور فاتحہ خوانی بھی کی۔ چہلم کی محفل میں شریک ہوئے۔ تصویروں اور اخبارات کے ذریعے تصدیق کے لئے میرا رسالہ "اپنی ادا دیکھ" ملاحظہ فرمائیں۔ یہی نہیں بلکہ پاکستان میں علمائے دیوبند میلاد النبی کے موقع پر جلوس نکالتے ہیں، جلسے کرتے ہیں۔ سرکاری و غیر سرکاری سطح پر منعقدہ محفل میلاد میں شرکت کرتے ہیں اور انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عرس کے موقع پر خصوصی اہتمام سے جلوس نکالا۔ خلفائے راشدین کے عرس کے ایام

Marfat.com

لوگ تاریخ، جگہ اور مقام کے تعین اور تشہیر کے ہر اہتمام کے ساتھ ہر سال مناتے ہیں۔ اور سرکاری و غیر سرکاری سطح پر منانے کی اپیلیں کرتے ہیں ان کے بڑے علماء کی رسی کے لئے باقاعدہ اشتہار شائع ہوتے ہیں۔ تاریخ وفات میں قرآن خوانی، ایصال ثواب وغیرہ اور نیاز کا اہتمام ہوتا ہے۔ دیوبندی دو مشہور علماء نے حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس کے غسل میں شرکت کی۔ غسل کے پانی کو تبرکاً اپنے چہرے پر ڈالا۔ علماء دیوبند حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ذکر شہادت کی خود مجلسیں کرتے ہیں اور شیعوں کی مجلسوں میں شریک ہوتے ہیں۔ اولیائے کرام کی قبروں پر چادریں چڑھاتے ہیں ان کے عرس کی محفلوں میں جاتے ہیں۔ یہ سب کام اگر دیوبندی علماء کریں تو ان کے لئے کوئی فتویٰ صادر نہیں ہوتا اور اگر یہی کام سنی (بریلوی) کریں تو دیوبند سے شرک و بدعت اور حرام کے فتوے برسنے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہی نہیں اور سنئے دیوبندی مشہور عالم احتشام الحق تھانوی صاحب نے جو کچھ کیا ذرا وہ بھی ملاحظہ ہو۔

آغا خانی (اسماعیلی فرقہ) بالاتفاق خارج از اسلام ہے۔ تھانوی صاحب نے آغا خان کے لئے قرآن خوانی و فاتحہ خوانی کی۔ دعائے مغفرت کی، تعزیتی اجتماع میں شریک ہوئے اور تقریر کرتے ہوئے آغا خان کو اسلام کا محسن کہا۔ (☆)

کیا فرماتے ہیں اب دیوبند کے خود ساختہ علمائے حق اپنے تھانوی صاحب کے بارے میں؟ سنی (بریلوی) اگر حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارھویں شریف ایصال ثواب کے لئے کریں تو اسے شریعت کے خلاف قرار دیا جاتا ہے اور دیوبندی عالم اگر غیر مسلم کے لئے قرآن خوانی کرے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کرے تو اس کے لئے کوئی فتویٰ نہیں؟ دیوبند کے دارالعلوم کا جشن منایا جائے، ہندو عورت سے تقریب کا

(☆) پاکستان کے بڑے بڑے اخبارات کے تراشوں پر مشتمل میرے شائع کردہ رسالہ "اپنی ادا دیکھ" میں یہ سب ثبوت ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ میرے پاس تمام ریکارڈ محفوظ ہے۔

Marfat.com

افتتاح کروایا جائے تو کوئی فتویٰ نہیں۔ اور اگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری کا جشن منایا جائے تو شرک و بدعت اور حرام کے فتوے داغے جاتے ہیں۔ کیا دیوبندیوں تبلیغوں کے نزدیک یہی معیار حق ہے کہ ان کے اپنے وہی کام غیر مسلموں کے لئے بھی کریں تو وہ مومن اور علمائے حق ہی رہیں اور سنی اگر وہ کام شریعت و سنت کے مطابق اللہ کے پیاروں کے لئے کریں تو انہیں مشرک اور بدعتی کہا جائے؟ وہابیوں دیوبندیوں تبلیغوں کا یہ عمل دین فروشی اور اللہ کے ساتھ مذاق نہیں تو اور کیا ہے؟

"جہانس برگ سے بریلی" کے مصنف کی خیانت اور جھوٹ کا ایک ثبوت اور ملاحظہ ہو۔

پارٹ ۳ کے ص ۴۴ پر جہانس برگ سے بریلی کے مصنف نے خیانت و بددیانتی اور جھوٹ کی انتہا کی ہے۔ بلاشبہ جھوٹے اور ظالم کے لئے اللہ کی لعنت یقینی ہے۔ کسی کے کلام کو توڑ مروڑ کر اس کے منشا و مقصد کے خلاف اس پر غلط الزام لگانا بہتان اور حرام ہے۔ اس کے بارے میں خود دیوبندیوں تبلیغیوں کے مفتی محمد شفیع صاحب کا فتویٰ آپ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ خود کو علمائے حق کہنے والے دیوبندی دینی لٹیرے قرآن کریم کی یہ آیات یاد رکھیں۔

(ولاتحسبن اللہ غافلاً عمّا یعمل الظالمون۔ وسیعلم الذین ظلموا ایّ منقلب ینقلبون)

قارئین کرام! ماہ نامہ المیزان (بمبئی) کا امام احمد رضا نمبر اب سے کوئی پندرہ برس پہلے شائع ہوا تھا۔ اس کے شائع کرنے والے نے دیباچہ میں ایک عنوان "تہمتوں کے انبار" کے تحت جو پورا پیراگراف لکھا، جہانس برگ سے بریلی" کے مصنف نے اس پیراگراف سے اپنا مذموم مقصد پورا کرنے کے لئے آگے پیچھے کی عبارت چھوڑ کر چند جملے نقل کر کے یہ ثابت کیا کہ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی کو اپنا امام ماننے والوں کی اپنی رائے ملاحظہ کیجئے۔ ☆

☆۔ یہ خادم اہل سنت اپنے قارئین سے عرض گزار ہے کہ اگر میرا موقف الحب للہ والبغض للہ نہ ہوتا تو جہانس برگ سے بریلی کے مصنف کی طرز پر دیوبند کے بڑے

Marfat.com

بڑے علماء کی اتنی عبارتیں (جواباً) نقل کرتا کہ دیوبندیوں کو اپنا منہ چھپانا مشکل ہو جاتا لیکن خیانت و ظلم اور جھوٹ اور بے ہودہ گوئی ان دیوبندیوں ہی کو زیبا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ مجھے صرف احقاق حق اور ابطال باطل سے غرض ہے اور حق گوئی و بے باکی ہی میرا شعار و امتیاز ہے۔ الحمد للہ علیٰ احسانہ

یہ خادم اہل سنت پہلے المیزان کے امام احمد رضا نمبر کے دیباچے کا وہ پورا پیراگراف نقل کرتا ہے اس کے بعد جہانس برگ سے بریلی کے مصنف نے اس پیراگراف سے جو جملے نقل کیے وہ پیش کرتا ہے تاکہ قارئین جان لیں اور دیوبندی تبلیغی دینی لٹیروں کی خباثت کا اندازہ کر لیں کہ جن کی بنیاد ہی جھوٹ اور بددیانتی پر ہے وہ دوسروں کو بھی یقیناً صراط مستقیم الی الجحیم ہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ہمیں محفوظ رکھے۔

قارئین کرام ملاحظہ کیجئے المیزان امام احمد رضا نمبر کی اصل عبارت:

تہمتوں کے انبار

"ایک طرف ہماری سرد مہری کا یہ عالم کہ ان پر کتابیں لکھنا تو ایک طرف خود ان کی بہت سی کتابیں اب تک زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہو سکیں جب کہ دوسری جانب مسلسل تقریری و تحریری کے ذریعہ امام احمد رضا کی شخصیت کو مسخ کر کے پیش کیا جاتا رہا ہے۔ ان کی گراں مایہ خدمت کا اعتراف تو بڑی بات ان پر تہمتوں کے انبار ہیں۔ یہ سلسلہ برس دس برس سے نہیں نصف صدی سے جاری ہے، غیر شعوری نہیں منظم طور پر پاک و ہند ہی میں نہیں ایشیا و یورپ کے تمام ممالک میں جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ آج کا سنجیدہ انسان انکی طرف رخ کرتے جھجکتا ہے۔ عام طور پر امام احمد رضا کے متعلق مشہور ہے کہ وہ مکفر المسلمین تھے (مسلمان کو کافر گرداننے والے) بریلی میں انہوں

Marfat.com

نے کفر ساز مشین نصب کر رکھی تھی۔ آج ایشیا میں جتنے بھی تحقیقاتی ادارے ہیں۔ وہاں امام احمد رضا پر کام تو درکنار نام بھی نہیں ملے گا۔ ☆

سوانح نگاری اور تاریخ نگاری تعصب و تنگ نظری کی بھٹی پر چڑھا دی گئی ہے۔ امام احمد رضا سے اختلاف کے جذبے نے ان کے سارے کارناموں پر پانی پھیر دیا۔ امام احمد رضا اس ہیرے کے مانند ہیں جو اپنی تابناک شعاعوں سے عالم کو منور کرا چاہ رہا ہو لیکن اس پر غلط فہمیوں، الزام تراشیوں کے پردے ڈال کر چھپانے کی کوشش کی جاتی رہی ہو۔ وقت کا یہ کتنا عظیم المیہ ہے کہ ایک فریق کے چہروں پر تاریخ و تذکرہ کی بھرپور روشنی نچھاور کی جائے اور دوسرے فریق کا ذکر ضمناً بھی نہ آنے دیا جائے؟ کاش! ہمارے مصنفین اور اصحاب دانش فراخ دلی و اعلیٰ ظرفی سے کام لیتے ہوئے امام احمد رضا کے موقف کا تجزیہ کرتے اور اساطین دیوبند سے اختلاف کی بے لاگ چھان بین کرتے تو آج بہت سی تلخیوں کا وجود بھی نہ ہوتا ـــــ ضرورت ہے اختلاف کی اہمیت کو ٹھیک انداز سے سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی جائے تاکہ موجودہ نئی نسل بلاجھجک امام احمد رضا کے قریب آئے۔"

اب جہانس برگ سے بریلی کے مصنف کی خیانت ملاحظہ فرمایئے۔ وہ لکھتا ہے

عنوان: "مولوی احمد رضا خان کے بارے میں ایک بریلوی کا عام تاثر"

"آج کا سنجیدہ انسان اس طرف رخ کرنے سے جھجکتا ہے۔ عام طور پر امام احمد رضا خان کے متعلق مشہور ہے کہ وہ مفکر المسلمین (مسلمان کو کافر گرداننے والے) تھے، بریلی میں انہوں نے کفر ساز مشین نصب کر رکھی تھی۔ آج ایشیا میں جتنی بھی سائنسی ادارے ہیں، امام احمد رضا پر کام تو درکنار نام بھی نہ ملے گا" (ص ۲۵۔ ماہ نامہ المیزان، بمبئی، احمد رضا نمبر)

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ خود کو علمائے حق کہلانے والے ان جھوٹے اور خائن دیوبندی دینی لٹیروں کا اصلی روپ کیا ہے ان کے اصلی روپ کو جاننے کے بعد

☆ قارئین کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ اب ۱۹۸۹ء میں صورت حال مختلف ہے بفضلہ تعالیٰ اب اعلیٰ حضرت بریلوی کے علوم سے ایشا اور یورپ میں استفادہ کیا جا رہا ہے

Marfat.com

آپ بھی یہی کہیں گے کہ یہ دیو بندی تبلیغی بلاشبہ دین کا مذاق اور تمسخر اڑا رہے ہیں اور یہ لوگ ہرگز اللہ سے نہیں ڈرتے۔

زیر نظر کتابچے کی تحریر کا مقصد اس کے مطالعے سے آپ پر خود واضح ہو جائے گا۔ دیوبند سے بریلی کتابچے میں آپ نے دیوبند کے بڑے علماء کی چالیس عبارات ملاحظہ فرمائی تھیں جو اختلاف کی بنیاد ہیں۔ اس کتابچے میں انہی عبارات کے بارے میں خود علمائے دیوبند ہی کے فتوے (شرعی رائے) ملاحظہ فرمالیجئے۔ اور اندازہ کر لیجئے بلکہ قدرت کا کرشمہ دیکھئے کہ قدرت نے خود علمائے دیوبند کی زبان و قلم سے (ان کی غلط اور کفریہ عبارتوں پر) ان ہی کے فتوے چسپاں کروا دیئے۔ رافضیوں کا یہ حال ہے کہ وہ سینہ کوبی (ماتم) کرتے ہیں اور بغض صحابہ پر خود ہی ہمہ وقت خود کو سزا دیتے ہیں، اسی طرح علمائے دیوبند توہین و تنقیص رسالت کے مرتکب ہو کر خود اپنے ہی فتووں سے ذلت و رسوائی کا شکار ہو گئے۔ قارئین کے لئے دیوبندی تبلیغی علماء کی یہ دو رنگی دلچسپی سے خالی نہیں ہوگی اور قارئین بخوبی جان لیں گے کہ علمائے دیوبند بڑے چھوٹے سب ہرگز درست نہیں۔ اگر فی الواقعہ ان کے نزدیک ان کے علماء کی تمام تحریریں معتبر اور حجت ہیں تو پھر انھیں یہ تسلیم کرنے میں کیا عار ہے کہ سنی علماء حق کا فیصلہ دیوبندی علماء کے بارے میں ہرگز غلط نہیں۔ اس موقع پر یہ بھی ملاحظہ ہو کہ علمائے دیوبند کی کفریہ اور غلط عبارتیں لکھ کر دیوبندی مفتیوں سے فتویٰ حاصل کیا گیا اور یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ یہ عبارت کس نے لکھی ہے۔ ان عبارتوں پر کفر کا فتویٰ فوراً مل گیا مگر جب ظاہر کیا گیا کہ یہ عبارت انہی کے بڑے عالم کی ہے تو پھر اپنے فتوے پر کف افسوس ملنے لگے (☆)

ان کے اس عمل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ علمائے دیوبند کے نزدیک حق و صداقت کی اہمیت نہیں بلکہ ان کے علماء کی حیثیت زیادہ اہم ہے۔

(☆)۔ علمائے دیوبند کی فتویٰ نویسی کی ایسی مثالیں تعارف علمائے دیوبند مصنفہ خطیب پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

چناں چہ ملاحظہ ہو، گنگوہی صاحب کے نزدیک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی صحابی کو کافر کہنے والا اہل سنت و جماعت سے خارج نہ ہو گا۔

فرماتے ہیں۔

جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہو گا۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۴۱/۲)

غور فرمایئے کہ صحابہ کرام میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر آخری صحابی تک سب آ گئے۔ حالانکہ فقہا اور ائمہ اہل سنت نے تصریح فرمائی ہے کہ ایسا شخص اہل سنت سے خارج ہے بلکہ حضرات ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی شان میں تبرا کرنے والا بلاشبہ کافر ہے مگر گنگوہی صاحب کے نزدیک کسی بھی صحابی کو کافر کہنے والا کافر تو کیا سنت جماعت سے بھی خارج نہیں ہوتا۔

دوسرا رخ دیکھئے! انہی گنگوہی صاحب کے اس فتاویٰ رشید یہ میں ہے کہ مولوی "اسمٰعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان کو کافر کہنا خود کافر ہونا ہے" (ص ۳/۱۶) ـــــ دوسرے مقام پر ہے:

علماء کی توہین و تحقیر کو چونکہ علماء نے کفر لکھا ہے جو بوجہ امر علم کے اور دین کے ہو (ص ۳/۵)

غور فرمایئے! گنگوہی صاحب کے نزدیک جناب اسمٰعیل دہلوی کو کافر کہنے والا اور علماء کی توہین اور تحقیر کرنے والا تو کافر ہے مگر صحابہ کرام کو کافر کہنے والا کافر تو کیا سنت جماعت سے بھی خارج نہیں ہوتا۔ فیاللعجب۔

ثابت ہوا کہ ان حضرات کے نزدیک اپنے علماء کی جتنی قدر ہے، صحابہ کرام کی اتنی قدر نہیں ہے۔

یقین جانئے اس خادم اہل سنت کے پاس اس موضوع پر اس قدر مواد غیر مطبوعہ موجود ہے کہ اگر وہ تمام شائع کر دیا جائے تو اتنی کتابیں بن جائیں کہ ایک الماری بھر جائے۔

Marfat.com

قارئین شاید یہ خیال کریں گے کہ میرے لئے یہ موضوع اس قدر اہم کیوں ہے۔ اس کا مختصر جواب تو یہ ہے کہ میرا مقصد دعوت حق ہے اور طلب حق کی جستجو ہر مسلمان کو ہونی چاہئے۔ تاکہ اپنے عقائد و اعمال کو درست رکھا جاسکے۔

قدرے تفصیل ملاحظہ ہو۔ قارئین کرام! عرض یہ ہے کہ ہر مسلمان پر تبلیغ دین و مذہب کا فریضہ عائد ہوتا ہے مگر علوم دین سے کامل واقفیت کے بعد، یہ نہیں کہ صرف قرآن کریم کا ترجمہ خود پڑھ کر یا محض دو چار کتابوں کے مطالعے کے بعد خود کو عالم سمجھ لیا جائے۔ دیانت و اخلاص کے ساتھ محض رضائے الٰہی کے حصول کے لئے دین کی خدمت اور تبلیغ کے لئے نکلنے والے شخص کو ایک نماز کا ثواب احادیث نبوی کے مطابق ۴۹ کروڑ (۴۹۰ ملین) نماز کے برابر ملتا ہے۔ تبلیغ دین بلا شبہ بہت بڑی سعادت ہے۔ مگر یہ بہت نازک معاملہ ہے۔ امیرالمومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں سوائے چار پانچ بڑے بڑے صحابہ کرام کے کسی اور کو فتوی دینے کی اجازت نہیں تھی۔

حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے مطابق یہ حکم ہے کہ تم میں سے جب کوئی دیکھے کہ اس کے سامنے شریعت و سنت کے خلاف کچھ ہو رہا ہے تو دیکھنے والے کو چاہئے کہ وہ بقدر طاقت اپنے زور بازو سے اس کو روکے اور اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے اس کے خلاف صدائے حق بلند کرے اور اگر یہ بھی دیکھنے والے کے لئے ممکن نہ ہو تو کم از کم اپنے دل میں اس کو برا سمجھے مگر صرف دل سے برا سمجھنا ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔ اس فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہر مسلمان پر یہ لازم ہے کہ وہ حسب استطاعت دین کے مخالفوں کا سدباب کرے۔ اس موضوع پر ایک تفصیل درکار ہے مگر خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس فریضے کی ادائی کے لئے ہر مسلمان کو پہلے اپنے ایمان و یقین کی صحیح اور پوری معلومات اور ان میں استحکام اور استقامت چاہئے۔ اور اپنے عقائد و اعمال کی درستی کا خاص خیال چاہئے۔

اگر مبلغ خود راستی پر نہیں تو اس کی تبلیغ بے سود ہوگی۔ اور یہ عام حقیقت ہے کہ موجودہ ماحول میں مبلغ اور علماء کہلانے والے افراد (الا ماشاء اللہ) سب نہیں مگر اکثر

Marfat.com

اپنے احوال سے غافل ہیں۔ بھلائی کی ترغیب اور برائی سے ترہیب کے لئے دانائی کے ساتھ اچھے انداز میں نصیحت کا حکم ہے۔ لیکن ہو یہ رہا ہے کہ ایسے علماء کی طرف سے صرف فتوے داغے جا رہے ہیں اور معاشرے کی برائیوں میں بیش تر ایسے علماء کہلانے والے خود بھی شامل ہیں۔ تبلیغ کے نام پر دین فروشی اور ہر برائی ہو رہی ہے۔ فتوی صرف دوسروں کے لئے ہے خود کو علماء کہلانے والوں نے اپنے لئے ہر شجر ممنوعہ حلال کر لیا ہے۔

مسلم معاشرے کی خوبیوں اور خرابیوں میں علماء کا بہت حصہ ہے یہ وہ طبقہ ہے جس کے پاس پانچ وقت روزانہ مسلمان جمع ہوتے ہیں۔ بچے کی ولادت سے لے کر نکاح و طلاق اور میت تقریباً ہر معاملے میں علماء کا دخل ہے۔ ان کے قول و فعل کو لوگ اپنے لئے سند اور قابل عمل سمجھتے ہیں۔ اگر علماء دین درست رہیں اور دیانت و صداقت کے ساتھ اپنے فرائض منصبی ادا کریں تو یقیناً وہ معاشرے کے باقی تمام افراد کے لئے بہترین نمونہ اور مثال ہوں گے اور اگر یہ بگڑ جائیں تو باقی افراد کی خرابیوں کا وبال ان پر بھی ہو گا۔ بیش تر علمائے کرام آیات قرآنی، احادیث نبوی اور دلائل و براہین اپنے سامعین کو صرف متاثر کرنے کے لئے سناتے ہیں۔ خوذ ان کے اپنے قلب و باطن پر کچھ اثر نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ معاشرے کی ابتری برقرار رہتی ہے۔ تبلیغ دین میں عبادات، معاملات، اخلاق و کردار سب شامل ہیں۔ اور ہر سچا مبلغ اپنی تحریر و تقریر میں ان سب کی تبلیغ کرتا ہے۔ اور خود کو اس کا عملی نمونہ بناتا ہے۔ مگر آج دیوبندیوں وہابیوں کی تبلیغی جماعت جو کچھ کر رہی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ کلمہ و نماز کی تلقین کو اپنا مقصد ظاہر کرنے والے تبلیغ کے نام پر محض دشمنی اور بے جا ضد کی وجہ سے ہر سچے مسلمان کو مشرک اور بدعتی کہتے نہیں تھکتے۔ یہ تبلیغی جماعت والے سینما ہال کے دروازے پر، ساحل سمندر پر، کیسینو کے دروازے پر، شراب کی دکانوں پر اور برائیوں کے راستے میں کھڑے ہو کر بھٹکنے بھٹکنے والوں کو راہ راست نہیں دکھاتے۔ یہ منہیات کا کاروبار کرنے والوں کے لئے دیوار نہیں بنتے۔ انہیں دیکھئے یہ، سنی مساجد میں لوگوں کو صلوۃ و سلام سے روکتے نظر آئیں گے۔ فاتحہ و میلاد کے خلاف بر سرپیکار

Marfat.com

نظر آئیں گے۔ یہ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی سے مسلمانوں کو نکال کر مسجد ضرار، (جس کا نام انہوں نے مسجد نور رکھا ہوا ہے) کی طرف لے جاتے نظر آئیں گے۔

شیطان لعین نے اللہ سبحانہ سے کہا تھا کہ "میں تیرے سیدھے راستے پر بیٹھوں گا یعنی ان لوگوں کو بہکاؤں گا جو صراط مستقیم (سیدھے راستے) پر ہوں گے کیوں کہ جو بے راہ روی کا شکار ہیں وہ تو بھٹکے ہی ہوئے ہیں وہ تو میرے (شیطان ہی کے) طریقے اور راستے پر ہیں ان پر محنت کی اتنی بہت ضرورت نہیں۔ میں تو انہیں گمراہ کروں گا جو راہ راست پر ہوں گے۔"

قارئین محترم! فیصلہ آپ پر ہے خود ہی ملاحظہ کر لیجئے کہ یہ تبلیغی دیوبندی لوگ آپ کو مسجدوں میں آنے والوں اور اولیاء اللہ کی خانقاہوں میں جانے والوں ہی کا تعاقب کرتے نظر آتے ہیں۔ راہ راست والوں کو ہی ان نیک کاموں سے روکتے نظر آتے ہیں جو رحمت و سعادت اور رضائے الٰہی و رضائے رسول کا موجب ہیں۔ خود ہی کہئے کیا یہ دیوبندی وہابی تبلیغی شیطان کی پیروی نہیں کر رہے۔

یہ خادم اہل سنت خاک پائے آل رسول عرض گزار ہے کہ تبلیغ کی آڑ میں لوگوں کو دین سے بے بہرہ کرنے والے دیو بندی تبلیغوں سے بچانے، ان شاطروں کی عیارانہ چالوں سے اہل ایمان کو آگاہ کرنے اور انہیں راہ حق و صداقت پر ثبات کی ترغیب دینے کی خدمت غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے۔ قرآن یہ بتاتا ہے کہ روئے زمین کے برابر خالص سونا بھی ایمان کا بدل نہیں ہو سکتا، جس کے پاس معمولی مقدار میں سونا ہو وہ اس کی حفاظت کا کس قدر اہتمام کرتا ہے تو ایمان کی کس قدر حفاظت کرنی چاہئے کیوں کہ ایمان ہی ذریعہ نجات اور کامیابی کا مدار ہے لہذا صحیح عقائد پر استقامت سے بڑھ کر کوئی شے اہم نہیں ہو سکتی، چناں چہ عقیدے قرآن و سنت کے مطابق صحیح رکھنے کی تلقین بلاشبہ غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے، غیر مسلم کو مسلمان کرنا اتنا دشوار نہیں جتنا کسی مسلمان کو یقین کامل اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بے پایاں دولت سے سرشار کرنا مشکل ہے کیوں کہ مادہ پرستی کے اس دور میں عالم اسلام اسی لئے ابتری کا شکار ہے کہ مسلمانوں کو نسبت نبوی میں وہ کمال حاصل نہیں رہا جو متقدمین کو حاصل تھا۔ دیو بندی

Marfat.com

تبلیغی وہابی اور دیگر باطل گروہوں نے مسلمانوں کو جس انتشار کا شکار کیا ہے اسی کا نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے آج بھی صرف انہی لوگوں کو قلبی طمانینت حاصل ہے جن کا تعلق ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پختہ ہے

یہ دیو بندی وہابی تبلیغی جو شیطان کے علم کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ مانتے ہیں۔ یہ لوگ جن کا عقیدہ ہے کہ اللہ کو بھی پہلے سے علم نہیں ہوتا جب بندہ کوئی کام کرتا ہے تب اللہ کو علم ہوتا ہے۔ یہ لوگ جن کا عقیدہ ہے کہ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے یہ لوگ جن کا عقیدہ ہے کہ نبی ہمارے جیسا عام بشر ہے۔ یہ لوگ جن کا عقیدہ ہے کہ جیسا اور جتنا علم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ویسا ہی علم جانوروں پاگلوں اور بچوں کو بھی ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی پیدا ہونا ممکن ہے (العیاذ باللہ) یہ لوگ خود بارگاہ مصطفوی سے کوئی قرب نہیں رکھتے یہ دوسروں کو کیا فیض پہنچائیں گے اور ان لوگوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ ہر طرح نفع و نقصان دینے والا صرف اور صرف اللہ ہے کوئی مخلوق کسی کو کوئی نفع نقصان نہیں دے سکتی، جو کسی مخلوق سے کسی نفع کی امید اگرچہ اسے باذن اللہ نافع سمجھ کر رکھے، وہ مشرک ہے۔ ان سے پوچھئے جب تمہارا یہ عقیدہ ہے تو پھر تبلیغ کس لئے کرتے ہو۔ درس گاہیں کس لئے بناتے ہو کتابیں کیوں چھاپتے ہو تقریریں کیوں کرتے ہو اجتماع کیوں کرتے ہو۔ اگر تمہارا مقصد نفع پہچانا ہے تو یہ کام تو اللہ کا ہے اور تمہارے ہی عقیدے کے مطابق کوئی مخلوق کسی کو کوئی نفع نہیں دے سکتی گویا خود ہی اپنے عقیدے کے خلاف کرتے ہو اور خود اپنے ہی فتوے کے مطابق مشرک ٹھہرتے ہو یا اپنے آپ کو خدا بناتے ہو۔

اس خادم سنیت نے اپنے کتابچے "دیو بند سے بریلی (حقائق)" میں اس موضوع پر بہت کچھ عرض کیا ہے زیر نظر کتابچے کے مندرجات سے میرے سابقہ کتابچے میں درج ان دیو بندیوں تبلیغوں کی چالیس عبارات کی نہ صرف تصدیق ہو گی بلکہ ان دیو بندیوں وہابیوں کا صحیح روپ کچھ اور نمایاں ہو گا اور لوگ ان کے شر سے یقیناً بچیں گے۔ علمائے اہل سنت اولیائے کرام نے لوگوں کو مسلمان کیا اور یہ تبلیغی دیو بندی لوگ سچے مسلمانوں کو مشرک و بدعتی بناتے ہیں۔

Marfat.com

قارئین محترم اس مختصر تفصیل کے بعد آپ خود ہی کہئے کیا سچے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کوئی معمولی کام ہے، کیا دشمن اسلام سازشوں سے اہل ایمان کو آگاہ کرنا معمولی بات ہے؟ میں سچ عرض کروں، یہ دیو بندی وہابی تبلیغی بھی خوب جانتے ہیں کہ ان کے بڑے علماء نے کفریہ عبارات لکھی ہیں اور ان عبارات کا کفریہ ہونا ان کے نزدیک بھی مسلم ہے مگر محض جھوٹی انا اور اپنے غیر مسلم آقاؤں کو خوش رکھنے کے لئے یہ حق کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ حیرت و افسوس کہ انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنے کا کوئی خیال نہیں

ایسی سوچ پر ہزار افسوس کہ ان لوگوں کو توہین و تنقیص رسالت کا کوئی غم نہیں، ایمان کے ضیاع کی کوئی فکر نہیں، انہیں رنج و ملال ہے تو صرف اس بات کا کہ ان کے چار پانچ علماء کی کفریہ عبارات پر ان علماء کے کفر کا فتویٰ کیوں دیا گیا۔ یہ لوگ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ اگر کوئی عالم دین کسی کے کفریہ قول و فعل پر شرعی حکم جاری نہ بھی کرے تو کیا کسی عالم دین کے شرعی حکم جاری نہ کرنے سے کفر کیا عین اسلام ہو جائے گا؟ کفر تو ہر حال میں کفر ہے اور اللہ سبحانہ کے مثل یا برابر یا اس سے بڑھ کر کوئی جاننے والا نہیں۔ افسوس کہ یہ لوگ اپنے چند علماء کی کفریہ عبارتوں کی وضاحتوں اور ان عبارات کو عین اسلام ثابت کرنے کی کوششوں میں اپنا ایمان بھی ضائع کرتے ہیں۔ اور ان کفریہ عبارات لکھنے والے چند علماء کو حکیم الامت، قطب حق، مطاع العالم اور مجدد ملت کہتے نہیں تھکتے۔ حالانکہ یہ اصول یہ بھی جانتے ہیں کہ کفر کی حمایت بھی کفر ہے اور کافر کی مدح کرنے کا مطلب اللہ سبحانہ کے قہر کو دعوت دینا ہے۔

ع بلرزد عرش از مدح شقی

یہ بھی قدرت کا کرشمہ ہے کہ انہی دیوبندی تبلیغوں کی کتابوں سے ہم اہل سنت کے عقائد و اعمال ثابت ہیں۔ اور جن باتوں پر یہ ہمیں شرک و بدعتی کہتے ہیں۔ وہی سب کام یہ خود بھی کرتے ہیں مگر شرک و بدعت کا فتویٰ انہوں نے صرف ہمارے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ حالاں کہ اس طرح یہ دہرے مجرم بنتے ہیں۔ ایک تو صحیح کام کو غلط کہنے کے مجرم اور دوسرا اس کام کو غلط کہہ کر خود اس کام کو کرنے کے مجرم۔ یہ

Marfat.com

انکی بدقسمتی نہیں تو اور کیا ہے؟

اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہمیں ایسے لوگوں اور ان کے شر سے محفوظ رکھے۔

اس خادم اہل سنت کی تمام سنیوں سے گزارش ہے کہ ایمان کے ان تمام لٹیروں سے خبردار رہیں اور اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے حقائق سے پوری طرح آگہی حاصل کریں۔ مسلک حق اہل سنت پر مستحکم اور مستقیم رہیں۔ اللہ سبحانہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین شریف کے صدقے ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔

ذیل میں ایک کالم میں دیوبندی تبلیغی علماء کی کفریہ عبارات کے اصل الفاظ نقل کیے جارہے ہیں۔ ہر عبارت کے ساتھ کتاب اور اس کے مصنف کا نام اور کتاب کا صفحہ نمبر بھی ہے۔ اور دوسرے کالم میں دیوبندی تبلیغی علماء ہی کا فتویٰ نقل کیا جارہا ہے۔ جس کے مطابق وہ عبارت خود علماء دیوبند کے نزدیک بھی کفر و شرک ہے۔ گویا انہی کی جوتی انہی کے سر۔

Marfat.com

علمائے دیوبند کی عبارات
(۱)

☆ "صاحبو! محمد ابن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرھویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چوں کہ خیالات با اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا، اس لئے اس نے اہل سنت والجماعت سے قتال کیا، ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب ورحمت شمار کرتا رہا۔ ...... سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے ..... محمد ابن عبدالوہاب کا عقیدہ یہ تھا کہ جملہ اہل عالم وتمام مسلمان دیار، مشرک وکافر ہیں اور ان سے قتل وقتال کرنا، ان کے اموال کو ان سے چھین لینا، حلال اور جائز بلکہ واجب ہے ..... (ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کا گروہ) زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم وحضوری آستانہ شریفہ وملاحظہ روضہ مطہرہ کو بدعت حرام وغیرہ لکھتا ہے .... بعض ان میں کے سفر زیارت کو معاذ اللہ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں۔ ... شان نبوت اور حضرت رسالت علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں وہابیہ

علمائے دیوبند کے فتوے
(۱)

☆ "جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرور کائنات علیہ السلام ہوں، اگرچہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو مگر ان (الفاظ) سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے"۔

لطائف رشیدیہ ص۲۲ مصنفہ جناب رشید احمد گنگوہی، الشہاب الثاقب ص۵۷ مصنفہ حسین احمد مدنی

☆ "اگر کسی میں ایک بات بھی کفر کی ہوگی وہ بالا جماع کافر ہے"

افاضات یومیہ ص ۲۳۴ ج ۷ از جناب اشرفعلی تھانوی

☆ " (جو) دعوائے اسلام وایمان اور سعی بلیغ اور کوشش وسیع کے ساتھ انبیاء علیہم السلام کو گالیاں دیتا ہو (گستاخی کرتا ہو) اور ضروریات دین کا انکار کرے وہ قطعا یقینا تمام مسلمانوں کے نزدیک مرتد ہے، کافر ہے"۔

اشد العذاب ص۵ مصنفہ جناب مرتضیٰ حسن دربھنگی

☆ "جن الفاظ میں ایہام گستاخی و بے

Marfat.com

نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں .... ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک ؐ سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ ؐ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں۔ ان کے بڑوں کا مقولہ ہے معاذ اللہ نقل کفر، کفر نباشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے..... وہابی، مسلمانوں کو ذرا ذرا سی بات میں مشرک اور کافر قرار دیتے ہیں۔ اور ان کے مال اور خون کو مباح جانتے ہیں اور جانتے تھے .... وہابیہ، بارگاہ نبوت میں گستاخانہ کلمات استعمال کرتے رہتے ہیں ..... وہابیوں کے عقیدہ و عمل میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی غرض سے سفر کرنا حرام ہے چناں چہ ان کے رسائل اور تحریریں موجود ہیں"۔

ادبی کا ہوتا تھا ان کو بھی (جناب گنگوہی نے) باعث ایذا جناب رسالت مآب علیہ السلام ذکر کیا اور فرمایا کہ کلمات کفر کے بکنے والے منع کرنا شدید چاہئے اگر مقدور ہو۔ اور اگر (کفر بکنے والا) باز نہ آوے (تو اسے) قتل کرنا چاہئے کہ (وہ) موذی و گستاخ شان جناب کبریا تعالیٰ شانہ، اور اس کے رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے"۔

الشہاب الثاقب ص ۵۰ مصنفہ حسین احمد مدنی۔ لطائف رشیدیہ ص ۲۲ مصنفہ رشید احمد گنگوہی

☆ "تمام علمائے امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علی وسلم کی گستاخی و توہین اور تنقیص کرنے والا کافر ہے اور جو شخص اس (گستاخ رسول) کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے..... کفر کے حکم کا دارومدار ظاہر پر ہے، قصد و نیت اور قرآئن حال پر نہیں..... علماء نے فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی شان میں جرات و دلیری کفر ہے اگرچہ توہین مقصود نہ ہو"۔

اکفار الملحدین ص ۵۱، ۷۳، ۸۶ از جناب انور شاہ کشمیری مدرس دیوبند

Marfat.com

الشہاب الثاقب ب ص ۴۲، ۴۳، ۴۵، ۴۷ نقش حیات ص ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۶، ۴۳۲ تصانیف جناب حسین احمد مدنی صدر مدرس مدرسہ دیو بند

☆ "انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات امتی بظاہر مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں"۔

تحذیر الناس ص ۵ از محمد قاسم نانوتوی

☆ "جیسا ہر قوم کا چوہدری اور گاؤں کا زمین دار، سوان معنوں میں ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے"

☆ "اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کم تر ہیں"

☆ "ہر مخلوق بڑا (نبی) ہو یا چھوٹا (غیر نبی) وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے"

☆ "یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اس کو چاہئے"۔

☆ "اولیاء، انبیاء، امام و امام زادہ.

☆ "جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے"۔

المہند ص ۲۸

☆ "تقویۃ الایمان (مصنفہ اسمٰعیل دہلوی بالاکوٹی) میں بعض الفاظ جو سخت واقع ہو گئے ہیں اس زمانہ کی جاہلیت کا علاج تھا .... یہ بے شک بے ادبی اور گستاخی ہے (جو اسمٰعیل دہلوی نے ان الفاظ میں کی) .... ان الفاظ کو استعمال بھی نہ کیا جاوے گا"۔

امداد الفتاویٰ ص ۱۱۵ ج ۴ (تھانوی)

(قارئین کے علم میں یہ بات لانا ضروری ہے کہ علمائے دیو بند کی جانب سے "تقویۃ الایمان" کی اشاعت اور مفت تقسیم مسلسل جاری ہے "بے ادبی اور گستاخی" تسلیم کرنے کے باوجود اس کتاب کی اشاعت و تبلیغ یہی ظاہر کرتی ہے کہ موجودہ وہابی تبلیغی "بے ادبی اور گستاخی" میں شریک ہیں، چناں چہ کفریہ اور گستاخانہ عبارات کو دہرانا اور ان کی اشاعت وغیرہ کے بارے میں

Marfat.com

پیرو شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی، مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے"

☆ "اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی سی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے"

☆ "رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا"

تقویۃ الایمان ص۶۱، ص۵۴، ص۱۴، ص۵۸ مصنفہ جناب اسمٰعیل دہلوی بالا کوٹی

☆اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص کے کہہ دیا"۔ براہین قاطعہ ص۳ از جناب خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ جناب رشید احمد گنگوہی

(بوجہ بنی آدم ہونے کے علماء دیو بند کو نمرود، فرعون، ہامان، کرشن، رام چندر، گاندھی، مرزا قادیانی کا بھائی کہا دیو بندیوں ہی کے امام گنگوہی صاحب کا فتویٰ آئندہ صفحات میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے جس کے مطابق کفریہ عبارات پر تمام دیو بندیوں وہابیوں تبلیغیوں کا اعتقاد ثابت ہوتا ہے اور تمام دیو بندی وہابی تبلیغی اپنے ہی امام کے فتوے سے بے ادب، گستاخ اور بے دین قرار پاتے ہیں"۔)

☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

جائے تو ہرگز نص (قرآن وحدیث)
کے خلاف نہیں ہو گا، خود ان کے اپنے
فتویٰ کے مطابق بالکل ٹھیک
ہو گا)

☆☆☆☆☆☆☆

عبارات

(۲)

☆ جناب حاجی امداد اللہ مہاجر مکی بڑے بڑے علمائے دیو بند کے پیرو مرشد ہیں. اکابر علمائے دیو بند نے اپنے ان پیر صاحب کی شان نہایت مبالغہ سے بیان کی ہے. انہیں "امیر المومنین، غوث الکاملین، منبع برکات قدسیہ، معدن معارف الہیہ، مظہر فیوضات مرضیہ، دنیا و آخرت میں وسیلہ، علی وقت وغیرہ لکھنے کے باوجود حاجی امداد اللہ کی توصیف سے اپنے عجز کا اظہار کیا ہے" ۔ وہی حاجی امداد اللہ صاحب اپنے پیرو مرشد مولانا نور محمد صاحب کی وفات کے بعد اپنے پیر کو امداد کے لئے اس طرح پکارتے ہیں "۔

تم ہو اے نور محمد خاص محبوب خدا
ہند میں ہو نائب حضرت محمد مصطفیٰ

(۲)

"اکثر لوگ پیروں کو اور پیغمبروں کو اور اماموں کو اور شہیدوں کو اور فرشتوں اور پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں ..... حاجت بر آئی کے لئے ان کی نذر ونیاز کرتے ہیں ..... سو وہ شرک میں گرفتار ہیں..... اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اور کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا ..... تمام زمین و آسمان میں کوئی کسی کا ایسا سفارشی نہیں ہے کہ اس کو ماننے اور اس کو پکارے تو کچھ فائدہ یا نقصان پہنچے .... مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر ونیاز کرنی اور ان (مخلوق) کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا بھی ان (مشرکین عرب) کا کفر وشرک تھا سو، جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو، ابو جہال اور وہ شرک میں برابر ہے ..... اور اس بات میں اولیا اور انبیاء میں اور جن وشیطان میں اور بھوت وپری میں کچھ فرق

Marfat.com

تم مدد گار مدد، امداد کو پھر خوف کیا
عشق کی پر سن کے باتیں کانپتے ہیں دست و پا
اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا
آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا
شمائم امدادیہ ص۸۳ وامداد المشتاق ص۱۱۶ (تھانوی)

☆ مدرسہ دیو بند کے بانی کہلانے والے جناب محمد قاسم نانوتوی کی پکار ملاحظہ ہو فرماتے ہیں۔

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار
مگر کرے روح القدس میری مدد گاری
تو اس کی مدح میں میں بھی کروں رقم اشعار
جو جبرئیل مدد پر ہو فکر کی میرے
تو آگے بڑھ کے کہوں کہ جہان کے سردار"

دیو بندیوں وہابیوں کے یہی "قاسم العلوم الخیرات "اور حجۃ اللہ علی الارض" کہلانے والے نانوتوی صاحب مزید فرماتے ہیں۔

ثنا کر اس کی اگر حق سے کچھ لیا چاہے
تو اس سے کہہ اگر اللہ سے ہے کچھ درکار
"کروڑوں جرموں کے آگے یہ نام کا اسلام
کرے گا "یا نبی اللہ" مجھ پہ کیا پکار
یہ سن کے آپ شفیع گنہ گاراں ہیں
کیے ہیں میں نے اکٹھے گناہوں کے انبار

نہیں یعنی جس کسی سے کوئی معاملہ کرے گا وہ مشرک ہو جاوے گا خواہ انبیاء اولیا سے خواہ پیروں شہیدوں سے خواہ بھوت وپری سے....
تقویۃ الایمان ص۵، ۶ مصنفہ یعنی جناب اسمٰعیل دہلوی بالاکوٹی "اللہ سے زبردست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگوں (نبیوں ولیوں) کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے، محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص (اللہ) کا مرتبہ ایسے ناکارے (نبی ولی) لوگوں کو ثابت کیجئے"۔ تقویۃ الایمان ص۲۹

(دیو بندیوں وہابیوں کے امام وسرخیل جناب اسمٰعیل دہلوی بالاکوٹی کی کتاب "تقویۃ الایمان" کے بارے میں دیو بندیوں وہابیوں ہی کے "ملوائے جہاں، دست گرد رماندگاں، مطاع الکل، غوث اعظم" جناب رشید احمد گنگوہی علیہ ما علیہ فرماتے ہیں،

"کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک وبدعت میں لاجواب ہے۔ استلال اس (کتاب تقویۃ الایمان) کے بالکل کتاب اللہ (قرآن) اور احادیث سے ہیں۔ اس (کتاب تقویۃ الایمان) کا رکھنا اور پڑھنا عین اسلام

Marfat.com

جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا
بنے گا کون ہمارا تیرے سوا غم خوار"
قصائد قاسمی ص۶، ۷، ۸

☆ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی فریاد ملاحظہ ہو، فرماتے ہیں ۔

"یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے
اے حبیب کبریا فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل
اے میرے مشکل کشا فریاد ہے"
نالہ امداد غریب ص۲۲

☆ دیو بندیوں وہابیوں تبلیغیوں کے "مجدد، دینی آقا، طبیب امت اور حکیم الامت" اشرفعلی صاحب تھانوی کی پکار ملاحظہ ہو، فرماتے ہیں ۔

"یا شفیع العباد خذ بیدی
انت فی الاضطرار معتمدی
لیس لی ملجاء سواک اغث
مسنی الضر سیدی سندی
یا رسول الالہ بابک لی
من غمام الغموم ملتحدی"

(اے بندوں کی (سفارش) شفاعت کرنے والے میری دست گیری فرمایئے آپ ہر مشکل میں میری آخری امید اور سہارا ہیں۔ آپ کے سوا مجھے کوئی پناہ دینے والا

ہے" فتاویٰ رشیدیہ ص ۱)

(گنگوہی صاحب مزید فرماتے ہیں

"وہ (اسمٰعیل دہلوی) قطعی جنتی ہے اور مخلص ولی ہے ایسے شخص کو مردود کہنا خود مردود ہونا ہے اور ایسے مقبول کو کافر کہنا خود کافر ہونا ہے"

"جو شخص یہ (قبر کے طواف کا) عمل کرے اس کو کافر کہنا اور دائرہ اسلام سے خارج کرنا بہت ہی برا اور غیر پسندیدہ کام ہے اور اسی طرح کافر بنانے والے کو کافر بنانا بہت ہی برا ہے۔" ص۸۵، ص۸۸ تالیفات رشیدیہ اور تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ تقویۃ الایمان کتاب میں اسمٰعیل دہلوی کے الفاظ میں انبیاء واولیاء کی بے ادبی وگستاخی ہے۔ معلوم ہوا کہ بے ادب اور گستاخ لوگ دیو بندیوں کے امام کے مطابق، مقبول، مخلص ولی اور قطعی جنتی ہیں، اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ نبی کو اپنے انجام کی بھی خبر نہیں اور گنگوہی صاحب فرماتے ہیں کہ نبی کو اپنے انجام سے بے خبر کہنے والا اسمٰعیل دہلوی قطعی جنتی ہے، تمام دیو بندی وہابی ہی فیصلہ کریں کہ ان تینوں میں کون درست ہے یا یہ مان لیں کہ تینوں ہی غلط ہیں)

Marfat.com

نہیں۔ میرے سردار، میرے آقا، میری فریاد سنئے، میں سخت تکلیف میں مبتلا ہوں۔

میں ہوں بس اور آپ کا در، یا رسول
ابر غم گھیر لے نہ پھر مجھ کو کبھی

نشرالطیب ص ۱۶۴ (تھانوی)

☆ وہابیوں دیوبندیوں کے "شیخ الہند" جناب محمود الحسن کی تمام حاجتیں دیو بندیوں وہابیوں کے امام رشید احمد گنگوہی صاحب سے وابستہ تھیں، وہ فرماتے ہیں ۔

حوائج دین ودنیا کے کہاں لے جائیں ہم یا رب
گیا وہ قبلہ حاجات جسمانی وروحانی

"غوث" کے معنی "فریاد رس" کے ہیں، چنانچہ محمود الحسن صاحب اپنے گنگوہی صاحب کو صرف غوث نہیں بلکہ "غوث اعظم" قرار دیتے ہیں، ملاحظہ ہو ۔

جنید وشبلی ثانی، ابو مسعود انصاری
رشید ملت ودین ، غوث اعظم قطب ربانی

(گنگوہی صاحب کو محمود الحسن صاحب نے یہی نہیں بلکہ "مربی خلائق، مسیحائے زماں، قسیم فیض یزداں، بانی اسلام کا ثانی، میزبان خلق، محی الدین جیلانی، سر چشمہ احسان، لاثانی، قبلہ و کعبہ دینی

فتوے

☆ "کوئی کسی کے لئے "حاجت روا، مشکل کشا ودست گیر" کس طرح ہو سکتا ہے، ایسے عقائد والے لوگ "پکے کافر" ہیں، ان کا کوئی نکاح نہیں۔ ایسے "عقائد باطلہ" پر مطلع ہو کر جو انہیں "کافر مشرک" نہ کہے "وہ بھی ویسا ہی "کافر" ہے"۔

جواہر القرآن ص ۱۴۷ از غلام خاں راولپنڈی

☆ ۔

"تجھ سوا مانگے جو غیروں سے مدد
فی الحقیقت ہے وہی مشرک اشد
دوسرا اس سا نہیں دنیا میں بد
ہے گلے میں اس کے حبل من مسد
سب سے اس پہ لعنت وپھٹکار ہے"

فرماتے ہیں:
"مردوں سے حاجتیں مانگنا اور ان کی منت ماننا کفار کی راہ ہے"

تذکیر الاخوان ص ۸۳ ص ۳۴۳
از جناب اسمٰعیل دہلوی بالاکوٹی

☆ "کفر کو پسند کرنا، کفر کی باتوں کو اچھا جاننا، کسی دوسرے سے کفر کی کوئی بات کرانا .... کسی نبی یا فرشتے کی حقارت کرنا، ان کو عیب لگانا .... کسی کو دور سے

Marfat.com

وایمانی، نور مجسم" وغیرہ کہا ہے) از مرثیہ مطبوعہ راشد کمپنی، دیو بند

☆ انہی گنگوہی صاحب کی مزید "خصوصیات" کا تذکرہ ملاحظہ ہو۔

"امام ربانی قدس سرہ (گنگوہی) کے "تصرفات" باطنیہ ایسے قوی ظاہر ہوئے کہ ان کی کنہ کا ادراک دشوار ہے اور چوں کہ اس میں زیادہ دخل "متوسل" کی مناسبت و تعلق مودت کو ہے اس لئے آپ کی "قوت قدسیہ" کے سامنے "قریب وبعید اور حاضر وغائب" اس "انتفاع" میں یکساں تھے ..... جب تک قلب کی پوری اصلاح نہیں ہو گئی اس وقت حضرت نے بیعت بھی نہیں فرمایا اور بیعت کے بعد تو حضرت کے "تصرفات" نے جو کچھ کیا وہ بیان کے قابل نہیں ..... دل میں درد آخرت کا پیدا ہو جانا جو ادارک باطنی کا پیش خیمہ ہے آپ کے "تصرفات" میں وہ معمولی "تصرف" ہے جس سے میرے خیال میں آپکا ایک ,متوسل، بھی خالی نہیں .... راہ روندگان راہ حق کی ایک (گنگوہی کے) دامن کے ظل عاطفت میں وہ وہ "مشکل کشائی اور حاجت

پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گی، کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا، کسی سے مرادیں مانگنا، روزی، اولاد مانگنا، کسی کے نام کی منت ماننا، کسی بزرگ کا نام بطور وظیفہ کے جپنا .... کسی بزرگ سے منسوب ہونے کو نجات کے لئے کافی سمجھنا، حد سے زیادہ کسی کی تعریف کرنا، اس قسم کی اور بہت سی باتیں (سب کفر و شرک اور بری) ہیں"۔

بہشتی زیور ص ۳۷، ۳۸ (تھانوی)

☆ دیو بندیوں کے "بے مثل و بے نظیر، مستجمع الصفات، سرتاپا کمال، مدار رشد و ہدایت (گنگوہی)" فرماتے ہیں۔

"قبلہ وکعبہ، قبلہ حاجات، قبلہ دینی ودنیوی وغیرہ، ایسے کلمات مدح کے کسی کی نسبت کہنے اور لکھنے مکروہ تحریمہ ہیں"

تذکرۃ الرشید ص ۱۳۷ ج ۱

☆ "جو کوئی کسی مخلوق کا عالم میں "تصرف" ثابت کرے ... اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ اللہ کی برابر نہ سمجھے اور اس کے مقابلہ کی طاقت اس کو ثابت نہ کرے" ص ۲۰

☆ "کسی پیر پیغمبر کو .... یا کسی سچی قبر کو

Marfat.com

روائی" ہوئی کہ بال بال اور رواں رواں شکریہ ادا کرے تو ادا نہیں ہو سکتا .... حضرت امام ربانی (گنگوہی) کا ہر خادم آپ کے "فیضان" کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور لئے ہوئے ہے اور ہر شخص پر آپ کے "تصرفات" کا اثر کبھی نہ کبھی لابد ہوا ہے ..... آپ (گنگوہی) کا "وجود باجود ظاہراً وباطناً" اس زمانہ میں عالم کے لئے "رحمت خداوندی" تھا کہ اپنی اپنی استعداد کے موافق سب ہی "آپ کے فیضان" سے "مستفید" ہوئے آپ (گنگوہی) دنیا سے تشریف لے گئے مگر "آپ کے تصرفات" عالم میں اپنا کام برابر کر رہے ہیں .... حضرت (گنگوہی) کا مریدین کی جانب متوجہ ہو کر استفراغ کرنا مریدین کے مفاسد باطنیہ کا وہ اخراج ہے جس کو "توجہ اور تصرف" سے تعلق ہے .... حضرت قدس سرہ (گنگوہی) "مرجع عالم تھے"۔ صغار و کبار اپنے اپنے "حاجات ظاہری وباطنی" آپ کی خدمت میں پیش کرتے تھے .... اور تصرفات کا دارو مدار چوں کہ "متصرف شیخ" کے قلب کی قوت اور "روحانی طاقت" پر ہے اس لئے

یا کسی کے تھان کو یا کسی کے چلے کو کسی کے مکان کو کسی کے تبرک کو یا نشان کو ... یا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہووے یا ایسے مکانوں میں دور دور سے قصد کر کے جاوے ..... رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلے ..... ہاتھ باندھ کر التجا کرے مراد مانگے ... (ان مکانوں) کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اور اسی قسم کی باتیں کرے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے"

ص۸

"سو جو کوئی کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے اور دور و نزدیک سے پکارا کرے اور بلا کے مقابلے میں اس کی دوہائی دیوے اور دشمن پر اس کا نام لے کر حملہ کرے اور اس کے نام کا ختم پڑھے یا شغل کرے یا اس کی صورت کا خیال باندھے ..... اور (یوں سمجھے کہ) جو خیال و وہم میرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے، سو ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے ..... خواہ یہ عقیدہ انبیا و اولیا سے رکھے خواہ پیرو شہید سے خواہ امام و امام زادہ سے خواہ بھوت و پری سے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ

Marfat.com

بعض "اہل تصرفات" اس درجہ بڑھ گئے ہیں کہ جو افہام اس مضمون سے بالکل بے بہرہ ہیں ان کو یقین آنا بھی محال ہے اور بات بھی درست ہے جو شخص حواس خمسہ کے علاوہ اس اندرونی چھٹے حاسہ سے آگاہ ہی نہیں وہ اس کے تصرفات کو کیا جانے اور سنے تو کیوں کر یقین کرے .... غیر معتقدین پر "تصرف" کرنے کی قوت حق تعالیٰ نے اسی مقدس گروہ کو عطا فرمائی ہے"

تذکرۃ الرشید ج ۲ باب تزکیہ وتصرفات ص۱۳۶ تا ۱۵۱، ص۳۱۱، ص۲۳ از جناب عاشق الٰہی میرٹھی

☆ "(تبلیغی جماعت کے بانی محمد الیاس صاحب نے) فرمایا کہ میری نفلوں (نفل نمازوں) سے تو آپ (عبدالقادر رائے پوری) کے پاس بیٹھنا زیادہ افضل ہے"۔ سوانح مولانا عبدالقادر رائے پوری ص۳۱۰ مصنفہ ابو الحسن ندوی

اکابر علمائے دیو بند اور ان کے پیرو کاروں کا روز کا وظیفہ ملاحظہ ہو۔

☆ ۔

کے دینے (عطا) سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے"۔ تقویۃ الایمان ص۷

از جناب اسمٰعیل دہلوی بالاکوٹی

فتوے

☆ سوال: جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جاوے اور تقسیم شیرینی ہو (اس عرس میں) شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: کسی عرس اور مولود شریف میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں" رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ ص۹۴ ح۳

☆ "اور سیوم، دہم وچہلم جملہ رسوم ہنود کی ہیں"

فتاویٰ رشیدیہ ص۹۹ ح۱

"یہ ہر روز اعادہ ولادت (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کا مثل ہنود کے سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں"۔

براہین قاطعہ ص۱۴۸ از خلیل احمد انبیٹھوی تصدیق جناب رشید احمد گنگوہی

☆ "سوال: انعقاد مجلس میلاد بدون

Marfat.com

"کھول دے دل میں در علم حقیقت میرے رب
ہادی عالم علی مشکل کشا کے واسطے"
تعلیم الدین ص ۱۳۴ (تھانوی)
سلاسل طیبہ ص ۲۳ (حسین احمد مدنی)

☆ "چوں کہ حق تعالیٰ شانہ نے حضرت امام ربانی قدس سرہ (گنگوہی) کو اپنی پریشان حال و مصیبت زدہ مخلوق کے لئے "پشت پناہ" بنا کر بھیجا تھا "غوثیت" کا خلعت فاخرہ آپ کے زیب تن کیا گیا تھا اس لئے مضطرب و بے چین ہو جانے والے آفت رسیدہ لوگوں اور مایوس و ناامید بن جانے والے بیماروں اور فکر مندوں کی بھی "دست گیری" فرمایا کرتے تھے ... آپ (گنگوہی) کی دعا دینے والی وہ زبان جس کی حفاظت حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے ہوتی تھی آپ کی "ولایت وغوثیت" کا ہر وقت ثبوت دیتی تھی اور آپ کا "ظل عاطفت وتوسل" جس کے ذریعہ سے ہزار ہا انسان کی حاجات براری ہوئی۔
تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۲۹۲، ۳۰۵

قیام بروایات صحیح درست ہے یا نہیں؟
جواب: انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے، تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے"۔
فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۵۰ ج ۲ (گنگوہی)

☆☆☆

Marfat.com

عبارات

☆۔

یہی میرا ناز و نیاز ہے کہ اسیر زلف رشید ہوں
اس سلسلے کا مرید ہوں مرا اس پر دارومدار ہے
تالیفات رشیدیہ ص ۱۴ از نفیس الحسینی

☆ عقل نے سمجھایا کہ اس دیو بندی اشکال کا حل بھی، ان ہی تھانوی "مشکل کشا" سے کرائیے....
اور جو اہل حاجت تعویذ و نقش کے طالب ہو کر آتے، ان کی حاجت روائی بھی کرتے جاتے" حکیم الامت ص۳۶، ۹۴ عبدالماجد دریابادی

☆ دیو بندیوں وہابیوں تبلیغیوں کے وہ "دینی آقا، (دیو بندیوں کے نزدیک) جن کے پاؤں دھو کر پینا نجات اخروی کا سبب ہے"۔
جناب اشرفعلی تھانوی کی وہ تحریر جو بقول عاشق الٰہی میرٹھی "قیامت کے ہول ناک دن میں مغفرت کی دستاویز اور قلبی سلامتی وایمان کی مہری سند بنا کر علی رؤس الاشہاد تھانوی کے ہاتھ میں دی جائے گی" ملاحظہ ہو:
"من العبد الذلیل، الی المخدوم المطاع الجلیل" ..... اوناى مناد من قریب من غیر اراداتی وقصدی بات

Marfat.com

یدک بیدی انجیک من ہذا البحر وان
الغریق یتشبث بکل حشیش ولماہو فیہ من
التہویش والتشویش وقد کنت من
وراء البحار من حبیبی ومغیثی وطبیبی
.... وفادیت بالبلبال ۔

یا مرشدی یا موئلی یا مغزئی
یا ملجائی فی مبدئی ومعادی
ارحم علی ایا غیاث فلیس لی
کھفی سوی حبیکم من زاد
فاز الانام بکم وانی معائم
فانظر الی برحمتہ یا ہاد
.... ۔

قد لسعت حیۃ الھوی کبدی
فلا طبیب لھاولا راقی
الاالحبیب الذی شغفت بہ
فعندہ رقیتی وتریاقی
... وبشیخی "امداد اللہ العالمین"
مرشدا دولیاوبکم "یا مولانا ہادیا مہدیا"
...... فیا سیدی للہ ان تقبلوا عذری
"بخلقکم العظیم" ... فانی ار جوان
اکون معکم یوم تاتی الساعۃ"
(ترجمہ) "از بندۂ ذلیل بخدمت
مخدوم ومطاع جلیل (حاجی امداد اللہ
صاحب) .... ناگاہ میرے قصد وارادہ
کے بغیر قریب سے ایک منادی نے مجھے

Marfat.com

پکارا کہ "لا اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے تجھے اس گہرے سمندر سے نجات دوں گا" اور ظاہر ہے کہ ڈوبتا ہوا شخص تنکے کا سہارا ڈھونڈتا ہے کیوں کہ وہ پریشانی و تشویش میں مبتلا ہے اور میرا تو یہ حال تھا کہ اپنے پیارے "فریاد رس" طبیب (حضرت حاجی صاحب) سے کئی دریا ورے پڑا تھا....

کہ "میری دنیا کے مرے دین کے اے جائے پناہ، میرے "فریاد رسا" مجھ پہ ترس کھاؤ کہ "میں آپ کی حب کے سوا رکھتا نہیں توشہ راہ" "خلق فائز ہو شہا آپ سے" اور میں حیران۔ رحم کے ہادی سن رب تو ادھر کو بھی نگاہ۔ "میرے سردار (حاجی صاحب) خدا کے واسطے کچھ تو دیجئے" آپ "معطی" ہیں مرے میں ہوں سوالی اللہ"

ے

ڈس لیا عشق کی ناگن نے کلیجہ میرا
کون منتر پڑھے اور کس سے رکھوں جان کی آس
ہاں وہ جاناں کہ مری جان ہے جس پر قربان
جھاڑنا جانتا ہے رکھتا ہے تریاق کو پاس

....اور اپنے شیخ حضرت امداد اللہ کو عالم کا مرشد اور ولی اور آپ کو اے ہمارے

Marfat.com

آقا راہ بر اور ہدایت یاب سمجھنے سے....
پس "اے میرے سردار، اللہ واسطے میرا عذر اپنے اخلاق سے قبول فرما"
.....میں تو واقعی امید رکھتا ہوں کہ آپ کے ساتھ محشور ہوں گا قیامت کے دن" ــــ
تذکرۃ الرشید ص ۱۱۳ تا ۱۱۶ ج ۱۔ از جناب عاشق الٰہی میرٹھی

"ارباب ایں مناصب رفیعہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال و شہادت می باشند و ایں کبار اولی الایدی و الابصار رامی رسد کہ تمامی کائنات رابسوئے خود نسبت نمایند مثلاً ایشاں رامی رسد کہ بگویند کہ از عرش تا فرش سلطنت ماست"

ترجمہ (اس بلند منصب (ولایت) کے لوگ عالم مثال اور عالم شہادت میں تصرف کرنے کا اختیار کامل رکھتے ہیں ماذون مطلق ہیں ان بڑی قدرت اور علم والوں کو حق پہنچتا ہے کہ تمام کائنات کو اپنی طرف نسبت کریں مثلاً یہ (اولیا) کہیں کہ عرش سے فرش تک ہماری سلطنت ہے تو ان کو ایسا کہنے کا حق ہے")
صراط مستقیم ص ۱۰۱ از جناب اسمٰعیل

Marfat.com

دہلوی بالا کوٹی

☆ دیوبندیوں وہابیوں کے یہی امام اسمٰعیل دہلوی صاحب فرماتے ہیں

"ونیز سالک ایں سلوک را باید کہ در ادائے حقوق انبیا و اولیا بلکہ سائر مومنین وتعظیم ایشاں ساعی وشافع وے شوند وسعی وشفاعت انبیا و اولیا پر ظاہر است" .... "وقومے دیگر در عرض حاجات وا ل مشکلات وطلب مرغوبات واسترداد مکروہات وسعی شفاعات بنابر استحکام علاقہ عبودیت واظہار حاجت کہ شعار بندگی است وبنابر رحمت اہل اضطراب ذوالحاجات چالاک وسرگرم می باشد"

....."وہم چنیں قوم ثانی را بنظر ظہور مقتضیات علاقہ عبودیت وحصول مقام وسالت فی مابین الرب وخلقہ در وصول فیوض غیبیہ بجمہور ناس بسبب سعی ایشاں در شفاعات برقوم اول فضیلتے کہ ہست بر ہیچ یکے از عقلا پوشیدہ نیست"

صراط مستقیم ص۱۳۸، ۱۶۲، ۱۶۳
(اسمٰعیل دہلوی بالا کوٹی)

ترجمہ (نیز اس سلوک کے سالک کو چاہئے کہ انبیا اور اولیا بلکہ تمام مومنین

Marfat.com

کے حقوق اور "تعظیم" کے ادا کرنے
میں انتہائی کوشش کرے کہ وہ سب
اس (سالک) کے واسطے "کوشش اور
(سفارش) شفاعت" کرنے والے
ہیں اور "انبیا و اولیا کی کوشش اور
(سفارش) شفاعت" تو نہایت ظاہر
ہے ... اور دوسرا طبقہ عرض حاجات
وحل مشکلات (مشکل کشائی) وطلب
مرغوبات ودفع مکروہات اور شفاعات
(سفارشات) میں سعی وکوشش کرنے
میں بنابر استحکام علاقہ عبودیت واظہار
حاجت کے جو بندہ ہونے کا شعار ہے
اور اہل اضطراب اور حاجت مندوں پر
رحمت (مہربانی) کرنے کے لئے
چست وچالاک اور سرگرم ہوتا ہے
..... اور اسی طرح دوسرے طبقے کے
لئے عبودیت کے مقتضیات ظاہر ہیں
اور "ان کو رب تعالیٰ اور اس کی مخلوق
کے درمیان وسیلہ ہونے کا مقام حاصل
ہے" اور ان کی "سعی اور شفاعات"
سے عام لوگوں کو فیوض غیبیہ پہنچتے ہیں
اس لحاظ سے دوسرے طبقہ کو پہلے طبقہ
پر ایک فضیلت حاصل ہے جو کسی بھی
عاقل سے پوشیدہ نہیں)
اسی کتاب میں فرماتے ہیں

Marfat.com

" پس در خوبی ایں قدر امر از امور مرسومہ فاتحہ ہا و اعراس و نذر و نیاز اموات شک وشبہ نیست"
صراط مستقیم ص۵۵

ترجمہ (پس مرسومہ (رسم ورواج کے مطابق) امور میں اس قدر امر یعنی "اموت کے لئے فاتحہ ہا (ہر فاتحہ) اعراس (ہر عرس) اور نذر ونیاز" کرنے کی خوبی میں (کوئی) شک وشبہ نہیں ہے (یہ امور بہت اچھے ہیں) (واضح رہے کہ "سوئم، دہم، چہلم" اموات کی فاتحہ کے لئے مروجہ، مرسومہ نام اور عنوان ہیں اور اسمٰعیل دہلوی صاحب کی تحریر میں "فاتحہ ہا" کے الفاظ میں انہی مروجہ عنوانات کی طرف اشارہ ہے۔)

☆ "وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا سا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو یا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بول وبراز، نشست وبرخاست اور بیداری وخواب کا تذکرہ ہو"۔

☆ " (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے)

Marfat.com

ذکر ولادت شریفہ کو فعل کفار کے مشابہ کہنے والا مسلمان نہیں" المہند ص۱۷، ۱۸

☆ "مخاطبات میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ادب وعظمت کا پورا خیال رکھنا چاہئے عام لوگوں کی طرح "یا محمد" وغیرہ کہہ کر خطاب نہ کیا جائے بلکہ "یا نبی اللہ" اور "یارسول اللہ" (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسے تعظیمی القاب سے پکارنا چاہئے"

حاشیہ قرآن ص۴۶۶ از جناب شبیر احمد عثمانی

☆ جناب اسمٰعیل دہلوی بالاکوٹی فرماتے ہیں

"ہردم نام محمد کا لے"

ارواح ثلاثہ ص۹۲ از اشرفعلی تھانوی

☆ "حضرت (عبدالقادر رائے پوری) کی زندگی کے آخری ۵، ۶ سال "ختم خواجگان" کی بڑی پابندی رہی"

سوانح عبدالقادر رائے پوری ص۱۲۰

(قارئین کرام! تصور شیخ، مرشد کے نام کی دہائی، نام جپنا، مرشد کا مرید کے احوال سے بہ کمال واقف ہونا، مشکل میں بنام مرشد دہائی دینا، وفات

Marfat.com

کے بعد مرشد سے استمداد، شیخ کے مکان کا احترام، آستانہ، شیخ کے اطراف واکناف کا ادب، قوت تصرف ومشکل کشائی، کشف والہام، پوشیدہ باتوں (غیب) کا علم، اموات کی فاتحہ، برسی، میلاد اور مجالس شہادت، آستانوں اور مزارات کی زیارت کی نیت سے سفر، تبرکات کو چومنا اور ان کا بے پناہ ادب، حد سے زیادہ اپنے مشائخ کی تعریف، اپنے مشائخ سے نسبت کو نجات کے لئے یقین اور کافی سمجھنا، ان سے منتیں مرادیں مانگنا اور ان کے لئے نذر ونیاز کرنا، مشائخ سے ان کی زندگی اور بعد وفات نفع ونقصان کی امید ہی نہیں بلکہ یقین رکھنا، اولاد روزی وغیرہ کے لئے اولیاء سے سوال کرنا، مانگنا، وسیلہ اولیاء اختیار کرنا بزرگوں سے سفارش وشفاعت کی امید رکھنا اور گزارش کرنا، "یا" کے الفاظ سے ندا کرنا وغیرہ کی تمام باتوں کے لئے دیوبندی وہابی تبلیغی علماء کی کتابوں، تحریروں سے تمام عبارات نقل کی جائیں تو نہایت ضخیم کتاب تیار ہو جائے۔

قسط اول کے طور پر چند عبارات نقل کر

Marfat.com

دی گئی ہیں تاکہ قارئین اندازہ کر لیں
کہ ہر وہ بات جو دیو بندیوں وہابیوں
تبلیغیوں کے نزدیک کفر و شرک ہے
وہی سب خود ان کی اپنی تحریروں سے
ثابت ہے۔ بلا شبہ یہ دیو بندی وہابی
گروہ کو اللہ پر افترا باندھنے اور انبیاء اولیا
کی گستاخی کرنے کی سزا ہے کہ جو نیک
اور جائز امور ہیں ان کو کفر و شرک اور
غلط کہہ کر یہ لوگ خود اپنے ہی فتووں
سے غلط ثابت ہوتے ہیں اور عذاب
کماتے ہیں۔ اللہ کریم ہمیں ان سے اپنی
پناہ میں رکھے)

☆☆☆☆☆

(۳)

☆ "ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے
کہ فلاں شخص، نبی کریم علیہ السلام سے
اعلم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات
اس شخص کے کافر ہونے کا
فتویٰ دے چکے ہیں جو یوں
کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ
السلام سے زیادہ ہے"۔

المہند ص ۱۴

☆ "حضرت مولانا گنگوہی قدس اللہ
سرہ العزیز نے متعدد فتاویٰ
میں یہ تصریح فرمائی کہ جو شخص ابلیس

Marfat.com

لعین (کو☆) رسول مقبول علیہ السلام سے اعلم اور اوسع علماً کہے وہ کافر ہے"۔

اشہاب الثاقب ص۸۸

☆ "میں اور میرے اساتذہ ایسے شخص کو کافر ومرتد وملعون جانتے ہیں جو شیطان علیہ اللعن کیا" کسی مخلوق کو بھی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم میں زیادہ کہے"۔ الختم علی لسان الخصم ص۶۔ قطع الوتین ص۱۰

(جناب خلیل احمد انبیٹھوی کی کفریہ عبارت پر کفر کا فتویٰ لگا تو اشرفعلی صاحب تھانوی اور منظور احمد سنبھلی صاحب نے کفر کے فتوے سے علمائے دیوبند کو بچانے کے لئے جو فرمایا وہ ملاحظہ ہو)

☆ "ہمیشہ سے میرا اور میرے بزرگوں کا عقیدہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے افضل المخلوقات فی جمیع الکمالات العلمیہ والعلیہ ہونے کے باب میں یہ ہے۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" بسط البنان ص۷ (تھانوی)

☆ "ہمارا اور ہمارے تمام اکابر کا عقیدہ یہ ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جس قدر علوم

دیو بندیوں وہابیوں تبلیغیوں کے "آیت اللہ"، مطالع العالم اور "ماوائے جہان" جناب رشید احمد گنگوہی کی مصدقہ کتاب براہین قاطعہ میں ہے کہ

"الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان وملک الموت کو یہ وسعت (زیادتی علم) نص (قرآن وحدیث) سے ثابت ہوئی، فخر عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے"

ص۵۱ براہین قاطعہ مصنفہ خلیل احمد انبیٹھوی

☆ "ایک خاص علم کی وسعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہیں دی گئی اور ابلیس لعین کو دی گئی ہے..... اور ملک الموت سے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے) افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز (یہ) ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ (صلی اللہ

Marfat.com

کمالیہ عطا فرمائے اتنے ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین کی پاک جماعت میں بھی کسی کو نہیں دیئے"

سیف یمانی ص۸ (سنبھلی)

(قارئین کرام! کتاب براہین قاطعہ کی جناب گنگوہی نے تصدیق اور جناب ٹانڈوی نے تائید فرمائی، اگر انبیٹھوی صاحب کی عبارت کو تمام دیو بندی وہابی تبلیغی درست مانیں تو تھانوی صاحب اور سنبھلی صاحب اور المہند پر دستخط کرنے والے تمام دیو بندی وہابی علماء سب کافر و مشرک قرار پائیں گے اور اگر ان تمام علماء کی مصدقہ عبارت درست مانی جائے گی۔ تو انبیٹھوی و گنگوہی اور حسین احمد، ٹانڈوی مدنی، کافر و مرتد و ملعون قرار پائیں گے۔ یعنی ان علماء میں سے جس کسی کی تائید، یہ دیو بندی وہابی کریں گے اس کو کفر سے کیا بچائیں گے بلکہ خود اپنا ایمان بھی ضائع کر بیٹھیں گے)

☆☆☆

علیہ وسلم) کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائے کہ زیادہ"۔

براہین قاطعہ ص۵۲ از خلیل احمد انبیٹھوی

الشہاب الثاقب ص۹۲ از حسین احمد ٹانڈوی مدنی

☆☆☆

فٹ نوٹ (عبارات)

☆اس خادم اہل سنت کے پاس کتاب "الشہاب الثاقب" کتاب خانہ اشرفیہ، راشد کمپنی دیو بند ضلع سہارن پور کی شائع کردہ موجود ہے اس کتاب کے ص۸۸ کی یہ عبارت آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ کتاب میں "ابلیس لعین" کے

Marfat.com

الفاظ کے بعد "کو" کا لفظ نہیں ہے بلکہ یوں ہے "ابلیس لعین رسول مقبول علیہ السلام" ـــــ یہ خادم اہل سنت تمام دیو بندیوں وہابیوں کو آگاہ کر رہا ہے کہ اگر ان دیو بندیوں ہی کی عادت بد کے مطابق کتابت وطباعت کی کسی غلطی یا کسی عبارت کا غلط مفہوم ومطلب پیش کر کے شرک وبدعت وغیرہ کے فتوے داغنے کی پیروی کرتے ہوئے کوئی شخص جناب حسین احمد مدنی کی نقل کردہ گنگوہی صاحب کی اس عبارت کے ان الفاظ پر کوئی شدید فتویٰ جاری کر دے تو دنیائے دیو بندیت تلملا اٹھے گی اور ان میں بپا ماتم دیدنی ہو گا۔ اس انکشاف کا مقصد یہ ہے کہ دیو بندی وہابی ازم کا ہر فرد جان لے کہ ہم اہل سنت و جماعت سنی کسی سے بے بنیاد اختلاف نہیں رکھتے اور کوئی اہم فتویٰ کمال تحقیق اور اتمام حجت وغیرہ کے بغیر ہرگز جاری نہیں کرتے کیوں کہ ہمارا مقصد احقاق حق اور ابطال باطل ہے اہل ایمان سے ہماری محبت اللہ کے لئے ہے اور ہر باطل سے ہمارا بغض بھی اللہ کے لئے ہے۔

(۴) عبارات

دیو بندیوں وہابیوں تبلیغیوں کے دینی آقا اشرفعلی صاحب تھانوی فرماتے ہیں:
"پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے "ایسا" علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ

فتوے (۴)

☆ "جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکرو بہائم ومجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے"۔
المہند ص۳۶ از جناب خلیل احمد انبیٹھوی
(واضح ہو کہ "المہند" نامی کتاب پر جناب محمود الحسن، عاشق الٰہی میرٹھی، احمد حسن امروہوی، مفتی کفایت اللہ اور

Marfat.com

جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے"

حفظ الایمان ص ۷، ۸ مصنفہ جناب اشرفعلی تھانوی

("واضح ہو کہ "ایسا" کا لفظ فقط مانند اور مثل ہی کے معنی میں مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنی "اس قدر" اور "اتنے" کے بھی آتے ہیں جو اس جگہ (تھانوی کی عبارت میں) متعین ہیں" ..... (تھانوی صاحب کی) "عبارت متنازعہ فیہا میں لفظ "ایسا" بمعنی "اس قدر اور اتنا" ہے پھر تشبیہ کیسی"

توضیح البیان ص۸، ۱۷ مصنفہ مرتضٰی حسن دربھنگی

"حضرت مولانا تھانوی (اس) عبارت میں لفظ "ایسا" فرمار ہے ہیں، لفظ "اتنا" تو نہیں فرمار ہے ہیں۔ اگر لفظ "اتنا" ہوتا تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور علیہ السلام کے علم کو اور چیزوں کے برابر کر دیا .... لفظ "ایسا" تو کلمہ تشبیہ کا ہے"۔

الشہاب الثاقب ص ۱۰۲ مصنفہ جناب حسین احمد مدنی

(مرتضٰی حسن صاحب لفظ "ایسا" کو چھوٹے بڑے بہت سے علمائے دیو بند کے تائیدی دستخط ہیں۔ یعنی "المہند" نامی کتاب ان سب علمائے دیو بند کی مصدقہ ہے، طرفہ تماشا یہ کہ جناب اشرفعلی تھانوی بھی تائید وتصدیق کرنے والے علماء میں شامل ہیں اسے قدرت کا کرشمہ کہئے کہ دیو بندی وہابی تبلیغی علماء کی کفریہ عبارات کے کفریہ ہونے کی تائید وتصدیق ایک دو نہیں سیکڑوں علمائے دیو بند نے خود کر دی۔ ان کی وہ عبارتیں جو سنی (بریلوی) اور دیوبندی اختلاف کی بنیاد ہیں وہ المہند سے کفریہ ثابت ہو گئیں اور ان عبارتوں کے قائل اور قابل المہند کے مطابق "کافر" قرار پائے۔

ان دیو بندیوں وہابیوں نے المہند شائع کر کے ثابت کر دیا کہ مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی کا مسلک وموقف سچا اور صحیح ہے۔ بلاشبہ حق کا ہی بول بالا ہوتا ہے)۔

☆ "پس اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے"۔

فتاویٰ رشیدیہ ص۹۰ ج۳ (گنگوہی)

☆ "علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے

Marfat.com

تشبیہ" کا کلمہ نہیں مانتے کہ اگر تشبیہ
مانیں گے تو کفر لازم آئے گا اور حسین
مد مدنی صاحب لفظ "ایسا" کو
تشبیہ" کا فرما رہے ہیں اور مرتضٰی
ساحب کے نزدیک جو معنی "کفر" ہے
ہ ثابت کر رہے ہیں اور حسین احمد
ساحب کے نزدیک جو معنی "کفر" ہے
ہ مرتضٰی صاحب (تھانوی کی عبارت
ں) ثابت کر رہے ہیں لہٰذا تھانوی
ساحب کو بچاتے بچاتے یہ دونوں ایک
وسرے کے فتوے سے کافر ہو گئے)

☆ "اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو
س میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا
صیص ہے، مطلق بعض علوم غیبیہ تو
ہر انبیاء علیہم السلام کو بھی حاصل
یں"۔

تغییر العنوان ص ۳ (تھانوی)

☆ "علم غیب جو بلاواسطہ (ذاتی) ہو
ہ تو خاص ہے حق تعالیٰ کے ساتھ اور جو
علم غیب) بواسطہ (وحی وغیرہ کے
ریعے) ہو، وہ مخلوق کے لئے ہو سکتا
ہے"۔

بسط البنان ص ۲ (تھانوی)

☆ "حفظ الایمان (مصنفہ تھانوی)
میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرکار
اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر
اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی
نہیں"۔

فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۲ ح ۳
(گنگوہی)

☆ "اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ (صلی
اللہ علیہ وسلم) کو علم غیب تھا صریح
شرک ہے"۔

فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۴۱ ح ۲
(گنگوہی)

☆ "جو شخص ایسا اعتقاد رکھے (کہ
رسول کو غیب کا علم تھا) یا بلا اعتقاد
صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں
(تھانوی) اس شخص کو خارج از اسلام
سمجھتا ہوں"۔

بسط البنان ص ۱۴ (تھانوی)

☆ "پس اس میں ہر چہار ائمہ مذاہب
و جملہ علماء متفق ہیں کہ انبیاء علیہم السلام
غیب پر "مطلع" نہیں ہیں"۔

مسئلہ در علم غیب ص ۴ (گنگوہی)

☆ "کسی انبیاء و اولیاء یا امام یا شہیدوں
کے جناب میں ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھے
کہ وہ غیب کی بات جانتے ہیں بلکہ
حضرت پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے
بھی جناب میں یہ عقیدہ نہ رکھے اور نہ

Marfat.com

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب بعطاء الٰہی حاصل ہے"۔
توضیح البیان ص ۱۴ از مرتضیٰ حسن در بھنگی

☆ "لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء و اولیاء کو نہیں ہوتا، میں (حاجی امداد اللہ) کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت وادراک غیبیات کا ان کو ہوتا ہے"۔
شمائم امدادیہ، دوم ص۱۱۵ وامداد المشتاق ص۷۶

☆ "غرض کہ لفظ عالم الغیب کے معنی میں مولانا تھانوی نے دو شقیں فرمائی ہیں اور ایک شق کو سب میں (تھانوی صاحب) موجود مانتے ہیں"۔
الشہاب الثاقب ص۱۰۶ (حسین احمد ٹانڈوی مدنی)

☆ "یہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) ہر قسم کے غیوب کی خبر دیتا ہے، ماضی سے متعلق ہوں یا مستقبل سے یا اللہ کے اسماء وصفات سے یا احکام شرعیہ سے یا مذاہب کی حقیقت وبطلان سے یا جنت ودوزخ کے احوال سے یا واقعات بعد الموت سے اور ان (غیب) کی چیزوں کے بتلانے

ان کی تعریف میں ایسی بات کہے (ورنہ مشرک ہو جائے گا)"۔

☆ "غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کیا خبر"۔
تقویۃ الایمان ص ۲۵ از اسمٰعیل دہلوی بالاکوٹی

Marfat.com

میں (یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) ذرا
بخل نہیں کرتا"۔
حاشیہ قرآن ص ٧٦٤ از شبیر احمد عثمانی
☆ "خلاصہ یہ ہوا کہ عام لوگوں کو بلا
واسطہ کسی غیب کی یقینی "اطلاع" نہیں
دی جاتی، انبیاء علیہم السلام کو دی جاتی
ہے"۔
حاشیہ قرآن ص ٩٥، از شبیر احمد عثمانی
☆ "خلاصہ یہ کہ جیسے علم غیب اللہ کی
ذات کے ساتھ مخصوص ہے جس میں
کوئی غیر اللہ شریک نہیں ایسے ہی اللہ کی
جانب سے "غیب پر مطلع" ہونا
رسولوں کے ساتھ مخصوص ہے جس
میں کوئی غیر رسول شریک نہیں"۔
...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ہم نے
رسول کو غیب پر "مطلع" کر دیا
ہے"۔
علم غیب ص ٣٤، ٣٥ از قاری محمد
طیب سابق مہتمم دار العلوم دیوبند
☆☆☆☆☆

(قارئین محترم! ان عبارات اور فتوؤں کے پڑھنے کے بعد آپ کو خوب اندازہ ہو گیا ہو گا کہ بھانت بھانت کی بولیاں بولنے والے یہ دیوبندی وہابی تبلیغی خود آپس ہی میں ایک دوسرے کی تکذیب و تکفیر کر رہے ہیں اور اس بات کا انہیں کوئی احساس نہیں کہ ان کی ان مختلف اور متضاد باتوں سے لوگوں میں دین سے محبت کی بجائے دین سے دوری کا رجحان غالب ہو رہا

Marfat.com

ہے۔ اس خادم اہل سنت نے بطور نمونہ علمائے دیو بند کی چند عبارتیں اور فتوے پیش کئے ہیں تاکہ منصف مزاج اور عدل پسند لوگ حقائق سے آگاہ ہو کر دین کے ان لٹیروں سے خود کو بچالیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے اپنی پناہ میں رکھے)

Marfat.com

قارئین کرام! آپ نے علمائے دیو بند ہی کی عبارات پر خود علمائے دیوبند کے فتوے (شرعی رائے) ملاحظہ فرمائے۔ شاید آپ یہ خیال کرتے ہوں گے کہ علماء کے لئے کسی کے کفر کا فتویٰ جاری کرنا معمولی بات ہے۔ اس پر خود اپنی کوئی رائے پیش کرنے کی بجائے دیوبندی عالم جناب مرتضٰی حسن دربھنگی کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

وہ اپنی کتاب اشد العذاب کے ص ۳ پر فرماتے ہیں "نہ علمائے اسلام جلد باز ہیں نہ فروعی اور ظنیات اور اجتہادی امور میں کوئی تکفیر کرتا ہے بلکہ جب تک آفتاب کی طرح کفر ظاہر نہ ہو جائے یہ (علمائے اسلام کی) مقدس جماعت کبھی ایسی جرات نہیں کرتی. حتی الوسع کلام میں تاویل کر کے (علماء کلام کا) صحیح معنی بیان کرتے ہیں. مگر جب کسی کا دل ہی جنہم میں جانے کو چاہے اور وہ خود ہی اسلام کے وسیع دائرے سے خارج ہو جائے تو علمائے اسلام مجبور ہیں. جس طرح مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے اسی طرح کافر کو مسلمان کہنا بھی کفر ہے۔" (☆)

ص ۳۰۲ پر مزید فرماتے ہیں "علماء نے بہت احتیاط کی مگر جب کلام میں تاویل کی گنجائش نہ رہے اور کفر آفتاب کی طرح روشن ہو جائے۔ تو پھر بجز تکفیر کے چارہ ہی کیا۔

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است   اگر خاموش بنشینم گناہ است

ایسے وقت میں اگر علماء سکوت کریں اور خلقت گمراہ ہو جائے تو اس کا وبال کس پر ہو گا. آخر علماء کا کام کیا ہے؟ جب وہ کفر اور اسلام میں فرق بھی نہ بتائیں تو اور کیا کریں گے۔؟

ص ۱۳ پر فرماتے ہیں "اگر (مولانا احمد رضا) خان صاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے سمجھا تو خاں صاحب پر ان (علمائے دیوبند) کی تکفیر فرض تھی, اگر وہ ان (علمائے دیوبند) کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔"

مزید فرماتے ہیں۔ "تمام علمائے دیوبند فرماتے ہیں کہ (مولانا احمد رضا) خاں

(☆) جناب اشرفعلی تھانوی بھی فرماتے ہیں کہ "کفر کو کفر نہ سمجھنا بھی کفر ہے۔ کیا اگر مسیلمہ کذاب کو کوئی شخص نبی نہ مانتا ہو مگر اس کے عقائد کو کفر بھی نہ کہتا ہو تو کیا اس شخص کو مسلمان کہا جائے گا" کمالات اشرفیہ ص ۱۲۴

Marfat.com

صاحب کا یہ حکم بالکل صحیح ہے، جو ایسا کہے (جیسا کہ محمد قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں اور اشرفعلی تھانوی نے حفظ الایمان میں کہا ہے) وہ کافر ہے، مرتد ہے، ملعون ہے۔ لاؤ ہم بھی تمہارے فتوی پر دستخط کرتے ہیں۔ بلکہ ایسے مرتدوں کو جو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔" (اشد العذاب ص ۱۲، ۱۳)

یہی مرتضی حسن در بھنگی صاحب اپنی اسی کتاب کے ص ۲ پر فرماتے ہیں کہ "انبیاء علیہم السلام کی تعظیم کرنی اور توہین نہ کرنا ضروریات دین سے ہے۔"

اور دیوبندیوں ہی کے ایک عالم محمد انور شاہ کشمیری اپنی کتاب اکفار الملحدین کے ص ۸۶ پر لکھتے ہیں۔

"علمائے اسلام نے فرمایا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخی و بے ادبی کفر ہے۔ اگرچہ کہنے والے نے توہین کا قصد نہ کیا ہو۔" یعنی اس کی نیت توہین کی نہ بھی ہو تب بھی بے ادبی کے الفاظ کہنا کفر ہے۔

قارئین کرام! اللہ کے نبیوں کی بے ادبی کرنے والے کے بارے میں آپ نے علمائے دیوبند کے ارشاد ملاحظہ کیے اب دیو بندیوں ہی کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی سے بے ادبی کی سزا بھی سن لیجئے۔

تھانوی صاحب اپنی کتاب زاد السعید کے ص ۲۶ میں لکھتے ہیں "قرآن مجید کے اشارے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ارفع میں ایک گستاخی کرنے سے (نعوذ باللہ منہا) اس شخص پر من جانب اللہ دس لعنتیں نازل ہوتی ہیں۔ چنانچہ ولید بن مغیرہ کے حق میں اللہ تعالی نے بسزائے استہزا یہ دس کلمات ارشاد فرمائے"

قارئین محترم! خود تھانوی صاحب اور وہ تمام علمائے دیوبند جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک نہیں کئی گستاخیاں کی ہیں۔ خود تھانوی صاحب کے ارشاد کے مطابق شان رسالت میں ہر گستاخی پر ان دیوبندیوں وہابیوں پر اللہ کی طرف سے دس لعنتیں نازل ہونا یقینی ہیں اور یہ بھی کہ گستاخ رسول کو ولید بن مغیرہ کا پیرو کار اور ہم نوا کہا جا سکتا ہے۔ "جہانس برگ سے بریلی" کے مصنف اور ان کے ہم نوا فرمائیں

Marfat.com

کہ وہ اس تفصیلی وضاحت کے بعد بھی کفریہ عبارتوں کو کفریہ اور قائلین کو کافر تسلیم کر کے اللہ کی لعنتوں سے بچنا چاہتے ہیں یا ان کفریہ عبارتوں کو درست قرار دے کر اپنے لئے دین و دنیا کی تباہی اور دائمی عذاب جمع کرنا چاہتے ہیں؟

محترم قارئین! جھانس برگ سے بریلی کے مصنف اور دیوبندی ازم کے سارے مبلغین اور پیروکار، ہم اہل سنت و جماعت پر یہ بہتان لگاتے ہیں کہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے مسلمانوں کی تکفیر کی مشین گن کھول رکھی تھی۔ دیوبندی وہابی تبلیغی علماء کہلانے والے اپنے عوام کو حقائق تو بتاتے نہیں، خود اپنی طرف سے گڑھ کر جو باتیں یہ لوگ ہم اہل سنت و جماعت کے لئے اپنے عوام کو بتاتے ہیں، عوام حقائق سے آگاہ نہ ہونے کے سبب ایسی باتیں سن کر ہم اہل سنت و جماعت کے بارے میں بدگمان ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ عوام کے سامنے حقائق پیش کروں۔ تاکہ وہ جان لیں کہ دیوبندی ازم کے یہ مبلغ کس قدر جھوٹے اور برے ہیں۔

قارئین کرام نے یہ ملاحظہ کر لیا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے چند علمائے دیوبند کی جن کفریہ عبارات پر ہر طرح اتمام حجت کے بعد کفر کا فتویٰ دیا تھا۔ وہ تمام عبارات خود علمائے دیوبند کے نزدیک بھی کفریہ ہیں۔ جناب مرتضیٰ حسن دربھنگی کے علاوہ دیوبند ہی کے ایک بڑے عالم شبیر احمد صاحب عثمانی کے بھتیجے جناب عامر عثمانی نے بھی ماہ نامہ "تجلی" دیو بند کے فروری مارچ ۱۹۵۷ء کے شمارے میں علمائے دیوبند کی کفریہ عبارات کو کفریہ ثابت کیا ہے۔ اور دیوبند کے موقف کی مخالفت کی ہے۔ گزشتہ دنوں عالم اسلام میں شیطان رشدی کی کتاب شیطانی آیات کے خلاف زبردست احتجاج ہوا۔ دیوبندیوں وہابیوں نے بھی اپنے امام ابن تیمیہ کی کتاب "الصارم المسلول" کے حوالے سے گستاخ رسول کو کافر و مرتد قرار دیا اور اس بات کا ثبوت فراہم کیا کہ اس بات پر پوری امت مسلمہ کا اجماع ہے۔ کہ گستاخ رسول بالاتفاق کافر و مرتد اور واجب القتل ہے۔

Marfat.com

چنانچہ ثابت ہو گیا کہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ علیہ نے ہر گز کسی مسلمان کو کافر نہیں کہا۔ نہ ہی انہوں نے مسلمانوں کی تکفیر کے لئے کوئی مشین گن کھول رکھی تھی بلکہ انہوں نے کفریہ عقائد رکھنے والوں اور کفریہ عبارتیں لکھنے والوں کے لئے کفر کا فتویٰ ہر طرح اتمام حجت کے بعد اجماع امت کے مطابق جاری کیا۔ اور جن کفریہ عبارتوں پر فتویٰ جاری کیا ان عبارتوں کو علمائے دیوبند نے بھی کفریہ تسلیم کیا۔ اس کے برعکس دیوبندی وہابی تبلیغی گروہ کا حال بھی ملاحظہ ہو۔ دیوبندی ، وہابی ازم کا بنیادی نصب العین ہی سچے مسلمانوں کو مشرک ثابت کرنا ہے۔ ☆

قارئین کرام! یہ دیوبندی وہابی تبلیغی مبلغ "یا رسول اللہ" کہنے والوں کو مشرک کہتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کے پیارے اور آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف منانے والوں کو مشرک کہتے ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث نبوی کے مطابق جو لوگ اللہ کے نبیوں، اللہ کے پیاروں کے لئے ، اللہ کا عطا کیا ہوا علم غیب مانتے ہیں یہ لوگ ان کو مشرک کہتے ہیں۔ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر گز ہر گز جسمانی طور پر نہیں بلکہ روحانی طور پر حاضر و ناظر مانتے ہیں یہ لوگ ان کو بھی مشرک کہتے ہیں۔ جو لوگ اللہ کے نبیوں ولیوں کی تعظیم کرتے ہیں یہ لوگ ان کو مشرک کہتے ہیں۔ جو لوگ ایصال ثواب کے لئے اللہ کے پیاروں کا عرس کرتے ہیں یہ لوگ ان کو مشرک کہتے ہیں۔ جو لوگ اللہ کے پیاروں کے مزارات پر جاتے ہیں اور اولیاء اللہ کے مزارات یا ان کے مزارات کے غلاف کو چوم لیتے ہیں یہ لوگ ان کو مشرک کہتے ہیں اور ان لوگوں سے نکاح کو حرام کہتے ہیں۔ جو لوگ اللہ کے نبیوں ولیوں کو اللہ کی عطا سے اپنا مددگار مانتے ہیں یہ لوگ ان کو مشرک کہتے ہیں۔ جو لوگ حضرت محبوب سبحانی سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کے لئے گیارہویں شریف کرتے ہیں، یہ لوگ ان کو مشرک کہتے ہیں۔ جو لوگ مستقل اور حقیقی متصرف صرف اللہ جل شانہ کو مانتے ہیں اور اللہ کی عطا سے اللہ کے پیاروں کے تصرفات کے قائل ہیں، یہ لوگ ان کو مشرک کہتے ہیں۔ جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عام بشر نہیں مانتے بلکہ افضل البشر مانتے ہیں

Marfat.com

اور اللہ کا نور مانتے ہیں یہ لوگ ان کو مشرک کہتے ہیں

قارئین کرام ! دیوبندی وہابی ازم میں کن کن باتوں پر سچے مسلمانوں کو مشرک کہا جاتا ہے اگر ان باتوں کی فہرست لکھوں تو ہر مسلمان ان کے مطابق مشرک قرار پائے۔ تاہم اس مختصر فہرست سے آپ یہ حقیقت بخوبی جان لیں گے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہ اللہ علیہ نے صرف اس مسئلے پر چند علمائے دیوبند کی تکفیر کی جس مسئلے پر پوری امت مسلمہ کا اجماع ہے۔ لیکن یہ دیوبندی وہابی تبلیغی جن باتوں پر سچے مسلمانوں کو مشرک کہہ رہے ہیں ان پر پوری امت کا اجماع تو کجا خود دیوبندیوں وہابیوں تبلیغیوں کا بھی اجماع نہیں، بلکہ ان باتوں پر سچے مسلمانوں کو مشرک کہنے والے ان دیوبندی وہابی تبلیغی علماء کی کتابوں سے یہ سب باتیں اہل سنت و جماعت کے صحیح عقائد کے مطابق ثابت ہیں۔ کیونکہ قرآن و سنت کے مطابق صحیح باتوں کو یہ دیوبندی وہابی تبلیغی غلط کہہ تو دیتے ہیں مگر ان صحیح باتوں کو غلط ثابت نہیں کر سکتے۔ اور صحیح کو غلط کہنے کا عذاب اپنے لئے جمع کرتے ہیں

☆ قارئین کرام کی اطلاع کے لئے یہ وضاحت ضروری ہے کہ ہر مشرک بلا شبہ کافر ہے۔ ہر کافر، مشرک نہیں ہوتا مگر ہر مشرک ضرور کافر ہے۔ انشاء اللہ یہ خادم اہل سنت بہت جلد دین اسلام کے بنیادی عقائد کے بارے میں اپنی کتاب "میرا دین" قارئین کی خدمت میں پیش کرے گا۔ جس میں کفر و شرک کے بارے میں قرآن و سنت کے مطابق تمام تفصیل ہو گی۔ تاہم شرک کے موضوع پر کچھ تفصیل آئندہ صفحات میں بھی آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

قارئین کرام! آپ پر یہ حقیقت بخوبی واضح ہو گئی کہ سچے مسلمانوں کی تکفیر کی مشین گن ہر گز اہل سنت و جماعت نے نہیں بلکہ دیوبندی وہابی ازم کے مبلغین نے کھول رکھی ہے۔ اور دن رات یہ لوگ دنیا بھر کے سچے مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ اس لئے بجا طور پر ہم یہ کہتے ہیں کہ دیوبندی وہابی تبلیغی ازم کا مقصد در اصل سچے مسلمانوں کو کافر بنانا ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے تو دیوبندی وہابی علماء کی کفریہ عبارات پر

Marfat.com

شرعی فتویٰ جاری کر کے ان علمائے دیوبند کا کافر ہونا "بتایا" مگر یہ دیوبندی وہابی تبلیغی اپنے بڑوں کی کفریہ عبارات کی تائید کر کے خود کافر بنتے ہیں اور دوسروں کو ہم نوا بنا کر کافر "بناتے" ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دیوبندیوں وہابیوں تبلیغیوں سے اور ان کے شر سے محفوظ رکھے۔

جہانس برگ سے بریلی کے مصنف نے تین حصوں میں کچھ اعتراضات بار بار دہرائے ہیں۔ ان کا خیال ہو گا کہ جنوبی افریقا یا ہندوستان پاکستان سے باہر (بیرونی دنیا) کے لوگوں کو چونکہ حقیقت احوال معلوم نہیں اور عام لوگوں کو تحقیقات سے (بالخصوص ایسے مذہبی معاملات میں) کوئی شغف نہیں ہوتا لہٰذا عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکی جائے تاکہ عوام کو اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے خلاف غلط رائے قائم کرنے میں دیر نہ لگے۔ حالانکہ حقیقت کو چھپانا اور چاند پر تھوکنا خود ایسا کرنے والے کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ مگر جن کی بنیاد اور جن کا وتیرہ ہی جھوٹ بولنا ہو انہیں خوف خدا سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ جنہیں اپنے دامن کا تار تار ہونا نظر نہ آئے وہ دوسروں کے اجلے دامن ہی کو داغ داغ کہتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی دینی استقامت، عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم، فقہی مرتبت اور علمی عظمت و کمال کے لئے ذرا علمائے دیوبند ہی کی رائے ملاحظہ کیجئے۔

اشرفعلی تھانوی فرماتے ہیں "میرے دل میں احمد رضا کے لئے بے حد احترام ہے وہ ہمیں کافر کہتا ہے لیکن عشق رسول کی بناء پر کہتا ہے کسی اور غرض سے تو نہیں کہتا۔"
خورشید علی خان ایس ڈی او نہر کہتے ہیں کہ مولانا احمد رضا بریلوی کے انتقال پر بریلی سے حضرت تھانوی کے ایک مرید کا تار آیا جو میں نے پڑھ کر سنایا۔ حضرت تھانوی نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی، حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ مولانا بریلوی نے آپ کو کافر کہا اور آپ ان کی موت پر انا للہ پڑھ رہے ہیں۔ حضرت تھانوی نے فرمایا "مولوی احمد رضا خاں بڑے عالم اور عشق رسول میں ڈوبے ہوئے تھے ۔ انہوں نے میری عبارت کا جو

Marfat.com

مطلب سمجھا اور اس کی بنا پر جو لکھا وہ صحیح تھا۔ اگر میں ان کی جگہ ہوتا اور وہ میری جگہ ہوتے اور ان کے قلم سے یہ الفاظ سرزد ہوتے تو اس مطلب کی بناء پر جو وہ سمجھے تھے میں بھی ان کی تکفیر ہی کرتا۔ "

ابوالاعلیٰ مودودی صاحب فرماتے ہیں " مولانا احمد رضا خان صاحب کے علم و فضل کا میرے دل میں بڑا احترام ہے۔ فی الواقع وہ علوم دینی پر بڑی نظر رکھتے تھے اور ان کی فضیلت کا اعتراف ان لوگوں کو بھی ہے جو ان سے اختلاف رکھتے ہیں۔ "

ملک غلام علی صاحب فرماتے ہیں " حقیقت یہ ہے کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب کے بارے میں اب تک ہم لوگ سخت غلط فہمی میں مبتلا رہے ہیں۔ ان کی بعض تصانیف اور فتاوی کے مطالعہ کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ جو علمی گہرائی میں نے ان کے یہاں پائی وہ بہت کم علماء میں پائی جاتی ہے۔ اور عشق خدا اور رسول تو ان کی سطر سطر سے پھوٹا پڑتا ہے۔ "

وہابی عالم جناب فخرالدین صدر مدرس مراد آبادی فرماتے ہیں۔

" مولانا احمد رضا خان سے ہماری مخالفت اپنی جگہ تھی مگر ہمیں ان کی خدمت پر بڑا ناز ہے۔ غیر مسلموں سے ہم آج تک بڑے فخر کے ساتھ یہ کہہ سکتے تھے کہ دنیا بھر کے علوم اگر کسی ایک ذات میں جمع ہو سکتے ہیں تو وہ مسلمان ہی کی ذات ہو سکتی ہے۔ دیکھ لو مسلمانوں ہی میں مولوی احمد رضا خان کی ایسی شخصیت آج بھی موجود ہے جو دنیا بھر کے علوم میں یکساں مہارت رکھتی ہے۔ ہائے افسوس کہ آج ان کے دم کے ساتھ ہمارا یہ فخر بھی رخصت ہو گیا۔ "

مزید شخصیات کے تاثرات جاننے کے لئے ملاحظہ فرمائیے

خیابان رضا۔ امام احمد رضا ارباب دانش کی نظر میں۔ فقیہ اسلام۔ المیزان بمبئی (امام احمد رضا نمبر) وغیرہ

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ ایک ہزار سے زائد کتابوں کے مصنف ۵۵ سے زائد مختلف علوم وفنون پر کامل دست گاہ رکھنے والے نابغہ عصر شخصیت ہونے کے ساتھ باکمال شاعر بھی تھے۔ انہوں نے جملہ علوم و

Marfat.com

فنون سے دین کی خدمت کی۔ ان کی شاعری اپنوں بیگانوں میں بہت مقبول ہے۔ ان کے شعری مجموعے کا نام حدائق بخشش ہے جس کے دو مستند حصے ہیں۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ان کے ایک عقیدت مند مولانا محمد محبوب علی خاں صاحب نے احباب کے تعاون سے اعلی حضرت کا غیر مطبوعہ کلام جمع کیا مختلف شہروں اور بعید وقریب مقامات میں جس کسی کے پاس کوئی غیر مطبوعہ تحریر تھی وہ حاصل کرنے کی سعی کی گئی تاہم اس غیر مطبوعہ کلام کے بارے میں پورے یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ فی الواقعہ یہ تمام اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی ہی کا کلام ہے یا نہیں۔ اعلیٰ حضرت کا مستند کلام وہی ہے جو ان کی موجودی میں دو حصوں میں شائع ہوا۔ تیسرے حصے میں شامل کلام کی تمام ذمہ داری مولانا محبوب علی خاں صاحب کی تھی مگر افسوس کہ وہ خود پروف ریڈنگ نہ کر سکے مزید بر آں تقسیم سے قبل ہندوستان میں چھاپے خانے (پرنٹنگ پریس) مسلمانوں کی ملکیت میں نہ ہونے کے برابر تھے جیسا کہ اب بھی غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں کا احوال ہے۔ غیر مسلم چھاپے خانے والے نے بھی کچھ خیال نہیں کیا اور غلط ترتیب سے کچھ اشعار شائع ہو گئے، احباب کا کہنا تھا کہ یہ یقیناً شر پسندوں کی شرارت ہے۔ چنانچہ مولانا محبوب علی خان نے بغیر کسی تاخیر کے احوال واقعی کی تشہیر کی اور توبہ نامہ شائع کر کے پورے ملک میں مشتہر کیا۔ پوسٹرز، پمفلٹس ، اخبارات اور فتاویٰ کی صورت میں مولانا محبوب علی خان کی طرف سے تفصیل اور توبہ نامہ شائع ہوتے ہی یہ اعتراض ختم ہو گیا۔

ماہ نامہ سنی لکھنؤ بابت ماہ ذوالحجہ ۱۳۷۴ ہجری میں مولانا محبوب علی خاں کا شائع شدہ تفصیلی بیان و توبہ نامہ دیکھا جا سکتا ہے۔ دہلی کی مشہور فتح پوری مسجد کے شاہی امام اور ہندوستان کی مایہ ناز علمی شخصیت مفتی اعظم شاہ محمد مظہراللہ علیہ الرحمہ کا مفصل فتویٰ ۱۹۵۵ء میں "دارالافتاء دہلی کا قرآنی فیصلہ" کے نام سے ایک کتابچہ کی صورت میں شائع ہو کر پورے ملک میں تقسیم ہوا۔ اس میں اس موضوع پر تمام تفصیل موجود ہے۔

مولانا محبوب علی خان نے تیسرا حصہ کلام اعلی حضرت کا مرتب کیا تھا۔ وہ خود

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ "کاتب اور نابہہ اسٹیم پریس ☆ کے مالک دونوں بد مذہب تھے۔ انہوں نے کاتب اور پریس والے کو بتا دیا تھا کہ یہ قصیدہ پورا دستیاب نہیں ہوا۔ اور یہ اشعار مسلسل نہیں ہیں یعنی یہ ترتیب وار نہیں ہیں۔ (اشعار کا مضمون الگ الگ ہے) لہٰذا یہ اشعار اکٹھے شائع نہیں کئے جائیں گے۔ اور لفظ "علیحدہ" جلی قلم سے ان اشعار سے پہلے لکھا جائے گا اور یہ اشعار قصیدہ میں جس ترتیب کے ساتھ لگائے جائیں گے وہ بھی بتادی مگر کاتب اور پریس والے نے قصداً یا سہواً اس تاکید کا خیال نہیں رکھا۔ کتاب کی طباعت کے بعد بار بار فقیر (مولانا محبوب علی خان) اپنی توبہ شائع کر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم فقیر کی توبہ قبول فرمائیں۔ اور سنی مسلمان بھائی بھی اللہ و رسول کے لئے مجھے معاف فرمائیں۔"

قارئین کرام! توجہ فرمایئے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی وفات کے بعد ان کے و غیر مطبوعہ غیر مصدقہ کلام کی کتابت میں ایک غلطی واقع ہوئی۔ غلطی کرنے والے کی طرف سے پوسٹرز، پمفلٹس ، اخبارات اور فتووں کی صورت میں توبہ نامے شائع کیے جاتے ہیں۔ کیونکہ غلطی کا اسے شدید احساس ہے۔ وہ اپنی انا کا مسئلہ کھڑا نہیں کرتا۔ وضاحتوں کے ذریعے غلط بات کو درست ثابت نہیں کرتا۔ بلکہ غلطی کا اعتراف کرکے توبہ نامہ شائع کرتا ہے۔ اس کے توبہ نامے کے بعد اپنوں بیگانوں کا اعتراض ختم ہو جاتا ہے۔ مگر دوسری طرف کا حال بھی دیکھئے جنوبی افریقا میں مقیم دیوبندی تبلیغی کیسے عقل کے اندھے ہیں۔ "جھانس برگ کے بریلی" ص ۷ پارٹ ۲ پر حدائق بخشش حصہ سوم کے ص ۳۷ کا عکس موجود ہے۔ جسے شاید انہوں نے فخریہ طور پر شائع کیا ہے مگر بصیرت کے یہ اندھے بصارت سے بھی محروم معلوم ہوتے ہیں۔ اس عکس میں لفظ "علیحدہ" جلی قلم سے موجود ہے اور جن دو شعروں پر جھانس برگ سے بریلی کے مصنف کو اعتراض ہے۔ ان کے بعد بھی ان دو شعروں کو باقی اشعار سے الگ کرنے کے لئے "خط" کھنچا ہوا ہے۔

(☆) ("نابھہ اسٹیم پریس" کے الفاظ جھانس برگ سے بریلی ص۶ پارٹ ۲ میں شائع ہونے والے حدائق بخشش حصہ سوم کے سرورق کے عکس میں موجود ہیں)

Marfat.com

اسے قدرت کا کرشمہ کہئے کہ جہانس برگ سے بریلی پارٹ ۲ ص ۷ پر حدائق بخشش حصہ سوم کے ص ۳۷ کا عکس چھاپ کر جنوبی افریقا کے دیوبندی تبلیغیوں نے خود اپنے ہاتھوں اپنی جگ ہنسائی کا اہتمام کر لیا اور ان ہی کے ذریعے مولانا محبوب علی خاں کے بیان کی تصدیق بھی ہو گئی۔

۳۴/۳۳ سال کے بعد جنوبی افریقا میں ان اشعار کے حوالے سے اعلیٰ حضرت پر یہ دیوبندی تبلیغی شاید یہ سوچ کر پھر اعتراض کر رہے ہیں کہ ہندوستان میں ۱۹۵۵ء میں اس معاملے میں جو کچھ ہوا اس کی تفصیل جنوبی افریقا والوں کو کہاں معلوم ہو گی۔ اور کون تحقیق کرتا پھرے گا لہٰذا یہ لوگ اعلیٰ حضرت کے خلاف رائے عامہ قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ دین کے یہ خود ساختہ ٹھیکے دار خود کو علمائے حق کہنے والے شاید یہ سمجھ رہے ہیں کہ ان کی سازشیں اور مذموم کاروائیاں ان کے حق میں مفید ثابت ہوں گی لیکن یہ نہیں جانتے کہ کہ ازل ہی سے ہر کسی کو جو ودیعت ہونا تھا ہو چکا۔

ان دیوبندی تبلیغیوں کے علماء کی غلط کاریوں کے باوجود دیوبندیوں کے نصیب میں ان کے علماء کی مدح و ستائش اور ان کا دفاع ہے۔ ہم سنیوں پر اللہ سبحانہ کا بے پناہ فضل و احسان ہے کہ اللہ نے ہمیں اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، ان کی آل و اولاد ان کے اصحاب اور اولیاء اللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مدح و ثنا اور ان کی ناموس کا تحفظ نصیب کیا ہے۔ اللہ سبحانہ ہمارا یہ اعزاز وامتیاز دارین میں سلامت رکھے اور ہمارا حشر اللہ سبحانہ اپنے پیارے رسول کے غلاموں میں فرمائے۔

یہ خود ساختہ علمائے حق اگر عدل و انصاف کے اصول و قواعد کو مانتے ہیں تو یہ بتائیں کہ حقائق جاننے کے بعد کیا اعتراض کی گنجائش باقی رہتی ہے؟ اگر نہیں تو ان دیوبندی تبلیغی گروپ کے علماء کو امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں بریلوی پر اعتراض کی بجائے خود اپنی شدید غلطی کا اعتراف کرنا چاہئے اور کسی مسلمان پر تہمت و بہتان لگانے کا عذاب مول نہیں لینا چاہئے۔

جہانس برگ سے بریلی کے پارٹ ا ص ۱۱ پر جہانس برگ سے بریلی کے مصنف نے اللہ کے پیارے اور آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف منانے کے بارے

Marfat.com

میں دیوبندی عالم رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھوی کے فتوی کو نقل کیا ہے کہ "میلاد شریف نا ایسا ہے جیسا کہ ہندو اپنے کنہیا کا جنم دن تے ہیں" اوراس کی Clarification میں جہانس برگ سے بریلی کے مصنف نے بغیر کسی کتاب کے حوالہ کے ہم اہل سنت و جماعت پر جو بہتان عظیم لگایا ہے اس کی سزا انشاء اللہ اسے دنیا و آخرت میں ضرور ملے گی اور ہم سب اہل سنت و جماعت اللہ سبحانہ سے التجا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں عبرت ناک سزا دے۔

جہانس برگ سے بریلی کے مصنف کے اصل الفاظ ملاحظہ ہوں۔ وہ لکھتے ہیں۔

(انگلش)

قارئین کرام! یہ خادم اہل سنت عرض گزار ہے کہ جہانس برگ سے بریلی کے مصنف نے یہ جو کچھ لکھا ہے یہ اس کی اپنی گڑھی ہوئی کہانی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت شدید گستاخی ہے ۔ دنیا کا کوئی صحیح العقیدہ سنی مسلمان ایسا کرنا تو کجا ایسا سوچ بھی نہیں سکتا ہے۔ یہ گندی سوچ صرف دیوبندی وہابی تبلیغی علماء کا کام ہے۔ ہم اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ جو ایسا کرے اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں. میرا جہانس برگ سے بریلی کے مصنف اور دیوبندی وہابی ازم کے ہر مبلغ کو یہ چیلنج ہے۔ کہ وہ اہل سنت و جماعت کی طرف سے منعقد ہونے والی کسی بھی محفل میلاد شریف میں ایسا ہونا (جیسا کہ اس خبیث نے لکھا ہے) ثابت نہیں کر سکتا وہ یہ تسلیم کرے کہ اس نے یہ بہتان لگا کر نہ صرف سچے مسلمانوں کا دل دکھایا ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی والدہ طیبہ طاہرہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی شدید گستاخی کی ہے۔ اور اللہ کے عذاب کو دعوت دی ہے۔ انشاء اللہ یہ خبیث اس شدید بہتان کی سزا ضرور پائے گا۔

محترم قارئین! جہانس برگ سے بریلی کتابچے کے تینوں حصوں میں دیوبندیوں وہابیوں نے دیوبندی ازم کے بنیادی نصب العین اور اپنی پسندیدہ بری عادت کے مطابق اپنی طرف سے کئی بے بنیاد باتیں گڑھ کر ہم اہل سنت و جماعت پر بہتان لگائے ہیں۔ اور عوام کو ہم اہل سنت و جماعت سے بدگمان کرنے کے مذموم کوشش کی ہے۔ علاوہ

Marfat.com

ازیں جہانس برگ سے بریلی کے مصنف نے اپنے کتابچوں میں کچھ شعر بھی مختلف شعرا کے لکھے ہیں اور ان کا غلط مفہوم پیش کر کے اپنی عادت بد (بہتان طرازی) کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس خادم اہل سنت نے تو یہی چاہا تھا کہ جہانس برگ سے بریلی کتابچوں کی ایک ایک سطر بلکہ ایک ایک لفظ کی پوسٹ مارٹم رپورٹ اپنے قارئین کے سامنے پیش کروں۔ مگر مسودہ کی ضخامت اس قدر ہو گئی کہ احباب نے مشورہ دیا کہ کچھ حصہ ابھی رک لیا جائے اور جہانس برگ سے بریلی کے جواب میں حصہ دوم کی صورت میں شائع کیا جائے، یہ مشورہ مناسب تھا تاہم زیر نظر تحریر میں دیوبندی ازم کے ہم اہل سنت و جماعت پر تمام الزامات اور بہتانات کا بفضلہ تعالیٰ مجموعی اور شافی جواب دیا گیا ہے۔

یہ خادم اہل سنت عرض گزار ہے کہ دیوبندی وہابی تبلیغی اپنی ایسی حرکتوں سے ہمارا نقصان تو کیا کریں گے مگر اتنا ضرور ہے کہ عوام کو یہ خود اپنا بدنما چہرہ دکھا دیتے ہیں اور عوام نے جان لیا ہوگا کہ یہ دیوبندی ازم اور علمائے دیوبند کس قدر جھوٹے اور برے ہیں۔ اللہ ہمیں ان سے اور ان کے شر سے اپنی پناہ میں رکھے۔

قارئین محترم! "جہانس برگ سے بریلی" کے مصنف اور دیوبندی وہابی تبلیغی گروپ کے علماء و عوام سب کے سب نے شاید دین کو اپنی اجارہ داری سمجھ لیا ہے۔ یہ لوگ بات بات پر سچے مسمانوں کو مشرک و بدعتی کہتے ہیں گویا ان کے نزدیک صرف یہ ہی مسلمان ہیں اور دنیا بھر کے تمام سچے مسلمانوں کا ایمان و اسلام سے کوئی تعلق نہیں حالاں کہ یہ ان کی خام خیالی ہے جسے حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہ (دیوبندی تبلیغی وہابی) بلاشبہ عدل نہیں کرتے بلکہ ظلم کرتے ہیں۔ ظلم کی تعریف یہ ہے کہ صحیح کو غلط اور غلط کو صحیح کہنا، جرم کسی کا اور مجرم کسی اور کو ٹھہرانا۔ یہ دیوبندی تبلیغی وہابی لوگ، جائز، سنت اور مستحب اعمال کو شرک و بدعت کہتے ہیں۔ قارئین کرام! خود ہی کہئے کہ جائز و نیک کام کو غلط اور برا کہنا ظلم نہیں تو اور کیا ہے۔ اور کلام ربانی (قرآن میں) صاف طور پر اعلان ہے کہ "بے شک اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو ہدایت عطا نہیں کرتا۔"

جہانس برگ سے بریلی پارٹ ۱ کے ص ۱۵ پر کتابچے کے مصنف نے سچے سنی

Marfat.com

مسلمانوں پر یہ بہتان عظیم لگایا ہے کہ "سنی مسلمان اولیاء اللہ کے عرس میں قبروں کا طواف کرتے ہیں، قبروں کو سجدہ کرتے ہیں اور Shirk practices کرتے ہیں۔ جب تک سنی مسلمان اپنے اس فعل سے توبہ نہیں کرتے ان سے نکاح Allowed نہیں ہے۔" میں عرض کر چکا ہوں کہ یہ ہم پر بہتان عظیم ہے۔ قبر یا اس کے غلاف کو چوم لینا محبت ہے اور یہ دیوبندیوں کے حکیم الامت تھانوی صاحب کی تحریروں سے بھی ثابت ہے۔ اسے شرک پریکٹس کہنا ظلم ہے۔ کوئی سنی مسلمان ہرگز ہرگز اللہ کے سوا کسی کو سجدہ اور کعبۃ اللہ کے سوا کسی مزار وغیرہ کے طواف کا فعل نہیں کرتا۔ اور نہ ہی اس کو جائز سمجھتا ہے۔ جو لوگ سنی مسلمانوں کے بارے میں یہ بہتان لگاتے ہیں وہ بلاشبہ ظالم ہیں۔ سچے سنی مسلمانوں کو مشرک قرار دینے والے ان دیوبندی تبلیغی وہابی علماء کی تحریروں میں ان کے اپنے بڑے بڑے علماء کے لئے ان کے نظریات خود ان کے اپنے فتووں کے مطابق مشرکانہ ہیں۔ مگر انہیں خود اپنے شرک کا احساس تک نہیں۔

ہو سکتا ہے ان دیوبندیوں وہابیوں تبلیغیو ں کو شرک و بدعت کی صحیح تعریف بھی معلوم نہ ہو۔

ضروری سمجھتا ہوں کہ اپنے قارئین کے سامنے قرآن و سنت کے مطابق شرک و بدعت کے بارے میں اپنے عقائد و نظریات مختصراً پیش کر دوں تاکہ قارئین جان لیں کہ ہم اہل سنت و جماعت سنیوں (بریلویوں) کو مشرک کہنے والے یہ دیوبندی وہابی کتنے ظالم ہیں۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ وحدہ لاشریک سبحانہ و تعالیٰ کی ذات و صفات. اس کے اسماء و افعال میں کوئی بھی اس کا شریک اور ساجھی نہیں ہے۔ ہم سنی مسلمان. عبادت کے لائق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کو جانتے اور مانتے ہیں۔ اللہ سبحانہ کے ملک وتصرف میں کسی کو اس کا شریک یا اس کے برابر یا اس کے مثل نہیں مانتے۔ ہم اللہ سبحانہ کے سوا کسی کو (خواہ وہ کوئی بھی ہو) مستقل بالذات اور مستقل اور حقیقی متصرف نہیں مانتے. ہمارا مسلمہ اور اعلانیہ عقیدہ ہے کہ کائنات کی ہر شے. ہر آن اور ہر امر میں

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی یقینی طور پر محتاج ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی کسی مخلوق کا کسی آن، کسی شے اور کسی امر میں ہر گز محتاج نہیں نہ ہی ایسا ہونا ممکن ہے آسان لفظوں میں یوں کہوں کہ ہم اہل سنت و جماعت سنی، اللہ سبحانہ کے نبیوں، رسولوں اور ولیوں کو اللہ کی ذات و صفات میں ہر گز شریک نہیں مانتے اور انبیاو اولیا کو اللہ کی طرح یا اللہ کے مثل ہر گز نہیں مانتے اور اللہ کے سوا کسی کو عبادت کے لائق ہر گز ہر گز نہیں مانتے۔

شرک کا شرعی معنی

لسان العرب عربی جلد دہم ص ۴۴۹ میں ہے "جب یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں نے اللہ تعالیٰ سے شرک کیا تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس نے (اللہ کے سوا) اور کو بھی اللہ تعالیٰ کے ملک و تصرف میں شریک کیا اور شرک کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت میں کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرایا جائے جب کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شریکوں سے پاک ہے۔" ☆

قارئین محترم! شرک کے "شرعی معنی" آپ نے ملاحظہ فرمائے اور شرک کے معنی سے قبل اللہ سبحانہ کے لئے ہمارا عقیدہ بھی آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ آپ خود ہی کہئے کیا آپ کا

(☆) جھانس برگ سے بریلی کے مصنف اپنے شیخ الحدیث محمد زکریا کاندھلوی کی کتاب "فضائل درود شریف" سے یہ دو جملے ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیں اور ان کا جواب عطا فرمائیں۔ ان جملوں میں دیوبندیوں وہابیوں تبلیغیوں کے امام نے مومنوں کو اللہ کا شریک فرمایا ہے۔

(۱) "اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہو گی کہ اس عمل میں اللہ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ مومنین کی شرکت ہے" ص ٦

(۲) "اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعزاز و اکرام میں (مخلوق کے ساتھ) اللہ جل شانہ خود بھی شریک ہیں" ص ۷

Marfat.com

وجدان گواہی نہیں دیتا کہ ہم سنیوں کے عقیدوں میں شرک کا شائبہ بھی نہیں ہو سکتا۔

افسوس کہ لفظ "شرک" کے شرعی اور حقیقی مفہوم و معنی کو جانے بغیر صرف لفظ "شرک" کی تعریف ان ظالموں نے یہ کر لی کہ "دو ذاتوں کو ایک صفت میں شریک سمجھنا" شرک اور کفر ہے۔ اگر یہ تعریف بلفظہ درست قرار دی جائے تو مفتیان دیوبند خود بھی شرک اور کفر میں غرق نظر آئیں گے چنانچہ دیوبندیوں وہابیوں کی کی ہوئی اس تعریف کے مطابق توجہ فرمایئے۔

"اللہ کا وجود ہے اور انسان کا بھی وجود ہے ۔ یعنی (ہونے میں) دونوں کو شریک کہنا پڑے گا اللہ سبحانہ سنتا ہے، انسان بھی سنتا ہے، اللہ سبحانہ دیکھتا ہے انسان بھی دیکھتا ہے۔ اللہ سبحانہ علم والا ہے اور انسان بھی عالم ہوتے ہیں۔ اللہ مختار ہے اور انسان بھی اپنے ارادہ و اختیار سے کام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے، اور انسان خود کو، کپڑوں کو غذاؤں، برتنوں اور جگہ کو پاک کہتا ہے۔ ایسی کتنی ہی مثالیں ہیں۔ اگر شرک کا معنی "دیوبندی تبلیغی وہابی گروپ" کے نزدیک، دو ذاتوں کا محض ایک صفت یا معاملے میں شریک ہونا ہی ہے، تو پھر ان مفتیان شرک کو چاہئے کہ اپنا وجود تیغ عدم سے نیست و نابود کر دیں۔ اپنے کانوں میں ابلتا ہوا تارکول ڈال کر شرک سماعت سے آزاد ہو جائیں۔ اپنی آنکھوں میں تپتی ہوئی سلاخیں پھیر کر اللہ کی صفت بصیر کے اشتراک سے باہر نکلیں۔ دماغ پر ہتھوڑا مار کر مادۂ شعور کو زائل کر کے جاہل بن جائیں۔ خود کو درندوں کے سامنے ڈال کر اللہ سبحانہ کے کامل اختیار کا اعلان کریں۔ خود کو غلاظت و خباثت اور ہر گندگی سے آراستہ و پیراستہ کر کے ہر پاکی سے دور ہوں۔ مگر افسوس ہے کہ اپنی زبان اور اپنے قلم سے مشین گن کی گولیوں کی طرح بات بات پر سچے مسلمانوں پر شرک و کفر کے فتوے داغنے والے یہ دیوبندی وہابی تبلیغی ہر گز ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ جب یہ خود اپنے فتوے کی زد میں آتے ہیں تو پھر یہ لوگ "چونکہ" "چنانچہ" "اگر" "بالفرض" اور "یعنی" وغیرہ کے الفاظ سے ہیر پھر شروع کر دیتے ہیں۔

Marfat.com

محترم قارئین! ہم اہل سنت و جماعت کا قرآن و سنت کے مطابق یہ پکا اور پختہ عقیدہ ہے کہ وجود حقیقی در اصل اللہ سبحانہ کی شان ہے۔ سننا، دیکھنا، علم و اختیار، ذاتی اور حقیقی طور پر اللہ سبحانہ کی صفات ہیں۔ اللہ سبحانہ ہی ہر شے کا حقیقی خالق و مالک ہے مگر اس نے اپنی کچھ صفات اپنی بعض مخلوق کو بھی عطا فرمائی ہیں۔ اگر اللہ سبحانہ اپنی کچھ خاص مخلوق انبیاء و اولیاء کو عام مخلوق کی نسبت اپنی کچھ صفات بدرجہ کمال عطا فرما دے تو اس کا انکار کیوں کر کیا جا سکتا ہے۔ اللہ سبحانہ نے اپنی کچھ صفات کا اپنی مخلوق کو مظہر بنایا ہے اور اپنی بارگاہ کے مقبول بندوں اور اپنے پیاروں کو عام مخلوق کی نسبت ان صفات کے کمال سے جس قدر زیادہ نوازا ہے اس کا کسی قدر صحیح اندازہ بھی وہی کر سکتا ہے جس پر اللہ کی خاص نوازش ہوئی ہو ورنہ عام مخلوق تو اپنی بساط کے مطابق ہی خیال کرے گی کہ جس قدر میرے پاس ہے اسی قدر خاصان خدا کے پاس ہو گا، حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ مقبولان الٰہی پر قدرت کی بے پناہ خصوصی نوازشات قرآن و سنت سے ثابت ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ سبحانہ کی ذات و صفات کے مظہر کامل فخر موجودات اور خلاصہ کائنات اور اللہ کے محبوب اعلیٰ ہیں ان کی شان کی عظمت و رفعت کا کیا ٹھکانہ!

اللہ کی قدرت کہ خود اکابر علمائے دیوبند کی متعدد تحریریں بھی اس حقیقت کی گواہی دیتی ہیں۔ شیخ الحدیث محمد زکریا صاحب کی تصنیف تبلیغی نصاب میں بھی (جس کا نام بدل کر فضائل اعمال رکھ دیا گیا ہے اور جسے جنوبی افریقا کے دیوبندی تبلیغی بظاہر قرآن سے زیادہ اہمیت دیتے نظر آتے ہیں، اور کمالات اشرفیہ ص۵۶ میں بھی یہ فرمان الٰہی (حدیث قدسی) موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "میرا بندہ نوافل کی کثرت سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں پھر اس کی سمع میں بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی بصر میں ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اس کے پاؤں میں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اس کی زبان میں ہو جاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں ضرور اسے عطا کرتا ہوں۔" (بخاری شریف)

Marfat.com

اس حدیث قدسی کی شرح میں امام رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ پھر وہ بندۂ جو محبوب الٰہی بن جاتا ہے پھر اس کی شان کا یہ احوال ہوتا ہے کہ وہ دور و نزدیک دیکھتا سنتا اور تصرف کرتا ہے کیوں کہ فرمان الٰہی کے مطابق اس بندے کی صفات میں اللہ کی خاص قوت کارفرما ہو جاتی ہے یعنی وہ بندہ، اللہ تعالٰی کی ان صفات کا خصوصی مظہر ہو جاتا ہے۔
چنانچہ اس فرمان الٰہی پر یقین و ایمان رکھتے ہوئے ہم اہل سنت و جماعت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ کے انبیاء و اولیاء بلا شبہ اللہ سبحانہ کی عطا سے روحانی قوتوں اور خصوصی طاقتوں والے ہوتے ہیں اور اللہ کی دی ہوئی قوتوں اور اختیارات سے مخلوق کی مدد کرتے ہیں۔

دیوبندیوں کے امام رشید احمد گنگوہی کی سوانح لکھنے والے دیوبندی عالم محمد عاشق الٰہی میرٹھی نے ایک پورا باب "تزکیہ و تصرفات" کے عنوان سے لکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں "آپ (گنگوہی) دنیا سے تشریف لے گئے مگر آپ کے تصرفات عالم میں اپنا کام برابر کر رہے ہیں۔" ص ۱۵۱ ج ۲

اور دارالعلوم دیوبند کے مشہور عالم محمود الحسن صاحب اپنے گنگوہی صاحب کی شان میں فرماتے ہیں۔ ؎

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یا رب
گیا وہ قبلہ حاجات جسمانی و روحانی

(مرثیہ)

اسی کتاب کے ص ۲۵۲ ج ۲ میں خود گنگوہی صاحب فرماتے ہیں "تصرفات و کرامات اولیاء اللہ بعد ممات خود باقی می ماند بلکہ در ولایت بعد موت ترقی می شود حدیثے کہ ابن عبدالبر نقل کردہ شاہد است"

اپنی دوسری کتاب امداد السلوک کے ص ۹ پر گنگوہی صاحب فرماتے ہیں، "ہم مرید یقین داند کہ روح شیخ مقید بیک مکان نیست پس ہر جا کہ مرید باشد قریب یا بعید اگرچہ از شیخ دور است اما از روحانیت او دور نیست چوں ایں امر محکم داند ہر وقت شیخ را بیاد دارد وربط قلب پیدا آید و ہر دم مستفید بود وچوں ہر دم در حل واقعہ محتاج شیخ بود شیخ را بہ

Marfat.com

قلب حاضر آوردہ بلستان حال سوال می کند"

اشرف العلوم بابت ماہ شعبان ۱۳۵۵ھ ص ۱۲ میں تھانوی صاحب فرماتے ہیں اہل قبور سے فائدہ ہوتا ہے کبھی مستفیض کے قصد سے اور کبھی بغیر اسکے قصد کے جیسے آفتاب سے بلا قصد بھی فائدہ ہوتا ہے"

اشرف العلوم بابت ماہ جمادین ۱۳۵۴ھ ص ۳۰ میں تھانوی صاحب کا ارشاد ہے "مولانا (رشید احمد) گنگوہی کو ایک ثقہ شخص نے خواب میں دیکھا، فرمایا کہ مجھے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے خلافت دے دی غالباً اس کا مطلب یہ ہے کہ تصرف کا اذن مل گیا وجہ استخلاف یہی تصرف ہے اور یہ عام نہیں، بعض بزرگوں کو بعد وفات کے مل جاتا ہے۔

ایک صاحب نے پوچھا کہ وہ کس قسم کا تصرف ہوتا ہے فرمایا مثلاً کسی کو کیفیت باطنیہ حاصل ہو گئی یا اس میں ترقی ہو گئی فرمایا مثلاً اس بزرگ کی قبر پر جانے سے ذوق و شوق میں ترقی ہو گئی تو یہ ترقی اس بزرگ کے تصرف و توجہ کا اثر ہوتی ہے جو مدرک ہوتا ہے۔

کسی نے اہل مجلس میں سے کہا کہ گھر بیٹھے بھی تو یہ فائدہ ہو سکتا ہے (تھانوی) نے فرمایا قبر سے مردہ کو خاص تعلق ہوتا ہے۔ وہاں اس کی توقع زیادہ ہے۔"

انہی تھانوی صاحب کی کتاب تعلیم الدین کے ص ۱۶۶ پر یہ تاکید درج ہے کہ "اولیاء کے مزارات سے مستفید ہوتا رہے"

کمالات اشرفیہ ۲۲۳ پر ہے، یہی تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ "خدا کی عادت ہے کہ بدون واسطہ کے وہ فیوض و برکات نازل نہیں فرماتے۔"

اپنی آخری تصنیف بوادر النوادر کے ص ۸۰ پر یہی تھانوی صاحب فرماتے ہیں "اور جاننا چاہئے کہ بعض اولیاء اللہ سے بعد انتقال کے بھی تصرفات اور خوارق سرزد ہوتے ہیں اور یہ امر معنیً حد تواتر تک پہنچ گیا ہے۔"

موجودہ تبلیغی دیوبندی وہابی علماء تو مخلوق کے تصرف ہی کے منکر ہیں مگر ان کے بڑوں کا کہنا ہے کہ اولیاء اللہ تصرفات پر صرف قادر ہی نہیں ہوتے بلکہ بعد وفات بھی

Marfat.com

ان کے تصرفات باقی رہتے ہیں اور ان میں ترقی ہوتی ہے۔ قارئین خود جان لیں گے کہ موجودہ تبلیغی دیوبندی وہابی لوگ اپنے جن بڑوں کو اپنا امام اور مقتدا کہتے ہیں، ان کے وہ بڑے ہی ان موجودہ دیوبندی تبلیغی لوگوں کو غلط ثابت کر رہے ہیں۔

قارئین کرام! آج کل کے یہ دیوبندی وہابی تبلیغی ہاتھ دھو کر انبیاء و اولیاء کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں، یہ تو اس حد تک ظالم ہیں کہ انبیاء و اولیاء سے محبت و عقیدت کے عقیدہ ہی کو شرک کہتے ہیں، انبیاء و اولیاء کی تعظیم کو یہ لوگ شرک کہتے ہیں۔ شاید یہ لوگ قرآن پر ایمان نہیں رکھتے یا قرآن پڑھتے نہیں۔ ان سے سوال ہے کہ اگر محض عزت کرنا، تعظیم و توقیر کرنا شرک یا پرستش ہے تو قرآن میں "وتعزروہ و توقروہ" کا حکم کیوں ہے؟

لاتقولوا راعنا الخ ۔۔۔ لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الخ ۔۔۔ لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا ۔۔۔ ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب ۔

تعظیم کو شرک کہنے والے ان آیات قرآنی کو کیوں بھول جاتے ہیں ؟

یہ سب آیات تعظیم کے احکام اور اہمیت بیان کر رہی ہیں ۔ قرآن تو صاف کہہ رہا ہے۔

وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ۔

اور اس کے ساتھ ہی فرمایا ولکن المنافقین لایعلمون ثابت ہوا جو انبیاء و اولیاء کی عزت و تعظیم کے منکر ہیں وہ قرآن کے فیصلے کے مطابق "منافق بے علم" ہیں۔ بلکہ وہ لوگ قرآن کے منکر قرار پاتے ہیں کیونکہ قرآن انبیاء اولیاء کے لئے عزت و تعظیم ثابت کر رہا ہے۔ شعائر اللہ کی تعظیم کو دلوں کا تقویٰ فرما رہا ہے اور یہ ظالم اس تعظیم کو شرک کہہ رہے ہیں۔ یہ قرآن کا انکار نہیں تو اور کیا ہے؟

قارئین کرام! اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم اللہ کے پیارے اور برگزیدہ بندے ہیں۔ ان کا ملت پر یہ احسان ہے کہ انہوں نے خلق خدا کی رہنمائی کی۔ دلوں کو عشق الٰہی، عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے شاد و آباد کیا۔ وہ جب تک ظاہری حیات میں رہے شریعت و سنت کے پابند رہے اور خلق خدا کو شریعت و سنت کی پابندی کی تلقین کرتے رہے۔ اصلاح عقائد و اعمال کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ اولیاء اللہ جب اس فانی دنیا

Marfat.com

سے رخصت ہو جاتے ہیں، لوگ ان کے مزارات پر جاتے ہیں۔ کہ کتاب و سنت کے مطابق اولیاء اللہ کے مزارات بھی بابرکت مقامات ہیں. دعا کی قبولیت کے مقام ہیں۔
لوگ محبت و عقیدت سے جاکر ہرگز تعظیمی سجدہ یا قبر کا طواف نہیں کرتے. صاحب قبر کو ہرگز ہرگز کسی طرح اللہ کا شریک نہیں مانتے۔ بلکہ یہ کرتے ہیں کہ اللہ کے اس پیارے برگزیدہ بندے کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر اللہ سے صاحب روضہ کے توسل سے دعا کرتے ہیں اور صاحب مزار سے یہ التجا کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ الٰہی میں ہماری سفارش کریں۔ محبت و تعظیم سے مزارات کو چوم لیتے ہیں یا مزارات اور انکے غلاف سے اپنے ہاتھوں کو مس کر کے چہرے پر پھیر لیتے ہیں۔ ایسا کرنا ہرگز ہرگز قبر پرستی یا شرک نہیں۔

قارئین کرام! قبر کے چومنے کے بارے میں شاید یہ خیال کسی کے ذہن میں آئے کہ کیوں قبر کو چوما جاتا ہے جب کہ وہ مٹی اور پتھر سے بنی ہوتی ہے۔ اور ظاہر سی بات ہے کہ محض قبر ذات خود کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ " اس کے جواب میں عرض ہے کہ اولیاء اللہ سے نسبت کے سبب محبت سے ان کے مقامات اور ان کی قبروں کو چوما جاتا ہے۔ محض مٹی یا پتھر کو چومنا حیرت انگیز معلوم ہوتا ہے تو یہ بھی دیکھئے کہ "حجر اسود" کو ہر کوئی چومتا ہے حالانکہ وہ بھی پتھر ہی ہے۔ مگر آپ کہیں گے کہ اسے اس لئے چوما جاتا ہے کہ وہ جنت کا پتھر ہے۔ لہذا جنت سے نسبت کے سبب اس کی خصوصیت اور اہمیت ہوگئی تو عرض ہے کہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق "قبر المومن روضۃ من ریاض الجنۃ" (مومن کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے) مومن کی قبر کو بھی جنت سے نسبت ہوگئی لہذا اس کی خصوصیت و اہمیت کا انکار کیوں کر ممکن ہے۔
مزید غور فرمایئے۔ ہم سب قرآن کریم کو چومتے ہیں یہ بھی محض محبت ہے کیوں کہ وہ کلام الٰہی ہے۔ حالانکہ کلام الٰہی صرف وہ الفاظ ہیں جو (INK) (روشنائی) سے کاغذ پر چھپے ہوتے ہیں مگر ہم کاغذ کو، روشنائی کو وہ کارڈ بورڈ جس سے ان کاغذوں کی بائیڈنگ (جلد بندی) ہوتی ہے یا وہ غلاف جو قرآن پر چڑھالیا جاتا ہے۔ اس کو بھی چوم لیتے ہیں صرف اس لئے کہ ان سب چیزوں کی نسبت اور تعلق کلام الٰہی سے ہو جاتا ہے۔ بات

Marfat.com

صرف اللہ جل شانہ سے خاص تعلق کی ہے۔ اسی طرح اولیاء اللہ کو بھی جو عزت و مرتبت حاصل ہے وہ اللہ جل شانہ سے خاص تعلق کی وجہ سے ہے لہٰذا جن چیزوں کا تعلق اللہ سبحانہ کے پیاروں سے ہو گیا۔ وہ بھی محبت و تعظیم کے لائق ہیں۔

صفا و مروہ پہاڑیوں پر اللہ کی ایک پیاری بندی حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے قدم آئے وہ پہاڑیاں شعائر اللہ (اللہ کی نشانیاں) ہو گئیں۔ قرآن سے پتہ چلا کہ جہاں اللہ والوں کے قدم آ جائیں جب وہ مقام شعائر اللہ ہو جاتے ہیں تو جہاں اللہ جل شانہ کے اولیاء اپنے پورے وجود کے ساتھ آرام فرما ہیں ان جگہوں کی عظمت کا کیسے انکار کیا جا سکتا ہے۔

تاہم یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اولیاء اللہ کے مزارات و تبرکات کو محبت سے چوما جاتا ہے اور محض چومنا ہرگز عبادت نہیں البتہ سعادت سے خالی نہیں۔ چنانچہ تذکرۃ الرشید میں دیوبندیوں وہابیوں کے امام رشید احمد گنگوہی کے معمولات تفصیل سے درج ہیں ان میں تبرکات کو چومنا اور ان کی تعظیم کرنے کا تفصیلی تذکرہ ہے۔ اور دیوبندی وہابی ازم کے بڑے بڑے علماء نے اپنی کتابوں میں کسی مقدس ہستی یا جگہ سے نسبت کی برکت و فضیلت کو دلیلوں سے ثابت کیا ہے۔ چنانچہ اشرفعلی تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ "اہل اللہ کے تبرکات میں اثر ہوتا ہے اور صحبت میں اس سے زیادہ اثر ہوتا ہے۔" مزید فرماتے ہیں کہ "بزرگوں کی صحبت و زیارت بڑی چیز ہے ان کا تو تصور بھی نافع ہے۔ اور یہی اصل ہے تبرکات کی کیوں کہ ان کی چیزوں کو دیکھ کر ان کی یاد تازہ ہوتی ہے اور ان کی یاد سے دل میں نور آتا ہے۔ حق تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا ہوتا ہے۔" کمالات اشرفیہ ص ۶۸

تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ "لوگوں کے قلوب میں انوار و برکات ان (اہل اللہ) کی وجہ سے آتے ہیں، برکات سے متمتع ہونے کی شرط ان (اہل اللہ) کے ساتھ اعتقاد ہے" (کمالات اشرفیہ ص ۱۳۰)

بوادر النوادر کے ص ۸۵ پر اشرفعلی تھانوی صاحب فرماتے ہیں "جیسے آگ کی مصاحبت سے پانی گرم ہو جاتا ہے اور یہ صحبت جیسے احیاء کی نافع ہوتی ہے اسی طرح

Marfat.com

اموات کی بھی، جب کہ دونوں کی روح میں مناسبت ہو جو کہ شرط فیض ہے۔ پس جب کہ صاحب مزار صاحب نسبت ہو اور دونوں کی نسبت میں تناسب ہو اس سے زائر کے احوال حاصلہ میں رسوخ و استحکام ہو جائے اسی کو ترقی و قوت سے تعبیر کیا جاتا ہے اور نسبت کا رسوخ وحدانی ہونے کے سبب وجدان سے مدرک بھی ہو جاتا ہے"

یاد رکھئے! کسی شے کا پوجنا اور فعل ہے اور کسی شے کی تعظیم و تکریم دوسری بات ہے۔ دونوں میں بہت فرق ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ شرک کا تعلق اعتقاد سے ہے اور ہم اہل سنت و جماعت ہرگز کسی صاحب قبر (خواہ وہ نبی ہو یا ولی) کو مستقل اور حقیقی متصرف نہیں مانتے بلکہ اولیاء اللہ کے مزارات پر جاکر اللہ ہی کے حضور التجا کرتے ہوئے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ اپنے برگزیدہ بندوں کی نیکیوں، عبادات اور خدمات دین و ملت کے طفیل اپنے عفو و کرم اور عطا سے ہمارے نامہ اعمال کی سیاہیوں کو مٹا دے گا۔

اگر ہمارے اس فعل کو بھی دیوبندی وہابی حضرات "قبر پرستی" ہی کہنے پر مصر ہیں تو پھر ان سے یہ سوال ہے کہ جو لوگ بیت اللہ (مکہ مکرمہ) میں جاکر یا مکہ سے دور کسی جگہ سے کعبے کی سمت سجدہ کرتے ہیں ان کے بارے میں کیا رائے رکھنی چاہئے؟ ان دیوبندی وہابی تبلیغی حضرات کو لفظ "غیر اللہ" خوب یاد ہے۔ اور وہ اس لفظ کو نہایت حقارت و تضحیک اور گستاخی کے ساتھ انبیاء و اولیاء کے لئے لکھتے اور کہتے ہیں (حالانکہ انہیں لفظ "غیر" کا معنی بھی صحیح معلوم نہیں ہو گا)۔ ان ظالموں سے یہ سوال ہے کہ جس چار دیواری کو بیت اللہ کہتے ہو وہ جن پتھروں سے بنی ہوئی ہے وہ پتھر بھی تو غیر اللہ ہیں، پھر یہ دیوبندی وہابی ان پتھروں کی سمت اپنا رخ عبادت کیوں موڑتے ہیں؟ ظاہر سی بات ہے کہ اس کا جواب یہی ہو گا کہ "بیت اللہ کی عمارت میں استعمال ہونے والے پتھروں کی طرف سجدہ دینے کا حکم ہے۔" تو پھر ان سے عرض ہے کہ یہ بھی مانو کہ اللہ تعالیٰ اگر "غیر اللہ" کی طرف سجدہ کرنے کا حکم دے دے تو اسے تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کیوں کہ کعبے کے پتھر بھی انسانوں کی طرح غیر اللہ کی صف میں شمار ہوں گے لہذا یہ لوگ کہیں گے کہ "ہم بیت اللہ میں حاضری کے وقت بظاہر کعبے کی دیواروں یا غلاف سے لپٹے چمٹے رو رہے ہوتے ہیں، التجائیں کرتے، مرادیں مانگتے ہیں مگر ہرگز ہرگز

Marfat.com

ہمارے ذہن میں یہ خیال تک نہیں آتا کہ کعبے کی دیواروں میں چنے ہوئے پتھروں کو ہم اپنا معبود سمجھتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں" لہٰذا اے دیوبندی تبلیغی وہابی فتوی بازو! تم ان لوگوں کے حق میں پھر کیوں بدگمانی کرتے ہو جو اولیاء اللہ کے مزارات اور مقامات مقدسہ پر حاضری دیتے ہیں اور اولیاء اللہ کو ہرگز معبود نہیں مانتے بلکہ اولیاء اللہ کو محبوب الٰہی اور برگزیدہ مخلوق سمجھ کر ان کے آستانوں پر جاتے ہیں اور وہاں بھی اللہ ہی سے مانگتے ہیں۔ اس کے باوجود تم ان لوگوں کو کیوں مشرک کہتے ہو؟

علمائے دیوبند سے سوال ہے کہ کعبۃ اللہ کے اندرونی حصے میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ علیہاالسلام کی قبریں ہیں۔ تو کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ کعبہ کا طواف کرنے والے کعبے کی سمت سجدہ کرنے والے. کعبے سے لپٹ کر مرادیں مانگنے والے دراصل کعبے کا طواف نہیں کرتے. کعبے کی سمت سجدہ نہیں کرتے . اللہ سے مرادیں نہیں مانگتے بلکہ یہ کام ان اہل قبور سے وابستہ ہیں؟ اگر علمائے دیوبند اس سوال کے جواب میں یہ کہیں کہ, عمل کا تعلق اعتقاد سے ہے جب تک کعبے کے اندر مدفون ہستیوں کے بارے میں ایسا عقیدہ نہیں جو شرک ہو اس وقت تک یہ گمان بھی نہیں ہو سکتا کہ طواف و سجدہ کعبے کا نہیں بلکہ قبروں کا ہو رہا ہے. تو عرض ہے کہ اسی طرح اولیاء کے مزارات پر جانے والے بھی اہل قبور سے کوئی ایسا اعتقاد نہیں رکھتے جو شرک ہو بلکہ زائرین اولیاء کے مزارات پر جا کر اللہ ہی سے مانگتے ہیں اور ہرگز قبر کا طواف یا قبر کی سمت سجدہ نہیں کرتے تو اس حقیقت کو جاننے کے باوجود سچے سنی مسلمانوں کو مشرک کہنا کس قدر ظلم و زیادتی ہے۔ ایسا کہنے والے بلاشبہ ظالم ہیں۔ اللہ ان کے شر سے اپنی پناہ میں رکھے (جھانس برگ سے بریلی کے مصنف اور ان کے ہم نوا ہو سکے تو اپنے تھانوی صاحب کی آخری کتاب بوادر النوادر سے اولیاء اللہ کی عظمت و فضیلت کا احوال جاننے کے لئے "اٹھائیسواں غریبہ" ضرور پڑھ لیں۔

اے دیوبندیو وہابیو! اگر تم غیر اللہ میں سے ایک چیز (کعبے کے پتھر) کی طرف سجدہ کر کے بھی مسلمان کہلا سکتے ہو صرف اس لئے کہ تمہارے نزدیک حقیقی مسجود وہ پتھر نہیں بلکہ مسجود حقیقی اللہ سبحانہ کی ذات ہے۔ تو اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری دینے والے

Marfat.com

سچے مسلمان جب یہ کہتے ہیں کہ "ہم اللہ جل شانہ ہی سے مانگتے ہیں مگر اللہ کے پیاروں کے پاس آ کر مانگتے ہیں اور ہمارا حقیقی مقصود و مطلوب اللہ ہی ہے۔" تو تم لوگ ان سچے مسلمانوں پر شرک کے فتووں کی گولیاں کیوں برسانے لگ جاتے ہو؟

عقل کے اندھو! تم شاید نہیں جانتے مگر یہ حقیقت ہے کہ دین و ایمان کی دولت اور اللہ وحدہ لاشریک کے سامنے جھکنے اور اس کی بندگی کا سلیقہ، اس سے مانگنے کا طریقہ انہی اولیاء اللہ سے ہمیں ملا ہے۔ جنہیں تم نہایت حقارت سے غیر "اللہ" کہتے نہیں تھکتے اور ہم سنی محبت و تعظیم سے انہیں "اہل اللہ" کہتے نہیں تھکتے۔ انہی اہل اللہ کی برکت سے ہمیں راہ راست نصیب ہوئی۔ یہی وہ خانقاہیں ہیں جن سے خلق اکو رشد و ہدایت نصیب ہوئی۔ اسی لئے ہم کبھی کبھی ان آستانوں کی زیارت اور ان آستانوں میں موجود اہل اللہ کی خدمت میں ان سے اپنی عقیدت اور نسبت کی تصدیق و توثیق کرانے کی غرض سے آ جاتے ہیں۔ سچ ہے اور بلا شبہ سچ ہے کہ یہ اللہ والے اللہ کی رحمت کے دروازے ہیں اور اگر ان کے آستانے نہ ہوتے تو اس لامکاں والے کا ٹھکانہ نہ ملتا۔

محترم قارئین! آپ کے یقین کی پختگی کے لئے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث شریف بھی پیش کر دوں۔ اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "مجھے ہرگز اپنی امت سے شرک کا خوف نہیں مگر یہ خیال ضرور ہے کہ میری امت دنیا سے زیادہ رغبت رکھنے لگے گی۔"

یہ حدیث شریف بخاری شریف کتاب المغازی میں موجود ہے۔ بلا شبہ ہم اللہ کے پیارے نبی کی امت ہیں، جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سے شرک کا کوئی خوف نہیں تو ان فتوی بازمفتیان شرک کے فتووں سے ہم ہرگز مشرک نہیں ہو سکتے۔ یاد رکھئے! اگر ہم اللہ کے نزدیک مشرک نہیں اور ہمارا عقیدۂ توحید قرآن و سنت کے مطابق سلامت ہے تو ہم اللہ سبحانہ کے فضل و کرم سے سچے مسلمان ہیں۔ اللہ جل شانہ سے دعا ہے وہ ہمیں حق پر ثابت قدم رکھے اور دیوبندی تبلیغی وہابی ازم کے شر سے محفوظ و مامون رکھے۔

Marfat.com

شرک کے رد کے بعد اب مختصراً کتاب و سنت سے "بدعت" کے بارے میں بھی کچھ عرض کر دوں۔ (انشاء اللہ اس خادم کا ارادہ ہے کہ "بدعت کی حقیقت" کے موضوع پر ایک مکمل کتابچہ تحریر کروں گا جس میں خود علمائے دیوبند کی تحریروں سے اپنے موقف کو ثابت کروں گا)

قارئین کرام! ہر سچا مسلمان بخوبی جانتا ہے کہ عقیدۂ ایمانی کی بنیاد قرآن و سنت ہے۔ کسی امام، مجتہد یا مفتی کا کوئی قول یا فعل جو شریعت و سنت کے مطابق نہیں وہ ہرگز قابل قبول اور دلیل شرعی نہیں ہو سکتا۔ اس کائنات میں کسی کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ قرآن و سنت کے احکام کو اپنی رائے سے بدل دے۔ جن لوگوں نے قرآن و سنت کے احکام کے معاملے میں اپنی رائے کو ترجیح دی اور اپنی رائے کو اہم سمجھا وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور انہوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ شریعت و سنت کا تو یہ اصول ہے کہ "جس نے قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کی اس نے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنایا۔" یہ تو ممکن ہے کہ کسی مفتی کا فتویٰ قرآن و سنت کے مطابق نہ ہونے کی وجہ سے غلط ہو مگر یہ ہرگز ممکن نہیں نہ ہی متصور ہو سکتا ہے کہ قرآن و سنت کا حکم غلط ہو۔ کسی کی عقل اور سمجھ میں نہ آئے تو یہ اس کی عقل و فہم کا نقص ہے جس کے لئے اسے اپنی عقل کا علاج کروانا چاہئے۔

محترم قارئین! یہ اصول ہے کہ "ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے" (تعرف الاشیاء باضدادھا) سنت اور بدعت دو متقابل چیزیں ہیں۔ لغت عرب اور اصطلاح شریعت میں سنت کا معنی "طریقہ" ہے۔ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق وہ طریقہ ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء راشدین اور کامل متبعین کا طریقہ ہے۔ لغت کے مطابق "بدعت" ہر نئی پیدا ہونے والی بات (ہر نو پیدا امر) کو کہتے ہیں اور اصطلاح شریعت میں مطلق بدعت وہ امر ہے جو شریعت و سنت سے ثابت نہ ہو۔ متعدد صحیح احادیث سے یہ ثابت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے کتنے ہی ایسے اعمال و اذکار اور دعاؤں کو اختیار کیا جنہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا نہ ہی ان کا حکم دیا تھا اور صحابہ کرام کا یہ عقیدہ تھا کہ یہ اعمال اس

Marfat.com

"خیر" میں داخل ہیں جو دین اسلام کا مقصود ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے وافعلوا الخیر لعلکم تفلحون "تم کار خیر کرو اس امید پر کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔"

اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام میں اچھا طریقہ نکالا، تو اسکے لئے اس (طریقہ نکالنے کا) اجر و ثواب ہے۔ اور جس قدر لوگ اس طریقے پر عمل کریں گے ان کے ثواب کا مجموعی ثواب بھی (طریقہ نکالنے والے کے لئے) ہے جب کہ بعد والوں کے لئے بھی (اس عمل کے کرنے پر) اجر میں کمی نہیں ہوگی۔ (اسی حدیث کو ص ۱۱۵، تذکرۃ الرشید میں علمائے دیوبند کے پیرو مرشد کے مکتوب میں اور کمالات اشرفیہ ص ۱۱۳ اور بوادر النوادر ص ۳۵۳ میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے)۔ اس ارشاد گرامی کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ ہر کوئی جو نیا طریقہ چاہے اختیار کرلے بلکہ ہر نئے طریقے کے لئے اسلام میں قواعد و ضوابط متعین ہیں لہٰذا ضروری و لازمی ہے کہ جو نیا طریقہ نکالا جائے وہ اسلام کے قواعد و ضوابط اور دلائل و شواہد کے دائرے میں ہو یعنی ہر نئے طریقے کا شریعت و سنت کے قوانین کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ شریعت و سنت جس طریقے کو اچھا کہے وہ اچھا ہے۔ اور جس کو شریعت و سنت اچھا نہ کہے وہ ہرگز اچھا نہیں ہے۔ مگر اس کا فیصلہ شریعت و سنت کی اصل روح کے مطابق ہو گا کسی کی محض ذاتی رائے پر نہیں ہو گا۔

حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا میں نے جنت میں تیرے قدموں کی چاپ سنی ہے۔ "تو کیا خاص عمل کرتا ہے؟" انہوں نے عرض کی میں ہر بار وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرتا ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کا حکم نہیں دیا تھا۔ حضرت بلال کے اس مبارک عمل کی فضیلت و ثواب ظاہر کرنے کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دوسرے صحابہ کے سامنے پوچھا تاکہ سب جان لیں کہ "کار خیر" بہر حال کار خیر ہے اور اس پر ثواب ہے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کے اس طریق کو سراہا۔ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ وہ پہلے

Marfat.com

شہید ہیں جنہوں نے قید کی حالت میں شہید کیے جانے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنے کی سنت قائم کی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نماز میں رکوع سے اٹھتے ہوئے جب "سمع اللہ لمن حمدہ" فرمایا تو ایک صحابی (مقتدی) نے "ر ولک الحمد" کے ساتھ ساتھ "حمداً" کثیراً مبارکاً فیہ" کے الفاظ بھی کہے۔ نماز ختم ہونے پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کلمات کس نے کہے تھے میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو لپکتے دیکھا ان میں سے ہر ایک فرشتے کی یہ کوشش تھی وہ ان کلمات کو لکھے۔ یعنی ان کلمات کا ادا کرنا بے پناہ اجر وثواب کا موجب ہوا۔

اس طرح کے متعدد واقعات ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شریعت و سنت کے دائرہ میں رہتے ہوئے جو کار خیر کیا جائے وہ نیکی ہے اور نیکی کو مطلقاً بدعت نہیں کہا جا سکتا۔ ثابت ہوا کہ شریعت و سنت کے دائرہ میں رہتے ہوئے معاملات میں بہت وسعت ہے۔ ہر وہ امر جس کے مطلوب ہونے کی شریعت و سنت گواہی دے اور نہ وہ کسی نص کے مخالف ہو اور نہ اس سے کوئی شدید فتنہ و فساد پیدا ہو، وہ ہرگز بدعت نہیں ہے۔ دین اسلام، ہر زمانے اور ہر علاقے کے مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔ اور زمانوں اور قوموں کے تغیر کے ساتھ ساتھ نئے نئے واقعات پیش آتے ہی رہتے ہیں اور آتے رہیں گے۔ اگر ایسے مسائل کے اسلامی حل کو محض بدعت قرار دے دیا جائے تو دین مکمل ضابطہ حیات کیسے رہے گا۔

افسوس ان لوگوں پر جو شریعت و سنت کے مطابق اعمال حسنہ کو بدعت قرار دیتے نہیں تھکتے وہ ان بدعتوں کی طرف سے غافل ہیں جن کا انجام ایمان اور اہل ایمان کی تباہی کے سوا کچھ نہیں۔ مغربی طرز حکمرانی جسے "جمہوریت" کہا جاتا ہے، بلاشبہ بدترین بدعت ہے اور میلاد رسول کو بدعت کہنے والے اس طرز حکومت کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ یہ اسلام دشمنوں کی مذموم سازش ہے، اس بری بدعت نے مسلمانوں کو شریعت و سنت کی اطاعت کی بجائے اس طاغوت کی اطاعت سکھا دی ہے۔ جسے "ملکی قانون یا آئین" کا نام دیا جاتا ہے۔ اللہ جل شانہ کے حکم کی تعمیل میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر محبت سے درود و سلام بھیجنے والوں کو "بدعتی" کہنے والے دین کے خود

Marfat.com

ساختہ ٹھیکے دار، حکمرانی کے متعلق اس بری بدعت کے خلاف کچھ نہیں کہتے جس میں کتنے مسلم ممالک مبتلا ہو چکے ہیں۔ بلکہ پاکستان میں اکثر دیوبندی علماء صرف اسی جمہوریت کی بالادستی کے لئے نہ صرف عورت کی حکومت کی حمایت کر رہے ہیں بلکہ ایک دیوبندی عالم ہی اس عورت کے مشیر کے عہدے پر فائز ہیں جس کی امارت بلاشبہ قرآن و سنت کے صریح خلاف ہے۔ یہی نہیں وہ تو عورت کی امارت کے جواز پر زور بھی دے رہے ہیں اور عورت کی امارت کو ناجائز کہنے والوں کو برا کہہ رہے ہیں۔

"جہانس برگ سے بریلی" کے پارٹ ا ص ۱۰ پر یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔ کہ "ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر بدعتی دوزخ میں جائے گا" یہ حدیث نقل کر کے کتابچے کے مصنف نے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ ہم اہل سنت و جماعت (اس کے بقول) بدعتی ہیں۔ یہ بہتان عظیم ہے اور اس بہتان کا وبال ان ظالموں پر ہے۔

حضرت امام نووی رحمتہ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں بدعت سے مراد وہ (کام) بدعتیں ہیں جن (کاموں) کے صحیح ہونے کے بارے میں شریعت و سنت میں کوئی دلیل نہ ہو اور جس کام کی صحت، شریعت و سنت سے کسی طرح ثابت ہے وہ ہرگز بدعت نہیں۔

کتاب تہذیب الاسماء و اللغات ص ۲۲۔ ۲۳ ج۲ پر امام نووی رحمتہ اللہ علیہ نے مشہور امام ابو محمد عبدالعزیز بن عبدالسلام علیہ الرحمہ کی کتاب القواعد سے نقل کیا ہے کہ بدعت کی پانچ قسمیں ہیں۔ واجبہ۔ محرمہ۔ مندوبہ۔ مکروہہ اور مباحہ۔ انہوں نے ان پانچوں اقسام کی تفصیل بھی لکھی ہے۔ انہوں نے امام شافعی کا فرمان نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں "ایک بدعت سیئہ ہے اور ایک بدعت حسنہ ہے۔ بدعت سیئہ وہ ہے جو کسی شرعی دلیل کے خلاف ہو ایسی بدعت. بدعت ضلالت ہے اور بدعت حسنہ وہ ہے جو عہد اول کے کسی امر خیر اور شرعی دلیل کے منافی نہ ہو، ایسی بدعت بدعت حسنہ ہے۔"

دیوبندیوں کے مشہور مفتی محمد شفیع صاحب اپنی کتاب "سنت و بدعت" کے ص ۱۱، ۱۲ پر فرماتے ہیں کہ "جو عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام سے

Marfat.com

قولاً ثابت ہو یا فعلاً۔ صراحۃً یا اشارۃً وہ بھی بدعت نہیں ہو سکتی ___ جس کام کی ضرورت عہد رسالت میں موجود نہ تھی بعد میں کسی دینی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے پیدا ہو گئی وہ بھی بدعت میں داخل نہیں، مزید فرماتے ہیں کہ احادیث میں احداث فی الدین کی ممانعت ہے۔ احدث للدین کی ممانعت نہیں"

اشرفعلی تھانوی صاحب فرماتے ہیں۔ "بدعت کی حقیت تو یہ ہے کہ اس کو دین سمجھ کر اختیار کرے۔ اگر معالجہ سمجھ کر اختیار کرے تو بدعت کیسے ہو سکتا ہے۔ پس ایک احداث للدین ہے اور ایک احداث فی الدین ہے۔ احداث للدین معنیً "سنت ہے" الافاضات الیومیہ ص ۲۰۵ ج ا

یہی تھانوی صاحب فرماتے ہیں "بدعت کبھی واجب ہوتی ہے جیسے ادلہ کا قیام اور نحو وغیرہ کی تعلیم اور کبھی بدعت مستحب بھی ہوتی ہے جیسے رباط و مدرسہ وغیرہ بنانا اور تمام نیک کام جو پہلے زمانہ میں نہ تھے" بوادر النوادر ص ۷۷۷

ارواح ثلاثہ مرتبہ اشرفعلی تھانوی ص ۱۳۹، ۱۴۰ پر ہے "جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت اضافہ (☆) نہایت کامل تھی اس لئے صحابہ کی اصلاح باطن کے لئے صرف آپ کی تعلیم کافی تھی اور بدون ان اشغال کے اصلاح ہوتی تھی اور ان کو اشغال متعارفہ بین الصوفیہ کی ضرورت نہ تھی اور بدون ان اشغال کے اصلاح ہو جاتی تھی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رفتہ رفتہ یہ قوت مضمحل ہوتی گئی اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ صوفیہ کو اصلاح باطن میں اشغال متعارفہ مثل ذکر بالجہر وحبس دم پاس انفاس وغیرہ سے مدد لینے کی ضرورت محسوس ہوئی اور انہوں نے اشغال متعارفہ سے کام لیا۔ یہ اشغال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھے اس لئے بدعت تھے۔ مگر بدعت فی الدین نہ تھے۔ بلکہ بدعت للدین تھے۔ یعنی ان امور کو دین میں داخل نہیں کیا گیا تھا بلکہ جو امور شرعاً مامور بہ تھے ان کو ان کی تحصیل کا ذریعہ بنایا گیا تھا اس لئے یہ اشغال للدین تھے نہ کہ داخل دین۔ اسکو یوں سمجھو ایک

(☆ تھانوی صاحب کی کتاب میں "اضافہ" لکھا ہوا ہے اس لئے عن وعن نقل کیا ہے مگر قارئین کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یہاں "افاضہ" پڑھیں)

Marfat.com

طبیب نے نسخہ میں شربت بنفشہ لکھا، مریض کو شربت بنفشہ کی ضرورت ہے مگر بازار میں شربت بنفشہ نہیں ملتا اس لئے وہ لکڑیاں لاتا ہے، آگ جلاتا ہے، دیگچی لاتا ہے، شکر لاتا ہے، پانی لاتا ہے، بنفشہ وغیرہ لاتا ہے اور شکر و بنفشہ وغیرہ کو دیگچی میں ڈال کر آگ پر پکاتا ہے۔ اور شربت بنفشہ بنا کر نسخہ کی تکمیل کرتا ہے۔ تو یہ لکڑیاں لانا آگ جلانا وغیرہ زیادت فی النسخہ نہیں بلکہ تکمیل النسخہ ہیں، اسی طرح سمجھو کہ تحصیل مرتبہ احسان اور اصلاح نفس شرعاً مامور بہ جس طریق مباح سے بھی حاصل ہوں اس طریق کو اختیار کیا جائے گا اور وہ طریق خاص جزو دین نہ ہو گا مگر ذریعہ دین ہو گا۔ "

یہاں قارئین کے لئے یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ یہ اصول ہے کہ کسی چیز کا عدم وجوب اس کے عدم جواز کی دلیل نہیں ہوتا یعنی اگر کوئی کام واجب یا لازمی نہیں تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ کام جائز اور درست نہیں ہے کیوں کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے اور اگر کسی چیز یا کام وغیرہ کی ممانعت یا ناجائز ہونا کتاب و سنت سے ثابت نہ ہو تو اس چیز یا کام کو کوئی محض اپنی ذاتی رائے سے ناجائز یا غلط نہیں بنا سکتا ورنہ ایسا کرنے والا احداث فی الدین کا مرتکب تصور کیا جائے گا کیوں کہ محض اپنی سمجھ اور ذاتی رائے پر بھروسا کر کے کسی نیک جائز کام کو برا یا غلط قرار دینا ہرگز کوئی نیکی نہیں بلکہ سنگین غلطی اور بری بدعت ہے۔

موجودہ دیوبندی تبلیغی وہابی خود ساختہ علماء حق کہلانے والے ہرگز اللہ جل شانہ سے نہیں ڈرتے ورنہ اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ وہ نئے معاملات جن میں ایک نظیر کو دوسری نظیر پر محمول کیا گیا ہو وہ ائمہ کی سنت ہیں۔ ایسے معاملات میں زبان درازی کرنے والے ان دیوبندی علماء کا حال یہ ہے کہ کسی ایک نص کو کسی طرح اپنے موافق پاتے ہیں تو فتویٰ داغ دیتے ہیں اور اس ایک نص کے ماسوا دیگر نصوص، قواعد مطالب، اہل علم کے صحیح بیانات اور صحابہ کرام اور ان کے سچے کامل متبعین کے ارشادات کو اپنی جہالت کے سبب کچھ نہیں گردانتے۔ ان لوگوں کا یہ حال ملاحظہ کیجئے ان سے کہا گیا کہ تم "بدعت" کی تعریف کرو۔ کہنے لگے "جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہیں تھی اور اب ہے وہ بدعت ہے" ۔ اس تعریف پر ان کی

Marfat.com

گرفت کی گئی جب ان کو نظر آیا کہ یہ تعریف تو خود ان کے گلے پڑ رہی ہے تو لفظ بدلنے پر مجبور ہو گئے۔ کہنے لگے۔ "جو کام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں ہوا بلکہ ان کے بعد ہوا وہ بدعت ہے۔" اس تعریف سے بھی یہ خود کو شدید بدعتی ہونے سے نہیں بچا سکے تو پھر کہنے لگے کہ "بدعت کے معنی دین میں اضافہ ہے۔" اس پر بھی یہ ثابت نہ کر سکے کہ اضافہ سے مراد کیا گیا ہے۔ بلکہ ہر وہ بات جس کو یہ دین میں اضافہ کہتے رہے وہی کچھ ان کی کتابوں اور ان کے اپنے عمل نے بھی ثابت تھا۔ تو پھر وہی "چوں کہ، چنانچہ بالفرض اور یعنی" وغیرہ کے الفاظ سے ہیر پھیر کرنے لگے مگر حقیقت اپنا آپ منوا کر رہتی ہے چنانچہ ان دیوبندی وہابی تبلیغی علماء کو بھی لکھنا پڑا کہ بدعت کی قسمیں ہیں، بدعت (حسنہ) اچھی بھی ہوتی ہے اور (سیئہ) بری بھی ہوتی ہے۔

قارئین کے لئے یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں ہو گی کہ علمائے دیوبند میں بدعت کا مفہوم شروع سے متنازعہ رہا ہے۔ چنانچہ رشید احمد گنگوہی صاحب نے اپنے پیر و مرشد کو غیر عالم لکھا اور اپنے پیر و مرشد کے موقف کو غلط قرار دیا اور کہا کہ پیر کو درست کرنا مرید کا کام ہے۔ وہی گنگوہی صاحب تھانوی صاحب کو بھی غلط کہہ رہے ہیں۔ جہانس برگ سے بریلی کا مصنف اور موجودہ علمائے دیوبند اپنے اشرفعلی تھانوی کو مجدد ملت اور حکیم الامت کہتے ہیں جب کہ جناب رشید احمد گنگوہی اپنے مکتوب میں تھانوی صاحب کو کہتے ہیں۔

"آپ نے بدعت کے مفہوم کو ہنوز سمجھا ہی نہیں" تذکرۃ الرشید ص ۱۲۲

قارئین نے بخوبی جان لیا ہو گا کہ یہ لوگ محض اپنی ذات کا تحفظ چاہتے ہیں۔ دین اسلام کے زریں اصولوں کے تحفظ کی انہیں کوئی پرواہ نہیں۔ اسے قدرت کا کرشمہ کہئے کہ ہر وہ کام جس کو محض بدعت اور گمراہی قرار دے کر یہ ہم سنیوں پر بدعتی ہونے کا فتویٰ لگاتے ہیں وہی سارے کام اسی طرح بلکہ کچھ زیادہ شد و مد سے یہ خود کرتے ہیں۔ یہ خادم پہلے بھی عرض کر چکا ہے اور بفضلہ تعالے پورے اعتماد اور وثوق سے پھر عرض کر رہا ہے کہ میرے پاس دستاویزی ثبوت موجود ہیں۔ میلاد شریف،

Marfat.com

مجلس ذکر شہادت سید نا امام حسین، جلوس، فاتحہ و ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی وغیرہ تاریخ، جگہ، وقت کے اعلان، سالانہ تعین اور تشہیر کے ساتھ عرس و برسی، مزارات پر حاضری وغیرہ کے سب اعمال یہ دیوبندی تبلیغی وہابی خود بھی کرتے ہیں مگر شرک و بدعت کے فتوے انہوں نے صرف ہم سنیوں کے لئے مخصوص کر لئے ہیں جس کا صاف اور واضح مفہوم یہی ہے کہ جو عمل ان کے فتوے کے مطابق غلط ہے وہ کام اگر یہ خود کریں تو جائز ہے اور اگر کوئی دوسرا کرے تو ناجائز ہے۔

قارئین کرام۔ آپ خود ہی کہئے کہ یہ دین کے ساتھ مذاق نہیں تو اور کیا ہے؟ اور اس کے باوجود ان کا دعویٰ ہے کہ یہ علمائے حق ہیں حالانکہ ان کو دین کے لٹیرے کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ ان کے شر سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔

محترم قارئین! یہ خادم اہل سنت اپنے کتابچے "دیوبند سے بریلی (حقائق)" میں عرض کر چکا ہے کہ ان لوگوں کا مقصد مسلمانوں کو روح اسلام سے دور کرنا ہے۔ اور اس کام کو یہ اپنے غیر مسلم آقاؤں کے اشارے اور ان کی امداد کے بل بوتے پر انجام دے رہے ہیں اور وہ بھولے بھالے مسلمان جو حقائق سے آگاہ نہ ہونے کے سبب ان شاطروں کی مکاریوں کے فریب میں آ گئے ہیں۔ انہیں نہیں معلوم کہ یہ دیوبندی انہیں تباہی کی اندھیری غاروں میں پہنچا رہے ہیں۔ نمازوں کی تلقین تو ان کا ظاہری ہتھکنڈا ہے خود تبلیغی جماعت کے بانی محمد الیاس صاحب کی گواہی پیش خدمت ہے، اپنی "دعوت" کے ص ۶ میں فرماتے ہیں میاں ظہیر الحسن میرا مدعا کوئی پایا نہیں، لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ تحریک صلوۃ ہے۔ میں بہ قسم کہتا ہوں کہ تحریک صلوٰۃ نہیں ہے، ایک روز بڑی حسرت سے فرمایا کہ میاں ظہیر الحسن ایک نئی قوم پیدا کرنی ہے۔"

کیا فرماتے ہیں دیوبندی تبلیغی علماء و عوام اپنے الیاس صاحب کے اس بیان کے بارے میں؟ کون سچا ہے؟ اگر الیاس صاحب کو سچا کہیں تو یہ سارے تبلیغی جھوٹے ہیں جو تبلیغی جماعت کو تحریک صلوۃ کہتے ہیں، اگر یہ سارے خود کو سچا کہیں تو ان کے بانی جھوٹے قرار پائیں گے۔ اور قارئین بخوبی جان لیں گے کہ یہ بڑے چھوٹے سب ہی

Marfat.com

جھوٹے ہیں۔ اللہ ہمیں ان سے بچائے۔

کچھ عرصہ پہلے دیو بندیوں ہی کی طرف سے دیو بندیوں ہی کے شیخ الحدیث محمد زکریا صاحب کاندھلوی کی کتاب "فضائل اعمال" (جس کا پہلا نام تبلیغی نصاب تھا م پر اعتراض کئے گئے۔ اعتراضات میں ایک اعتراض یہ بھی کیا گیا کہ "تبلیغی جماعت" کے افراد دیو بند کے بڑے علماء کی کتابوں کو پس پشت ڈال رہے ہیں، مٹا رہے ہیں۔ تبلیغی جماعت کے افراد کے پاس صرف "فضائل اعمال" نامی کتاب ہوتی ہے۔ اشرفعلی تھانوی اور حسین احمد مدنی وغیرہ کی کتابیں نہیں ہوتیں۔ اس کے جواب میں شیخ الحدیث محمد زکریا صاحب اور محمد شاہد سارن پوری صاحب نے جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ "تبلیغی نصاب میں شامل کتابیں تبلیغی تحریک کے بنیادی اصول کے موافق ہیں اور تحریک کے اصول اور مقصد کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہیں۔" فرماتے ہیں کہ "یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ ہمارا مقصد لوگوں کو دیو بندی بنانا ہے یعنی بقول (تبلیغی جماعت کے بانی) مولانا محمد الیاس صاحب کے کہ تعلیمات مولانا اشرفعلی تھانوی کی اور طریقہ مولانا محمد الیاس کا"۔ مزید فرماتے ہیں "تبلیغی جماعت کا ایک بہت قدیم اور ابتدائی اصول ہے کہ تبلیغی جماعت اور تبلیغی اجتماعات میں مسائل ہرگز نہ بیان کئے جائیں" اس کی وجہ لکھتے ہیں کہ "(مسائل کی وجہ سے) لوگوں کے بددل اور ناشاد ہونے کا اندیشہ ہے اور پھر بددلی کے بعد تبلیغی اجتماعات میں لوگ شریک نہیں ہوں گے"۔

(ملخصاً از کتب فضائل پر اشکالات اور ان کے جوابات. اور تبلیغی جماعت پر چند عمومی اعتراضات اور ان کے مفصل جوابات)

جہانس برگ سے بریلی کے مصنف اور ان کے ہم نوا دیو بندی وہابی تبلیغی حضرات اپنے بڑوں کے ان ارشادات سے بخوبی واقف ہوں گے۔ کیا اس کے باوجود بھی وہ تبلیغی جماعت کو تحریک صلوۃ اور اصلاحی تحریک قرار دیں گے؟

قارئین کرام! جن لوگوں کا نصب العین ہی قران وسنت کے احکام نہ بتانا ہو صرف اس لئے کہ لوگ ناخوش ہوں گے. ان سے صدائے حق کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے. خود ہی اندازہ کر لیجئے کہ تبلیغی جماعت کے در بدر مارے پھرنے والے پھر کیا تبلیغ کرتے

Marfat.com

ہوں گے. یقین جانئے! دیو بندی وہابی تبلیغی جماعت کا ظاہر وباطن ایک نہیں، یہ ہاتھی کے دانت والی مثال ہے کہ کھانے کے اور، دکھانے کے اور۔ منافقت اسی کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے اور ان کے شر سے اپنی پناہ میں رکھے۔

ان کا ایک اور اعتراض اور اس کا جواب بھی ملاحظہ ہو۔ "جہانس برگ سے بریلی" کے پارٹ ۲ ص ۹ پر اس کتابچے کے مصنف نے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے مطبوعہ وصایا شریف کے ص ۱۲ کا عکس شائع کر کے ایک اعتراض کیا ہے حالانکہ عقل کے اس اندھے کو نظر نہیں آیا کہ اسی عکس میں اس کے اعتراض کا دندان شکن جواب موجود ہے۔ مگر سچ ہے کہ تعصب اور عناد والے کو حقائق نظر نہیں آتے کیوں کہ بے بنیاد بغض و عناد نہ صرف عقل کو زائل کرتا ہے بلکہ حواس کی خوبیوں سے بھی محروم کر دیتا ہے۔ ان دیوبندی وہابی تبلیغیوں کا خیال تھا کہ جنوبی افریقا میں ان کی مذموم کارروائیاں کامیاب ہو جائیں گی کیوں کہ جنوبی افریقا کے مسلمان حقائق سے واقف نہیں۔ یہ سمجھتے تھے کہ ان کے ہر جھوٹ پر پردہ پڑا رہے گا مگر انہیں کیا پتہ تھا کہ انھوں نے فتووں کی گولیوں سے بھری ہوئی جس مشین گن کا رخ سچے سنی مسلمانوں کی طرف کر رکھا ہے اسی مشین گن کی گولیوں کا نشانہ یہ خود بن جائیں گے. چنانچہ ملاحظہ ہو۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے وصایا شریف کا آخری پیرا گراف جس کا عکس "جہانس برگ سے بریلی" پارٹ ۲ کے ص ۹ پر موجود ہے اس میں اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں " رضا حسین، حسنین اور تم سب محبت و اتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ اللہ توفیق دے۔ والسلام" اس پیرا گراف میں جہانس برگ سے بریلی کے مصنف کو صرف دو لفظوں پر اعتراض ہے اور وہ دو لفظ یہ ہیں "میرا دین"۔ ان دو لفظوں کو بنیاد بنا کر دیو بندی تبلیغی یہ ثابت کرنا چاہتے کہ اعلیٰ حضرات بریلوی نے (معاذ اللہ) کوئی نیا دین نکالا تھا ورنہ "میرا دین" کے الفاظ کیوں استعمال کئے

Marfat.com

اس اعتراض کی اصولاً کوئی حقیقت نہیں کیونکہ پورا جملہ جو "جہانس برگ سے بریلی" پارٹ ۲ ص ۹ پر موجود ہے، وہ یہ ہے کہ "میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے" اگر اعلیٰ حضرت بریلوی کی ایک ہزار تصانیف یا ان میں سے چند ایک بھی دیکھی جائیں تو اس حقیقت کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی بلاشبہ قرآن و سنت کے سچے مبلغ تھے اور دین اسلام کے سچے پاسبان اور مسلمانوں کے سچے محسن تھے۔ اگر ان کی تصانیف سے کوئی ایک بات بھی اسلام کے سچے اصول و قواعد کے خلاف ثابت نہیں تو یہ اعتراض کرنا کہ "میرا دین" سے مطلب اسلام سے ہٹ کر کوئی اور دین ہے، یہ محض حماقت اور جہالت ہے۔ کیونکہ اعلیٰ حضرت نے صرف "میرا دین" کے الفاظ استعمال نہیں کئے بلکہ پورا جملہ یہ ہے کہ "میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے" اور اس جملے سے پہلے شریعت کی اتباع کی تاکید کے الفاظ بھی موجود ہیں۔ اس کے باوجود اگر دیوبندی تبلیغی حقیقت کو تسلیم کرنے پر تیار نہیں تو ذرا کھلی آنکھوں سے اپنے گھر کا احوال دیکھیں۔ اور سوچیں کہ خود انہیں اپنی آنکھ کا شہتیر تو نظر نہیں آتا اور دوسروں کی آنکھ میں تنکا تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ الزامی جواب ملاحظہ ہو۔

"۱۹ رمضان المبارک ۱۳۹۰ ہجری کو ہونے والی شیخ محمد زکریا صاحب سہارن پوری کی ایک مجلس کے ملفوظات میں (دیوبندی عالم) تقی الدین ندوی مظاہری نے لکھا ہے، اس مجلس میں دیوبندی علماء منظور نعمانی اور ابوالحسن ندوی بھی شریک تھے۔ ارشاد فرمایا۔ "ہمارے اکابر حضرت گنگوہی (رشید احمد گنگوہی) و حضرت نانوتوی (محمد قاسم نانوتوی) نے جو دین قائم کیا تھا اس کو مضبوطی سے تھام لو ___ اب رشید و قاسم پیدا ہونے سے رہے بس ان کی اتباع میں لگ جاؤ" صحبتے با اولیاء ص ۱۲۵

قارئین کرام! اوپر کی عبارت میں خط کشیدہ الفاظ قابل توجہ ہیں۔ دیو بندی وہابی تبلیغی جماعت کے ہیڈ شیخ محمد زکریا صاحب کاندھلوی کے الفاظ ذرا توجہ سے دیکھئے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ "جو دین گنگوہی و نانوتوی نے قائم کیا تھا"

اگر کوئی ان الفاظ کے مطابق یہ کہے کہ "گنگوہی صاحب اور نانوتوی صاحب نے نیا دین

Marfat.com

قائم کیا تھا" تو دیوبندی تبلیغی اپنے ان دونوں بڑوں کی کتابیں دکھا کر ہرگز یہ ثابت کرنے کی کوشش نہ کریں کہ وہ دونوں اسلام ہی کے مبلغ تھے کیوں کہ اول تو ان دونوں کی کتابوں میں کفریات بھی موجود ہیں۔ دوسرا یہ کہ زکریا صاحب کے الفاظ میں "جو دین" کے بعد صرف گنگوہی و نانوتوی کا نام ہے ان کی کتابوں کا ذکر ہی نہیں ہے، علاوہ ازیں زکریا صاحب صرف گنگوہی و نانوتوی کی اتباع کی تاکید کر رہے ہیں، ہرگز شریعت کی اتباع کی تاکید نہیں کر رہے۔

اور سنئے تذکرۃ الرشید ص ۱۱۳ پر ہے، "واللہ العظیم مولانا تھانوی کے پاؤں دھو کر پینا نجات اخروی کا سبب ہے"

قارئین ملاحظہ فرمائیے اس جملے کو اللہ کی قسم سے شروع کر کے کتنا قطعی بنایا گیا ہے۔ لہٰذا دیوبندیوں کو دین ایمان نماز روزے کی چھٹی، تھانوی کے پاؤں دھو کر پئیں اور اپنے مفتی کے فتوے کے مطابق نجات پائیں۔

رشید احمد گنگوہی صاحب کا ایک ارشاد بھی ملاحظہ ہو، فرماتے ہیں "سن لو! حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر۔"

تذکرۃ الرشید ص ۱۷ ج ۲

یہ الفاظ کس قدر قطعیت سے کہے گئے ہیں، اگر کوئی یہ کہے کہ "حق وہی ہے جو گنگوہی کہے" اور تمام انبیاء، صحابہ و اولیاء اور علمائے حق ہی نہیں بلکہ دنیا کے تمام وہابی دیوبندی علماء بھی جو کہیں وہ حق نہیں۔ تو اس کے لئے "چوں کہ، چنانچہ، اگر، بالفرض، یعنی وغیرہ" کے ہیر پھیر نہ کیے جائیں۔ نہ ہی گنگوہی صاحب کو معصوم ثابت کرنے کی کوشش کی جائے۔ ورنہ دیوبندیوں وہابیوں کے لئے دہری مشکل ہو جائے گی بلکہ یہ تسلیم کیا جائے کہ گنگوہی صاحب کا یہ بیان سراسر جھوٹ ہے۔ کیونکہ جھوٹ واقعہ کے خلاف بات کو کہتے ہیں اور گنگوہی صاحب کے یہ الفاظ بلا شبہ واقعے کے خلاف ہیں۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ گنگوہی صاحب جھوٹ کہہ رہے ہیں تو پھر خود ہی فرمائیے کہ جھوٹے کی پیروی پر ہدایت و نجات موقوف ہونا تو در کنار، کیا ممکن بھی ہو سکتی ہے؟

Marfat.com

محترم قارئین! یہ خادم اہل سنت پھر عرض گزار ہے کہ دیوبندی تبلیغی وہابی ازم کے علماء و عوام ہم اہل سنت و جماعت کے صرف اس لئے کچھ زیادہ دشمن ہیں کہ ہم انہی کے بڑوں کی کتابوں کے آئینے میں ان کو ان کا چہرہ دکھاتے ہیں۔ جب انہیں آئینے میں اپنا ہی چہرہ داغ دار نظر آتا ہے تو ان کے لئے دو ہی راستے رہ جاتے ہیں۔ یا تو اپنے چہرے کے داغ دور کریں یا آئینہ توڑ دیں۔ آئینہ ان کے بڑوں کی کتابیں ہیں اور چہرے کے داغ، ان کے وہ بے جا اعتراض ہیں جو یہ ہم پر کرتے ہیں۔ مگر مشہور مثل ہے کہ رسی جل گئی پر بل نہ گیا۔ (مثال تو کتے کی دم والی بھی ہے مگر بفضلہ تعالیٰ اس گناہ گار کی زبان و قلم کو نا مناسب پیرائیہ بیان پسند نہیں)۔ ان لوگوں کا بھی وہی حال ہے نہ یہ اپنے بڑوں کی ایسی خرافات سے بھری کتابیں دریا برد کرتے ہیں نہ ہم اہل سنت پر بے جا اعتراض کا سلسلہ بند کرتے ہیں۔ آپ کچھ کر لیجئے ان کی "میں نہ مانوں" والی ڈھٹائی اور ہٹ دھرمی ختم نہیں ہوتی۔ الزامی جواب کے بعد اب اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ کے الفاظ "میرا دین" کا قرآن و سنت کی روشنی میں تحقیقی جواب بھی ملاحظہ ہو۔

قرآن کریم میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "الیوم اکملت لکم دینکم الخ آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔) جب اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ "تمہارا دین" تو کوئی مسلمان اگر یہ کہے کہ "میرا دین" تو یہ ہرگز غلط نہیں ہو گا۔

مسلم شریف اور بخاری شریف کی حدیث کے مطابق قبر میں دو فرشتے تین سوال کرتے ہیں ان کا دوسرا سوال یہ ہوتا ہے "ما دنیک" (تیرا دین کیا ہے؟) اس کا جواب مومن یہ دیتا ہے "دینی الاسلام" (میرا دین اسلام ہے) دیوبندی وہابی تبلیغی علماء و عوام سے گزارش ہے کہ ان میں کا ہر ایک اپنی قبروں میں جب جائے تو منکر نکیر سے صاف صاف کہہ دے کہ "میرا کوئی دین نہیں" ورنہ تمام دیوبندی وہابی تبلیغی یہ تسلیم کریں کہ اعلیٰ حضرت بریلوی رضی اللہ عنہ پر ان دیوبندی وہابی تبلیغیوں کا اعتراض ان کی اعلیٰ حضرت بریلوی سے بے بنیاد دشمنی کے سوا کچھ نہیں۔

جہانس برگ سے بریلی پارٹ ۲ ص ۲۵ پر کتابچے کے مصنف کا ایک اور جھوٹ

Marfat.com

ملاحظہ ہو۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے وصایا شریف کا ایک حصہ نقل کر کے جہانس برگ سے بریلی کے مصنف نے دروغ گوئی اور اپنے خبث باطن کا برملا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"It is interesting to note that Ahmed Raza Khan does not say that these things be given to the poor and convey the reward of it to me, Nay, he says, send these things."

اتنا لکھنے کے بعد جہانس برگ سے بریلی کے مصنف نے اپنی عادت بد کے مطابق ناشائستہ لب و لہجہ اختیار کرتے ہوئے جو کچھ لکھا ہے، اس سے قطع نظر، جہانس برگ سے بریلی کے مصنف کے جھوٹ پر یہی کہوں گا کہ "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" اس قرآنی جواب کے بعد قارئین کرام کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ نے اپنے عزیزوں کو Last will (آخری وصیت) میں فرمایا "اگر تم سے بآسانی ممکن ہو تو اچھی چیزوں پر ایصال ثواب کے لئے فاتحہ دینا اور چند اچھے مروجہ کھانوں کا ذکر بھی فرمایا۔ لیکن ایصال ثواب کے لئے فاتحہ و طعام کی ہدایات لکھواتے ہوئے واضح طور پر پہلے ہی جو کچھ فرمایا ان کے اپنے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

"فاتحہ کے کھانے سے اغنیا کو کچھ نہ دیا جائے صرف فقراء کو دیں اور وہ بھی اعزاز اور خاطر داری کے ساتھ نہ کہ جھڑک کر۔ غرض کوئی بات خلاف سنت نہ ہو۔"

ان الفاظ کے فوراً بعد اعلیٰ حضرت بریلوی کی وہ عبارت ہے جس کا عکس پارٹ ۲ کے ص ۲۷ پر جہانس برگ سے بریلی کے مصنف نے شائع کیا ہے، لیکن اس ہدایت کے الفاظ جہانس برگ سے بریلی کے مصنف نے اس عکس میں سے نکال دیئے کہ "فاتحہ کا کھانا اغنیا کو نہیں صرف فقراء کو دیا جائے۔"

قارئین کرام خود ہی اندازہ کر لیں کہ جہانس برگ سے بریلی کے مصنف نے کس قدر خیانت اور جھوٹ کا مظاہرہ کیا ہے اس کے باوجود دیوبندی وہابی تبلیغی علماء خود کو

Marfat.com

علمائے حق کہتے ہیں، انہیں شرم آنی چاہئے۔ کیا ان دیوبندیوں وہابیوں کی ایسی حرکتوں اور ان کے گندے عقیدوں کا احوال جاننے کے بعد ان دیوبندیوں تبلیغیوں کے لئے یہ تصور بھی ممکن ہے کہ ان جھوٹے اور دین کا مذاق اڑانے والوں کا حق اور پاکیزگی سے کوئی تعلق ہے؟

ہرگز نہیں۔

خود دیوبندیوں کے مفتی محمد شفیع صاحب فرماتے ہیں "کسی کے کلام کو توڑ مروڑ کر اس کے منشا و مقصد کے خلاف اس پر غلط الزام لگانا کھلا بہتان ہے جس کے حرام ہونے میں کسی کو کسی تردد کی گنجائش نہیں" سنت و بدعت ص ۱۰

قارئین کرام! کیا حرام کام کرنے والے "اہل حق" کہلا سکتے ہیں؟ آپ کا جواب بھی یقیناً یہی ہو گا کہ ایسے لوگ ہرگز اہل حق نہیں ہو سکتے۔ یہ دیوبندی تبلیغی وہابی علماء ہرگز علمائے حق نہیں بلکہ اپنے گندے عقائد اور اپنی بری حرکتوں کے باعث یہ بلاشبہ علمائے سوء ہیں۔

ان کی منافقت کا احوال ملاحظہ ہو

تھانوی صاحب کی بھی Last Will مطبوعہ موجود ہے فرماتے ہیں "میرے بعد بھی میرے تعلق کا لحاظ غالب ہو، وصیت کرتا ہوں کہ بیس آدمی مل کر اگر ایک ایک روپیہ ماہوار ان (تھانوی صاحب کی بیوی) کے لئے اپنے ذمہ رکھ لیں تو امید ہے ان کو تکلیف نہ ہوگی" تنبیہات وصیت ص ۲۔

اعلیٰ حضرت بریلوی تو اپنے عزیزوں کو یہ وصیت کر رہے ہیں کہ "فقیروں کا خیال رکھنا اور سنت رسول کے خلاف کچھ نہ کرنا" اور دیوبندیوں کے تھانوی صاحب کو اللہ پر بھروسا نہیں اسی لئے وہ غیر اللہ کو اپنے اہل خانہ کے لئے تاکید کر رہے ہیں انہیں فقراء کا کوئی خیال نہیں۔ تھانوی صاحب کو اپنی زندگی میں بھی اپنا ہی خیال رہا چنانچہ خود تھانوی صاحب کی زبانی ہی ملاحظہ فرمائیے کہ وہ تمام زندگی کیا کرتے رہے

"میرے یہاں اگر کوئی مہمان آتا ہے تو میں سادہ اور معمولی کھانا مہمان کے ساتھ کھاتا ہوں۔ اگر مہمان نہیں ہوتا تو معمول کے علاوہ کچھ ایسی غذا بھی کھاتا ہوں جس سے

Marfat.com

قوت حاصل ہو مثلاً دودھ یا حلوا وغیرہ" الافاضات الیومیہ ج ۷ ص ۱۷

مہمانوں کے ساتھ تھانوی صاحب کا معمول یہی بتاتا ہے کہ جناب تھانوی اپنے مہمانوں کو اپنی نمائشی سادگی کا دھوکا دیتے تھے یہی نہیں بلکہ تھانوی صاحب لوگوں کے دیئے ہوئے تحفوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے تھے وہ بھی ملاحظہ ہو. فرماتے ہیں۔

"بعض چیز تو خیر ایسی ہوتی ہے کہ آتے ہی کام میں آجاتی ہے لیکن بعض چیز ایسی آتی ہے کہ سوچنا پڑتا ہے کہ آخر اس کا کیا کروں۔ یا کسی کو دے دی یا اگر بخل کا غلبہ ہوا تو سوچا کہ اجی مفت کسی کو کیوں دوں! لاؤ بیچو جی۔ چنانچہ بیچ کر دام کھرے کر لئے"

اشرف المعمولات ص ۱۵

جہانس برگ سے بریلی کے مصنف کو بخیل کے لئے ارشاد نبوی خوب یاد ہو گا۔ وہ غور فرمائیں کہ کہ متبع سنت کہلانے والے اشرفعلی تھانوی صاحب خود کہہ رہے ہیں کہ "اگر بخل کا غلبہ ہوا"، یعنی بخل ان کی عادت تھی مگر کبھی بہت غالب ہو جاتی تھی اور جب غالب ہوتی تھی تو لوگوں کے دیئے ہوئے تحائف اور ہدیوں کا کاروبار ہوتا تھا۔

مزید سنئے. خود تھانوی صاحب فرماتے ہیں "میری ساری عمر مفت خوری میں کٹی ہے۔ پہلے تو باپ کی کمائی کھائی بس بیچ میں بہت تھوڑے دن تنخواہ سے گزارا ہوا پھر اس کے بعد سے وہی سلسلہ مفت خوری کا جاری ہے یعنی مدت سے نذرانوں پر گزر ہے نہ کچھ کرنا پڑتا ہے نہ کمانا"

الافاضات الیومیہ ج ۱ ص ۲۹۶

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا احمد رضا خان بریلوی تو آخری وصیت میں بھی فقراء کو عزت و احترام سے عمدہ کھانے کھلانے کی ہدایات لکھوا رہے ہیں اور دیوبندیوں کے حکیم الامت کو اپنی شکم پروری سے فرصت نہیں۔

دیوبندیوں کے امام رشید احمد گنگوہی صاحب کی بھی سنئے۔ "ایک صاحب نے حضرت گنگوہی سے عرض کیا تھا کہ حضرت (آپ) دانت بنوا لیجئے۔ فرمایا دانت بنوا کر پھر بوٹیاں چبانی پڑیں گی۔ اب تو دانت نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو رحم آتا ہے۔ نرم نرم حلوا کھانے کو ملتا ہے"۔ الافاضات الیومیہ ج ۲ ص ۲۳

Marfat.com

ذرا یہ بھی ملاحظہ ہو۔ دیوبندی وہابی ازم کے بڑے امام اسماعیل دہلوی بالاکوٹی فرماتے ہیں "میری دعا تو بغیر مٹھائی کے چپکتی نہیں" ارواح ثلاثہ ص ۲۷

اور ملاحظہ فرمائیے: "حضرت حسین احمد مدنی جی فرماتے ___ حاجی (بدرالدین) صاحب آپ مٹھائی کیوں نہیں لائے؟ تو میں عرض کرتا کہ حضور میرے پاس پیسے نہیں ہیں تو حضرت (حسین احمد مدنی) طالب علموں کو حکم دیتے کہ ان کی تلاشی لی جائے۔ پھر کیا تھا جتنے بھی طالب علم ہوتے سب کے سب میرے (حاجی بدرالدین کے) اوپر ٹوٹ پڑتے اور جو رقم میرے پاس ہوتی سب کی مٹھائی منگائی جاتی اور حصہ سے تقسیم ہوتی ___ اور کبھی کبھی تو حضرت میری شیروانی مذاق سے چھین کر اپنے پاس رکھ لیتے اور کہتے کہ جب واپس ہوگی جب مٹھائی کے واسطے پیسے دوگے۔ جب مجھ کو پیسے دینے پڑتے۔"
الجمعیتہ دہلی، شیخ الاسلام نمبر ص ۹۵

ان حسین احمد ٹانڈوی مدنی کو دیوبندی تبلیغی "شیخ الاسلام" کہتے ہیں۔ یہ وہی حسین احمد مدنی ہیں جنہوں نے جب قرآنی نظریات کے خلاف فتوے دیئے تو مشہور شاعر مشرق علامہ محمد اقبال نے اپنے کلام میں حسین احمد کی مذمت کی اور برملا فرمایا کہ دیوبندیوں کا یہ شیخ الاسلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ و مقام سے بے خبر ہے اور ابولہب کی سی باتیں کر رہا ہے۔

قارئین کرام! ہر عمل کا رد عمل ضرور ہوتا ہے ان دیوبندوں تبلیغیوں وہابیوں نے اللہ سبحانہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی بے ادبی کی اور کفر تک چلے گئے۔ نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی سزا د ہی میں ان کو یہ ملی کہ یہ د ہی میں رسوا ہوئے اور تاقیامت ہوتے رہیں گے اور آخرت میں ان کا جو حال ہو گا وہ انشاء اللہ ساری مخلوق خدا دیکھے گی۔ کافر ولید بن مغیرہ نے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تو اللہ تعالیٰ نے ولید بن مغیرہ کو ایسا رسوا کیا کہ اس کے دس عیب قرآن میں بیان فرمائے۔ (آپ قرآن کریم میں سورہ ن والقلم پارہ ۲۹ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔) اس سے معلوم ہوا کہ گستاخان رسول کی مذمت اور ان کے دوسرے عیبوں کا بیان قرآن سے ثابت ہے۔ قرآن ہی میں دیکھیے۔

Marfat.com

نمرود نے خدائی کا دعویٰ کیا، فرعون نے خدائی کا دعویٰ کیا اللہ نے ان کو ڈھیل دی وہ حکومت کرتے رہے مگر جب انہوں نے اللہ کے پیاروں اللہ کے نبیوں کی گستاخی کی تو خدائی کا دعویٰ کرنے والا نمرود ایک معمولی سی مخلوق مچھر سے رسوا ہو کے مرا اور فرعون اپنے تمام لشکر سمیت غرق ہوا۔ دیوبندیوں کے امام رشید احمد گنگوہی صاحب کے خاص شاگرد حسین علی صاحب وان بھچرانوی نہایت بےادب اور گستاخ تھے، ان کی تفسیر بلغتہ الحیران کی چند عبارات میری کتاب "دیو بندسے بریلی (☆حق)" میں آپ ملاحظہ کر چکے ہیں ان کا یہ حال ہوا کہ موت سے کچھ دن پہلے ان کی ٹانگیں کچھ اس طرح ہو گئی تھیں کہ پیشاب کرتے تو خود ان کے منہ پر پڑتا اور حسین علی صاحب کے شاگرد غلام خان راولپنڈی والے (جن کو دیوبندی، شیخ القرآن غلام اللہ خاں کہتے ہیں) اپنے استاد سے بھی بڑھ کر بے ادب و گستاخ تھے ان کی موت سے پہلے ان کی پوری زبان منہ سے باہر آگئی جس پر بدنما سیاہ آبلے پڑ گئے اور منہ کتے کی طرح ہو گیا۔

☆ جھانس برگ سے بریلی پارٹ ۲ ص ۱ پر دیوبندیوں وہابیوں تبلیغیوں کی ایک حمایت خود ان کے اپنے ہاتھوں درج ہے۔ لکھا ہے:

This the first time that we have heard of this book "BulgatulHairaan."

اگر جنوبی افریقا میں مقیم دیو بندی ازم کا پرچار اور دفاع کرنے والے اپنے ہی علماء اور ان کی کتابوں کا علم نہیں رکھتے تو انہیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے گھر سے بے خبر رہ کر دوسروں پر حرف زنی کریں۔ طرفہ تماشا یہ ہے کہ بلغتہ الحیران کتاب سے لاعلمی کے ذکر کے باوجود جھانس برگ سے بریلی کا مصنف بلغتہ الحیران کی عبارت کو درست ثابت کرنا چاہ رہا ہے، یہ اس کی حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔

قارئین کرام کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ ہم اہل سنت و جماعت نے جب کبھی ان دیوبندیوں وہابیوں تبلیغیوں کو ان ہی کے بڑے بڑے علماء کی تحریریں دکھاتے

Marfat.com

ہیں، یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کا منہ تکتے ہیں، کیوں کہ انہیں خود اپنے گھر کی خرابیوں کا احوال جاننے اور اپنے بڑوں کی کتابیں پڑھنے سے کوئی دلچسپی نہیں ورنہ یہ لوگ ہم اہل سنت و جماعت پر بے جا و بے بنیاد اعتراض کرنے کی جرات نہ کرتے۔

اس خادم اہل سنت کا تمام دیو بندیوں وہابیوں تبلیغیوں کو یہ مخلصانہ مشورہ ہے کہ ہو سکے تو اپنے علماء اور ان کی تحریروں سے آگہی حاصل کیجئے اور ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے یہ تحقیق کر لیجئے کہ آپ کے علماء کا آپ کے اس اعتراض کے بارے میں موقف کیا ہے، اس طرح آپ شرمندگی اور رسوائی سے شاید بچ جائیں ورنہ ہم آپ کے ہر اعتراض کا جواب آپ ہی کے بڑوں کی تحریروں سے پیش کریں گے تاکہ خلق خدا جان لے کہ آپ کا دیوبندی وہابی ازم محض جھوٹ ہی کا پلندہ ہے۔

پاکستان کے اخبارات میں یہ خبر شہ سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئی کہ "ڈاکٹروں کی یہ ہدایت تابوت پر لکھی ہوئی ہے کہ غلام خان کا منہ دیکھنے کے قابل نہیں۔"

ایک برس پہلے ہی کی بات ہے وہابی عالم حبیب الرحمٰن یزدانی صاحب نے لاہور پاکستان میں جلسہ عام سے دوپہر کے وقت خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "سنی بریلوی کہتے ہیں کہ داتا (گنج بخش) بہت کچھ کر سکتا ہے، اگر داتا کچھ کر سکتا ہے تو میری ٹانگیں توڑ کے دکھادے" چناں چہ خلق خدا نے دیکھا کہ اسی شام اس کی ٹانگیں ٹوٹ گئیں اور وہ حضرت داتا صاحب کی گستاخی کی سزا پا گیا۔

قارئین! ان گستاخوں کا احوال اس لئے بیان کیا جاتا ہے کہ سب لوگ عبرت حاصل کریں اور کسی طرح بھی اللہ کے پیاروں کی گستاخی و بے ادبی نہ کریں نہ ہی گستاخوں کی حمایت و تعریف کریں مگر افسوس کہ ان دیوبندیوں تبلیغیوں کو اللہ کے پیاروں کے گستاخوں بے ادبوں کی حمایت و تعریف سے فرصت نہیں۔ دیوبندیوں کا یہ عمل بلاشبہ اللہ کے غضب اور ناراضی کا موجب ہے، چناں چہ دیوبندیوں ہی کے امام رشید احمد گنگوہی صاحب فرماتے ہیں:

"زبان سے کلمات کفر و شرک کا نکالنا اور ان کو دلائل سے ثابت کرنا اس کے اعتراضات کو دفع کرنا خود دلیل عقیدہ کی ہے اور اگر بالفرض عقیدہ نہ ہو تب بھی حرام

Marfat.com

اور موجب غضب خداوندی ہے مثلاً کوئی شخص تم کو گدھا، سؤر کہے یا کوئی مغلظ گالی دے تو ظاہر ہے کہ وہ شخص عقیدہ نہیں رکھتا کہ تم گدھے سؤر یا ایسے ہو جیسا وہ گالی میں تمہیں بتا رہا ہے صرف زبان ہی زبان سے کہہ رہا ہے مگر بتلاؤ تو سہی تمہیں اس پر غصہ آئے گا یا نہیں؟ ضرور آئے گا۔ پس ایسے ہی کلمات کفر و شرک کو سمجھو کہ ضرور موجب غضب خداوندی ہوں گے کیوں کہ حق تعالیٰ کی ذات حیادار سے حیادار مسلمان سے بھی زیادہ غیور ہے"

تذکرۃ الرشید ص ۹۴

علمائے دیوبند اپنے امام کی عبارت میں غور کریں۔ ان کے اپنے فتووں کے مطابق جو کلمات بلاشبہ کفر و شرک اور حرام ہیں یہ صرف زبان ہی سے انہیں ادا نہیں کرتے بلکہ ان کی واشاعت کرتے ہیں اور ان کو درست ثابت کرنے کے لئے دلائل دیتے ہیں، ان ہی کے امام کے مطابق ایسا کرنا ان کلمات پر ان کا اپنا عقیدہ ثابت ہوا اور یہ سب اللہ کے غضب اور ناراضی کا موجب ہے اور عقیدہ نہ ہونے کی صورت میں بھی ان کلمات کو کہنا حرام ہے اور تمام دیوبندی حرام کام کر رہے ہیں۔ افسوس کہ ان کی اپنی ذات، ان کی اپنی حیثیت ان کے اپنے امام کے مطابق اس حرام اور کفر و شرک کے کام میں ملوث ہے مگر دوسروں کو چراغ دکھانے کا دعویٰ کرنے والے ان دیوبندی وہابی تبلیغی علماء کو یہ ہوش نہیں کہ یہ خود کتنے اندھیرے میں ہیں۔ اللہ ان کے شر سے ہمیں محفوظ رکھے۔

جہانس برگ سے بریلی پارٹ ۲ ص ۱۰ میں اعلیٰ حضرت بریلوی پر ایک اور اعتراض ان دیوبندیوں تبلیغیوں کی جہالت کا ثبوت پیش کرتا ہے ۔ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے منظوم کلام میں حضرت محبوب سبحانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مناقب شاعری کی کئی اصناف میں کہے ہیں۔ اعلیٰ حضرت بریلوی نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے نام کے حروف کی، حروف تہجی کے اعتبار سے اور اس کے علاوہ بہت سی رباعیاں کہی ہیں، ایک رباعی میں اعلیٰ حضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے نام "عبدالقادر" کے حروف

Marfat.com

کے لطائف کا بیان حسن عقیدت و محبت سے کیا ہے۔ (حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے نام عبدالقادر کا چوتھا اور ساتواں حرف "الف" ہے اور آخری حرف "ر" ہے اور اسی حرف کو اس نام میں انجام سے تعبیر کیا ہے۔) اس رباعی کے صرف دو مصرعوں کا عکس جہانس برگ سے بریلی کے مصنف نے شائع کیا ہے اگر وہ دیانت دار ہوتا تو پوری رباعی کا عکس شائع کرتا لیکن اسے معلوم تھا کہ پوری رباعی کا عکس شائع کرنے کی صورت میں اہل علم جان لیں گے کہ "جہانس برگ سے بریلی" کے مصنف کا اعتراض محض اس کی اپنی جہالت اور اعلیٰ حضرت سے بے بنیاد دشمنی ہے۔ یہاں قارئین کو یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ دیوبند کے بڑے بڑے علماء کا یہ بیان ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کے منظوم کلام کی سطر سطر عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز ہے۔ دیوبند کے کسی بڑے عالم کو اعلیٰ حضرت بریلوی کے کلام میں کوئی نقص نہیں ملا. انہوں نے ہرگز کوئی اعتراض نہیں کیا. "جہانس برگ سے بریلی" کتابچے کا مصنف شاید تمام علمائے دیوبند سے زیادہ بڑا عالم ہے اور شاید اپنے اسی زیادہ علم کی وجہ سے اپنے بڑوں کی رسوائی کا سامان کر رہا ہے (☆)

قارئین کرام! اعلیٰ حضرت بریلوی کی وہ مکمل فارسی رباعی ملاحظہ فرمائیں جس کے صرف دو مصرعے نقل کر کے "جہانس برگ سے بریلی" کے مصنف نے اعلیٰ حضرت بریلوی پر ناپاک بہتان باندھا ہے۔

(☆) جہانس برگ سے بریلی کے مصنف کا اوڑھنا بچھونا "انگریزی" ہے اسی لئے عربی فارسی علوم سے وہ بے بہرہ ہے. وہ اپنے پیشوا اشرفعلی تھانوی صاحب کا "انگریزی" کے بارے ارشاد ملاحظہ فرمالے " (تھانوی صاحب نے) فرمایا کہ انگریزی کوئی علم نہیں. اس کو دین سے کیا تعلق۔ بلکہ اس کو پڑھ کر تو اکثر دین سے بے تعلقی ہو جاتی ہے" کمالات اشرفیہ ص ۰۷

چناں چہ جہانس برگ سے بریلی کے مصنف اپنے ہی پیشوا کے ارشاد کے مطابق دین سے بے تعلق ثابت ہوتے ہیں اور اپنے کتابچوں میں انہوں نے اس کا ثبوت بھی فراہم کیا ہے۔

Marfat.com

بروحدت او رابع عبدالقادر یک شاہد و دو سابع عبدالقادر
انجام وے آغاز رسالت باشد اینک گو ہم تابع عبدالقادر

اس رباعی کا ترجمہ یہ ہے: اللہ تعالیٰ کی وحدت پر (حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے نام) عبدالقادر کا چوتھا حرف "الف" شاہد ہے اور اس نام عبدالقادر کا ساتواں حرف "الف" دوسرا شاہد ہے۔ عبدالقادر نام کا انجام (آخر) "ر" کے حرف پر ہوتا ہے جو لفظ "رسالت" کا پہلا حرف ہے. تو یہ کہو کہ اس نام عبدالقادر کی خوبی یہ ہے کہ یہ نکات. مبارک نام "عبدالقادر" کے تابع ہیں. اس مبارک اور پیارے نام سے مستفاد ہیں۔

یوں بھی حقیقت ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی اس رباعی کے آخری دو مصرعوں میں یہ فرما رہے ہیں کہ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ. اللہ کے ولیوں کے سردار ہیں. جہاں سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ولایت کی انتہاء ہے وہاں سے اللہ سبحانہ کے نبیوں کے مقام رسالت کی ابتداء ہوتی ہے۔

.جہانس برگ سے بریلی. کے بد دیانت مصنف اور دیوبندی وہابی ازم کے مبلغ اپنی جہالت اور بے علمی کی بنیاد پر اس رباعی کے آخری دو مصرعوں کا یہ ترجمہ کرتے ہیں کہ "شیخ عبدالقادر کے بعد پھر سے رسالت کا آغاز ہو گا اور وہ نیا رسول بھی شیخ عبدالقادر کا تابع ہو گا". اس اعتراض کے جواب میں عربی کا مشہور مقولہ دہراؤں گا کہ "جسے فقہ ہی نہیں آتی وہ فقہ کی کتاب کا مصنف بن بیٹھا" ۔ یہ دیوبندی وہابی ازم کے مبلغین کی بدقسمتی اور شامت اعمال ہے کہ وہ اہل سنت کے امام اعلیٰ حضرت بریلوی کا کلام سمجھنے کی لیاقت و صلاحیت ہی نہیں رکھتے ۔ وہ اپنی جہالت کے باوجود اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر اعتراض کرتے اور بہتان لگاتے ہیں اور اس طرح خود اپنی رسوائی کا اہتمام کرتے ہیں۔

دراصل اس رباعی کے پہلے شعر (دو مصرعوں) کا مطلب ان دیوبندی وہابی نام نہاد علماء کو سمجھ نہیں آتا اس لئے وہ دوسرے شعر کا اپنی طرف سے غلط مطلب و مفہوم گڑھ کے عقیدۂ ختم نبوت کے سچے محافظ اعلیٰ حضرت بریلوی رضی اللہ عنہ پر زبان طعن دراز کرتے ہیں اور عذاب کماتے ہیں۔

Marfat.com

جھانس برگ سے بریلی کے مصنف نے اعلیٰ حضرت بریلوی کے بارے میں لکھا ہے
"اعلیٰ حضرت بریلوی چوں کہ "قادری" کہلاتے ہیں۔ اس لئے وہ شیخ عبدالقادر کے تابع ہیں اس طرح اعلیٰ حضرت خود کو "نبی" کہہ رہے ہیں" یہ بلاشبہ اعلیٰ حضرت بریلوی پر بہتان ہے۔ جھانس برگ سے بریلی کے مصنف اور اس کے حامی اس بہتان طرازی کی سزا انشاء اللہ ضرور پائیں گے۔

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ پر ناپاک بہتان لگانے والے دیوبندی وہابی تبلیغی ذرا کھلی آنکھوں سے اعلیٰ حضرت بریلوی کا ختم نبوت کے بارے میں فتویٰ ملاحظہ فرمائیں جو اعلیٰ حضرت بریلوی نے اپنی کتاب "جزاللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ" میں تحریر فرمایا۔

وہ فرماتے ہیں "اللہ عزوجل سچا اور اس کا کلام سچا۔ مسلمان پر جس طرح لاالہ الا اللہ ماننا اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو احد صمد لاشریک لہ جاننا فرض اولی ومناط ایمان ہے یوں ہی محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خاتم النبیین ماننا. ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جاننا فرض اجل و جزئے ایقان ہے ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین نص قطعی قرآن ہے۔ اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے کرنے والا نہ شک کہ ادنی ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر. جو اس کے کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ دے وہ بھی کافر" ص٦

اعلیٰ حضرت بریلوی رضی اللہ عنہ کے اپنے قلم سے "ختم نبوت" کے موضوع پر پوری کتاب اور واضح فتویٰ کے باوجود جھانس برگ سے بریلی کے مصنف کا اعلیٰ حضرت بریلوی رضی اللہ عنہ پر بہتان لگانا بلاشبہ دیوبندیوں کے خبث باطن اور کذاب ہونے کی کھلی دلیل ہے۔ یہاں اپنے قارئین کی معلومات کے لئے یہ ضرور عرض کروں گا کہ نبوت کا دروازہ کھلا ہوا دیکھنا ہو تو "تحذیر الناس" کا مطالعہ کیجئے چناں چہ دیو بندی وہابی تبلیغی گروہ کے بڑے عالم محمد قاسم نانوتوی صاحب. اللہ کے پیارے نبی حضرت محمد

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے۔ نانوتوی صاحب کی کتاب تحذیر الناس میں لکھا ہوا ہے کہ "خاتم النبیین" کا معنی "آخری نبی" سمجھنا عوام کا خیال ہے. اہل علم کے نزدیک یہ معنی درست نہیں"

نانوتوی صاحب لکھتے ہیں کہ "اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آئے گا" نانوتوی صاحب کی تحریر سے یہ واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ نانوتوی صاحب کے نزدیک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور کسی نبی کا پیدا ہونا ممکن ہے۔ افسوس کہ دیوبندیوں وہابیوں کو اپنا کفر نظر نہیں آتا خواہ مخواہ دوسرے سچے مسلمانوں کو کافر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جہانس برگ سے بریلی کے مصنف خود اپنے بارے میں اپنے دیوبندی وہابی ازم کے بڑے عالم اشرفعلی صاحب تھانوی کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں افاضات یومیہ حصہ چہارم صفحہ ۳۳۷ پر تھانوی صاحب فرماتے ہیں "اپنے بدن میں تو کیڑے پڑ رہے ہیں ان کی خبر نہیں اور دوسروں کے کپڑوں پر جو مکھیاں بیٹھی ہیں ان پر نظر ہے. ارے اپنے کو تو دیکھ کہ کس حال میں ہے"

جہانس برگ سے بریلی کے مصنف اور ان کے حامی ذرا توجہ سے ملاحظہ فرمائیں. ان کے تھانوی صاحب فرماتے ہیں "باغ میں کوئی جاتا ہے سیر کے لئے کوئی پھول سونگھنے کے لئے اور کوئی پھل کھانے کے لئے مگر سور جب جائے گا نجاست ہی کو تلاش کرے گا کہ پاخانہ بھی کہیں ہے یا نہیں ایسے اس عیب چیں کی مثال ہے کہ کسی میں کتنی ہی خوبیاں کیوں نہ ہوں مگر اس کی نظر عیوب ہی کی متلاشی رہتی ہے"۔

اعلیٰ حضرت بریلوی رضی اللہ عنہ پر ناپاک بہتان لگانے والے دیوبندی وہابی تبلیغی اپنے ہی تھانوی صاحب کے ارشاد کے مطابق خود آئینے میں اپنی ادا دیکھیں اور ہو سکے تو اپنی اصلاح کی کوشش کریں۔

یہ خادم اہل سنت اپنے قارئین کو ان دیوبندیوں وہابیوں کی اصل حقیقت دکھا رہا ہے اور خود ان دیوبندیوں وہابیوں کی تحریروں سے دکھا رہا ہے۔ آج کل دیوبندی وہابی ازم کے یہ مبلغ پیسے کمانے کے لئے خود کو ختم نبوت کا محافظ ثابت کرنا چاہ رہے ہیں اور خود کو

Marfat.com

قادیانیوں کے خلاف مجاہد ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دیوبندیوں وہابیوں کے بڑے نانوتوی صاحب نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کا پیدا ہونا ممکن مانا اور اپنے اس کفریہ عقیدے کی وجہ سے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ موجودہ دیوبندی وہابی علماء. تمام قادیانیوں کو کافر و مرتد کہتے ہیں مگر اپنے نانوتوی صاحب کو قادیانیوں جیسے عقیدے کے باوجود مومن بلکہ دین کا ٹھیکے دار ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں شاید جہانس برگ سے بریلی کے مصنف بھی قادیانیوں کو کافر کہتے ہوں گے مگر فتاوی دارالعلوم دیوبند. حصہ اول ص ۷. ۸ میں درج اس فتویٰ کے خط کشیدہ الفاظ توجہ سے ضرور ملاحظہ فرما لیں اور ہمیں بتائیں کہ اس فتویٰ کے مطابق تمام دیوبندیوں وہابیوں کے بارے میں کیا رائے رکھی جائے۔

"سوال: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعویٰ مسیحیت اور مہدیت سے واقف ہو کر بھی اگر کوئی شخص مرزا کو مسلمان سمجھتا ہے تو کیا وہ شخص مسلمان کہلا سکتا ہے؟

جواب: (دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ): مرزا قادیانی کے عقائد باطلہ اس حد تک پہنچے ہوئے ہیں کہ ان سے واقف ہو کر کوئی شخص مرزا کو مسلمان نہیں کہہ سکتا. البتہ جس کو علم اس کے عقائد باطلہ کا نہ ہو. یا تاویل کرے وہ کافر نہ کہے تو ممکن ہے. بہرحال بعد علم عقائد باطلہ مرزا مذکور کو کافر کہنا اس کا ضروری ہے. اس کو اور اس کے اتباع کو جن کا عقیدہ مثل اس کے ہو. مسلمان نہ کہا جاوے. وہ مسلمان نہ تھا جیسا کہ اس کی کتب سے ظاہر ہے۔ باقی یہ کہ جو شخص بہ سبب کسی شبہ اور تاویل کے کافر نہ کہے. اس کو بھی کافر نہ کہا جائے کہ موقع تاویل میں احتیاط عدم تکفیر میں ہے" فقط بندہ عزیز الرحمٰن مفتی دارالعلوم دیوبند"

دوسرا فتویٰ:۔

اشرفعلی تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ "کسی کو کافر کہنے میں بڑی احتیاط چاہئے. اگر کوئی حقیقت میں کافر ہے اور ہم نے (اس کافر کو کافر) نہ کہا تو کیا حرج ہوا" (☆)

(☆) قارئین کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ کفر اور اسلام میں امتیاز کرنا ضروریات دین میں سے ہے۔ کسی کافر کو آپ عمر بھر کافر نہ کہیں مگر جب اس کافر کا کفر

Marfat.com

ظاہر ہو جائے تو اس کے کفر کی بنیاد پر اسے کافر ماننا اور کافر کہنا ضروری ہے ورنہ یہ شرعی اصول ہے کہ کفر کو کفر نہ کہنا خود کفر ہے۔ چنانچہ خود علمائے دیوبند کا بھی فتویٰ یہی ہے کہ "جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود (بھی) کافر ہے"۔

مزید فرماتے ہیں "پس اگر (کافر) واقع میں کافر ہوں اور ہم (ان کو کافر) نہ کہیں تو ہم سے کیا قیامت کے دن باز پرس ہو گی اور اگر (کافر کو) ہم کافر کہیں تو کتنی رکعت کا ثواب ملے گا؟" کمالات اشرفیہ ص ۳۴۷، ۳۴۸

تیسرا فتویٰ بھی ملاحظہ ہو۔ "اہانت و گستاخی کردن جناب انبیاء علیہ الصلوٰۃ و السلام کفراست واگر بہ تاویلے و توجیہے می گوید کافر نشود" (امداد الفتاویٰ ص ۱۲۶ ج ۴)

دارالعلوم دیوبند کے بانی محمد قاسم نانوتوی صاحب نے خاتم النبیین کے معنی "آخری نبی" نہیں مانے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کسی نبی کا پیدا ہونا ممکن مانا اور اسی دارالعلوم دیوبند کے مفتی صاحبان نے فتویٰ دیا کہ کافر کو کافر نہ کہا جائے، تاویل کر لی جائے تو کفر نہیں اور کفر کرنے والے کو کافر نہ کہنا بہتر ہے اور کافر کو کافر نہ کہا جائے تو کوئی حرج نہیں وغیرہ۔ ان تحریروں کے بارے میں یہ خادم اہل سنت خود کوئی جواب لکھنے کی بجائے خود علمائے دیوبند ہی کے ارشادات نقل کرتا ہے، ملاحظہ ہو:۔

جناب اشرفعلی تھانوی فرماتےہیں "ضروریات دین میں تاویل دافع کفر نہیں" (افاضات یومیہ ج ۷ ص ۶۰) یہی تھانوی صاحب فرماتے ہیں "اگر کسی میں ایک بات بھی کفر کی ہو گی وہ بالا جماع کافر ہے" (افاضات یومیہ ج ۷ ص ۲۳۴) مزید ملاحظہ فرمائیں "ایک مولوی صاحب نے قادیانی فرقہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت والا (تھانوی) سے عرض کیا کہ بعض مسلمان بھی قادیانیوں کو کافر نہیں سمجھتے اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟ (تھانوی نے) فرمایا کہ (قادیانیوں کو کافر) نہ سمجھنے کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ وہ کہیں کہ ان (قادیانیوں) کے یہ عقائد ہی نہیں جن کی بنا پر ان کو

Marfat.com

کافر کہا جاتا ہے اور ایک (صورت) یہ کہ (قادیانیوں کے) یہ عقائد ہیں مگر پھر بھی وہ کافر نہیں تو اب ایسا سمجھنے والا شخص بھی کافر ہے جو کفر کو کفر نہ کہے مگر احکام قضا میں کافر ہے باقی احکام دیانت میں خدا کو معلوم ہے، شاید اس کے ذہن میں کوئی وجہ بعید ہو"
(افاضات یومیہ ج ۶ ص ۳۱۸)

(تھانوی صاحب کی مذکورہ بالا تحریر میں "احکام قضا اور احکام دیانت" کا فرق دیوبندی ازم کے مبلغ غور سے ملاحظہ فرمائیں اور ہمیں اس کا جواب بھی عنایت فرمائیں)

جناب مرتضیٰ حسن دیوبندی، مصنف اشد العذاب ص ۱۴ پر فرماتے ہیں "جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے" مزید فرماتے ہیں "کسی کافر کو عقائد کفریہ کے باوجود مسلمان کہنا بھی کفر ہے" ص ۹

دار العلوم دیوبند کے فتاوی مرتب کرنے والے جناب مفتی محمد شفیع دیوبندی فرماتے ہیں۔

"آپؐ نے خبر دی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں اور اس پر امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام بالکل اپنے ظاہری معنوں پر محمول ہے اور جو اس کا مفہوم ظاہری الفاظ سے سمجھ میں آتا ہے وہی بغیر کسی تاویل یا تخصیص کے مراد ہے۔ پس ان لوگوں کے کفر میں کوئی شبہ نہیں جو اس کا انکار کریں اور یہ قطعی اور اجماعی عقیدہ ہے" (ختم النبوۃ فی آلاثار ص ۸)

یہی مفتی محمد شفیع صاحب ہدیۃ المہدیین ص ۲۱ فرماتے ہیں

عربی

(بے شک عربی (زبان) لغت کا متفقہ اٹل فیصلہ ہے کہ آیت قرآنی میں "خاتم النبیین" کا معنی صرف "آخری نبی" ہے اس کے سوا کوئی اور معنی نہیں ہے..... امت مسلمہ کا اس معنی پر اجماع ہے لہٰذا ("خاتم النبیین" کے متفقہ معنی) اجماع کے خلاف کرنے والا کافر ہے اگر وہ (اجماع کے خلاف معنی پر) اصرار کرے تو قتل کیا جائے)

Marfat.com

مفتی محمد شفیع صاحب کے فتوے کے بعد جناب محمد ادریس کاندھلوی دیوبندی کا فتوی بھی ملاحظہ ہو۔ وہ اپنی کتاب مسک الختام میں لکھتے ہیں "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا انکار، اصول دین کا انکار ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اصول دین کا انکار صریح کفر ہے۔" ص۲۹

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ دیوبندی وہابی تبلیغی علماء نے اعلی حضرت بریلوی رضی اللہ عنہ پر ناپاک بہتان لگایا چناں چہ اللہ تعالٰی کی قدرت کہ دنیا ہی میں ان دیوبندیوں وہابیوں کو یہ سزا ملی کہ یہ لوگ خود اپنے اور آپس میں ایک دوسرے کے فتووں سے سب کافر قرار پائے۔ (قارئین کی معلومات کے لئے عرض کر دوں کہ ابوالکلام آزاد (دیوبندی) کے بھائی نے مرزا غلام احمد قادیانی کی، تعریف کی، ملاحظہ ہو۔ حیات طیبہ مصنفہ عبدالقادر سابق سوداگر مل ص ۳۶۹۔ قارئین یہ بھی جان لیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا نکاح مشہور وہابی عالم نذیر حسین محدث دہلوی نے پڑھایا تھا۔ حیات طیبہ ص۷۶)

دیوبندیوں کے ایک مشہور بڑے مرشد جناب عبدالقادر رائے پوری کا دجال و کذاب کافرومرتد مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے الہام پر یقین کرتے ہوئے اس سے رشدو ہدایت کی دعا کی درخواست کرنے اور قادیانی کافرومرتد امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا تذکرہ بھی ملاحظہ ہو۔

دیوبندی وہابی تبلیغی جماعت کے موجودہ سربراہ جناب ابوالحسن علی ندوی اپنی کتاب "سوانح حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری" کے ص ۵۵ پر لکھتے ہیں اس زمانہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے اور دعوت کا بڑا غلغلہ تھا، پنجاب میں خاص طور پر مسلمانوں کی کم بستیاں اس چرچے اور تذکرہ سے خالی تھیں، ان کی کتابیں اور رسائل مسلمانوں میں پڑھے جاتے تھے اور ان پر بحث و گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ حضرت (عبدالقادر رائے پوری) کے وطن (ڈھڈیاں) کے قریب ہی بھیرہ ہے، وہاں کے ایک عالم جو حضرت (رائے پوری) کے خاندانی بزرگوں کے شاگرد بھی تھے، حکیم نورالدین (قادیانی) مرزا صاحب (قادیانی) کے خاص معتقدین اور معاونین میں سے تھے اور ان

Marfat.com

(مرزا قادیانی) کی نصرت اور رفاقت کے لئے مستقل طور پر قادیان میں سکونت پذیر تھے ، مرزا صاحب (قادیانی) کے عنداللہ مقبول اور مستجاب الدعوات ہونے کا ان کے معتقدین اور حلقہ اثر میں عام چرچا تھا، حضرت (رائے پوری) نے مرزا صاحب (قادیانی) کی تصنیفات میں کہیں پڑھا تھا کہ ان (مرزا) کو خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ اجیب کل دعائک الافی شرکائک (میں تمہاری تمام دعائیں قبول کروں گا، سوا ان دعاؤں کے جو تمہارے شرکت داروں کے بارے میں ہوں) حضرت (رائے پوری) نے مرزا صاحب (قادیانی) کو اسی الہام اور وعدہ کا حوالہ دے کر افضل گڑھ سے خط لکھا جس میں تحریر فرمایا کہ میری آپ سے کسی طرح کی بھی شرکت نہیں ہے اس لئے آپ میری ہدایت اور شرح صدر کے لئے دعا کریں۔ وہاں (قادیان) سے مولوی عبدالکریم صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا جواب ملا کہ تمہارا خط پہنچا تمہارے لئے خوب دعا کرائی گئی، تم کبھی کبھی اس کی یاد دہانی کر دیا کرو، حضرت (رائے پوری) فرماتے تھے اس زمانہ میں ایک پیسہ کا (پوسٹ) کارڈ تھا، میں (عبدالقادر رائے پوری مرزا قادیانی کو) تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ایک کارڈ دعا کی درخواست کا ڈال دیتا تھا"

جناب شاہ عبدالرحیم رائے پوری کے مرید خاص جناب عبدالقادر رائے پوری (جن کا اصلی نام غلام جیلانی تھا) کا مزید احوال ملاحظہ ہو، ابوالحسن علی ندوی صاحب ص ۶۲ پر لکھتے ہیں "حکیم (نورالدین قادیانی) صاحب کی مجلس کا تذکرہ کرتے ہوئے (عبدالقادر رائے پوری) نے فرمایا، میں دیکھتا تھا کہ کچھ کچھ وقفہ کے بعد وہ (حکیم صاحب) بڑے درد سے لاالہ الاانت سبحانک انی کنت من الظالمین، اس طرح پڑھتے تھے کہ دل کھنچتا تھا، مجھے خیال ہوتا تھا کہ ان کو ایسی رقت اور انابت ہوتی ہے، یہ کیسے ضلالت پر ہو سکتے ہیں؟ مگر اسی کے ساتھ دل میں آتا تھا کہ میں جس اللہ کے بندے (عبدالرحیم رائے پوری) کو دیکھ کر آیا ہوں اگر اللہ تعالیٰ رحمٰن و رحیم ہے اور یقیناً ہے تو اس کو ضلالت میں نہیں چھوڑ سکتا، اس سفر میں (عبدالقادر رائے پوری کی) مرزا صاحب (قادیانی) سے بھی ملاقات ہوئی ۔ (عبدالقادر رائے پوری) فرماتے تھے کہ میں ان (مرزا قادیانی) کے امام کے پیچھے بھی نماز پڑھتا تھا اور الگ بھی پڑھتا تھا۔"

Marfat.com

یہ خادم اہل سنت اپنے قارئین کی خدمت میں مزید کچھ عبارتیں پیش کر رہا ہے اور خود اپنے تبصرے اور رائے کا حق محفوظ رکھتے ہوئے قارئین سے عرض گزار ہے کہ وہ اپنی دیانت دارانہ رائے سے مجھے ضرور آگاہ فرمائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو گواہ بناکر عدل و انصاف سے خود فیصلہ کریں کہ دیوبندی وہابی ازم کی حقیقت کیا ہے؟

قادیانیوں کی عبارتیں

☆ خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی، کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے۔ پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں" کشتی نوح مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ص ۳۴

☆ "ایسے نبی بھی آسکتے ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بطور ظل کے ہوں ...... اس قسم کے نبیوں کی آمد سے آپؐ کے آخرالانبیاء ہونے میں فرق نہیں آتا۔" دعوت الامیر مصنفہ مرزا بشیرالدین محمود ص ۲۵

دیوبندیوں وہابیوں کی عبارتیں

☆ "عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے۔"

☆ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

☆ "اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپؐ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔"

Marfat.com

☆ "خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک ہزار نبی پیدا ہو سکتا ہے۔"
ایک غلطی کا ازالہ ص ۳ مرزا قادیانی

☆ دیوی یا شیخ سدو اور ایسے ہی ناموں پر جو بکرے یا اشیاء دی جاتی ہیں وہ بالکل حرام ہیں" تفسیر القرآن درس حکیم نورالدین مرزائی ص ۲۶ ج ۲

☆ "یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاء للہ، کہنا کیا اس کا ثبوت کہیں قرآن میں ملتا ہے ــــ پھر یہ وظیفہ کس نے بنایا"
پیغام صلح لاہور بابت ۱۱ فروری ۱۹۵۲ء

☆ اور ایک دن میں جب عشاء کی نماز سے فارغ ہوا اس وقت نہ تو مجھ پر نیند طاری تھی" اور نہ ہی کوئی بے ہوشی کے آثار تھے۔ بلکہ بیماری کے عالم میں تھا۔ اچانک سامنے سے آواز آئی آواز کے ساتھ دروازہ کھٹکھٹانے لگا۔ تھوڑی دیر میں دیکھتا ہوں کہ دروازہ کھٹکھٹانے والے جلدی جلدی میرے قریب آ رہے ہیں، بے شک یہ پنج تن پاک تھے۔ یعنی علی ساتھ اپنے بیٹوں کے اور دیکھتا ہوں کہ فاطمۃ الزہرا نے میرا سر اپنی ران پر رکھ لیا اور میری طرف گھور گھور کر دیکھنا شروع کیا۔"

تحذیر الناس ص ۳ ص ۱۳ اص ۲۴
مصنفہ محمد قاسم نانوتوی

☆ " لا الہ اللہ اشرفعلی رسول اللہ اور اللہم صل علی سیدنا ونبینا اشرفعلی کہنے میں تسلی ہے۔" (کوئی خرابی نہیں)
رسالہ الامداد ص ۳۵ ماہ صفر ۱۳۳۶ھ
اشرفعلی تھانوی

☆ " اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبریل اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔"
تقویۃ الایمان ص ۳ مصنفہ محمد اسماعیل دہلوی بالاکوٹی

☆ "وجود مثل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ممکن است"
یک روزی ص ۱۵۱ مصنفہ محمد اسماعیل دہلوی بالاکوٹی

☆ "کسی مخلوق کے نام پر کوئی جانور مشہور کیا گیا کہ یہ گائے سید احمد کبیر کی ہے یا یہ بکرا شیخ سدو کا ہے سو وہ حرام ہو جاتا ہے۔"
تقویۃ الایمان ص ۴۶ مصنفہ اسماعیل دہلوی بالاکوٹی

☆ " یا شیخ عبدالقادر اور یا علی کہنے

Marfat.com

آئینہ کمالات اسلام مرزا قادیانی ص ۴۷۳

☆ "ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔ حتی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ سکتا ہے"
الفضل قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء

☆ خدا تعالیٰ خطا و بے وقوفی کر سکتا ہے "
حقیقۃ الوحی (قادیانی) ص ۱۰۳

والے کافر ہیں۔"
تذکیر الاخوان ص ۲۹۷ از اسمٰعیل دہلوی

☆ " ورد کرنا یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ وغیرہ حرام ہے۔"
فتاوی رشیدیہ ص ۱۳۹ ح ۲ مصنفہ رشید احمد گنگوہی

☆ " ان حضرات (دیوبند کے بڑوں) کی تو ہر بات میں کشش ہوتی ہے ___ ایک مرتبہ فرمایا کہ ہم ایک دفعہ بیمار ہو گئے ہم کو مرنے سے بہت ڈر لگتا ہے۔ ہم نے خواب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا، انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹا لیا، ہم اچھے ہو گئے۔"
الافاضات الیومیہ (اشرفعلی تھانوی) ص ۳۷ ح ۶

☆ انبیاء اگر اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں " تحذیر الناس ص ۴

☆ "فن سیاست میں ممکن ہے کہ غیر نبی، نبی سے اعلم ہو جائے۔"

Marfat.com

افاضات یومیہ تھانوی ص ۳۴۹ ح ۶

☆ "جادوگروں کے کمالات نبیوں سے بڑھ سکتے ہیں۔"

فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۵ ح ۳ (گنگوہی)

☆ "خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔"

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۹ ح ۱، یک روزی ص ۱۴۵)

رشید احمد گنگوہی ___ اسمٰعیل دہلوی بالاکوٹی

☆ "افعال قبیحہ کو قدرت قدیمہ حق تعالیٰ سے کیوں کر خارج کر سکتے ہیں۔"

الجہد المقل ص ۴۱، ۸۳ مصنفہ محمود الحسن دیوبندی

اپنے قارئین سے عرض گزار ہوں کہ ان چند عبارتوں کو قسط اول جانئے انشاء اللہ آئندہ تحریر میں قادیانیوں اور دیوبندیوں وہابیوں کی ملتی جلتی مزید عبارات پیش کروں گا۔ تاکہ آپ ان بہروپیوں کا اصل روپ بہ آسانی پہچان سکیں۔ اور ان ایمانی لٹیروں سے خود کو بچا سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے اور ان کے شر سے اپنی پناہ میں رکھے۔

جھانس برگ سے بریلی پارٹ ۲ ص ۷، ۸ پر اعلیٰ حضرت بریلوی پر ایک اور بے جا اعتراض میں دیوبندی تبلیغی علماء کہلانے والوں کی جہالت ملاحظہ ہو۔ (جھانس برگ سے بریلی کے مصنف کے الفاظ من و عن نقل کرتا ہوں)

Marfat.com

" A person saw in a dream, that Rasoolullah ṣallalahu Alayhi wasllam was arriving. When he approached Closer to Rasoolullah sallalahu Alayhi wasllam he asked, "Huzoor where are you going? 'Rasoolullah sallalahu Alayhi wasllam replied,"A person has passad away therefor I am heading to participate in the janazah." Apparently this dream was related to Ahmed Raza khan.

Ahmed Raza khan said," AlhamduLillah, I have led the salaah of that blassed ' janazah."

یہ لکھ کر جہانس برگ سے بریلی کا مصنف یہ کہتا ہے کہ اگر کوئی استاد، پیر یا شیخ ایسے موقع پر موجود ہو تو یقیناً ان کو امامت کی پیش کش کی جائے گی مگر احمد رضا خاں فخریہ کہتے ہیں کہ الحمد للہ اس نماز جنازہ کی امامت میں نے کی۔ یہ لکھنے کے بعد جہانس برگ سے بریلی کا مصنف کہتا ہے کہ احمد رضا خاں کا اس طرح کہنا، ذات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی Insult (توہین) ہے۔

محترم قارئین! آپ نے جہانس برگ سے بریلی کے مصنف کی پیش کردہ عبارت اور اس عبارت پر اس کا تبصرہ بھی ملاحظہ فرمایا۔ اس پوری عبارت میں غور کیجئے۔ کیا کسی لفظ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نماز جنازہ ادا فرمائی؟ یا اعلی حضرت بریلوی کے الفاظ سے کیا یہ ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کی؟ پوری عبارت اور اعلی حضرت بریلوی کے الفاظ سے یقیناً ایسی کوئی بات ہرگز ثابت نہیں ہوتی۔ لہٰذا اعتراض خود بخود باطل ہو گیا۔

Marfat.com

غور کیجئے۔ خواب کوئی اور دیکھ رہا ہے۔ خواب کا بیان مکمل ہو جانے کے بعد اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں کہ اس نماز جنازہ کی امامت میں نے کی۔ اس سے یہ مفہوم کیسے اخذ کر لیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نماز جنازہ ادا بھی فرمائی۔ یا یہ کہ اعلیٰ حضرت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کی (معاذ اللہ)۔ بلا شبہ یہ اعلیٰ حضرت پر بہتان ہے۔ خواب اور اعلیٰ حضرت بریلوی کے بیان کی حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کی وفات پر رسول اللہ اپنی شفقت و رحمت کے سبب اپنے اس غلام کو نوازنے تشریف لائے۔ اور اس عاشق صادق کے جنازہ کو ملاحظہ فرمایا۔ (☆)

جب اعلیٰ حضرت بریلوی کو خبر ملتی ہے کہ یہ شخص بارگاہ رسول میں اس قدر مقبول ہے کہ اسے نوازنے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائے تو خوش ہو کر جو فرمایا، وہ یہی واضح کر رہا ہے کہ اس خوش نصیب کی نماز جنازہ پڑھانے کا شرف مجھے حاصل ہوا۔

اعلیٰ حضرت بریلوی کے جملے کو غلط مفہوم دینے کی وجہ اعلیٰ حضرت بریلوی سے محض بغض وعناد کے سوا کچھ نہیں۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ پر عظیم بہتان لگا کر بدزبانی کرنے والے "جانس برگ سے بریلی" کے مصنف اور دیوبندی وہابی ازم کے پیروکار ذرا آئینے میں اپنا بدنما چہرہ بھی دیکھیں۔ ان کے "شیخ الاسلام" جناب حسین احمد مدنی کے بارے میں دیوبندیوں ہی کے ایک عالم مرغوب احمد صاحب لاج پوری "شیخ الاسلام نمبر ص ۱۶۴ پر لکھتے ہیں

"جامع مسجد میں بوجہ جمعہ مصلیوں کا مجمع بڑا ہے۔ مصلیوں نے فقیر (مرغوب

(☆) واضح رہے کہ ہم اہل سنت و جماعت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جسمانی طور پر حاضر و ناظر نہیں مانتے. روحانی اور نورانی طور پر حاضر و ناظر مانتے ہیں۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اپنے زندہ جسم اقدس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ہیں اور اپنی نورانیت اور روحانیت کے ساتھ ہر مومن کے سینہ میں ہیں۔ ان کی روحانیت ونورانیت تمام عالم میں جلوہ گر ہے۔

Marfat.com

احمد) سے فرمائش کی کہ تم حضرت (ابراہیم) خلیل اللہ (علیہ السلام) سے سفارش کرو کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام مولانا (حسین احمد) مدنی کو جمعہ پڑھانے کا ارشاد فرمائیں۔ فقیر (مرغوب احمد) نے جرات کر کے عرض کیا تو حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے مولانا (حسین احمد) مدنی کو جمعہ پڑھانے کا حکم فرمایا۔ مولانا (حسین احمد) مدنی نے خطبہ پڑھایا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مولانا (حسین احمد مدنی) کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا فرمائی۔ فقیر (مرغوب احمد) بھی مقتدیوں میں شامل تھا۔"

محترم قارئین! امام اہل سنت اعلیٰ حضرت بریلوی پر ناپاک بہتان لگانے والے دیوبندی وہابی ازم کے پیروکاروں کو اپنی یہ بے حیائی نظر نہیں آتی کہ اپنے عالم کے لئے صاف لفظوں میں لکھ رہے ہیں کہ اس بے حیا نے نبی کی امامت کرتے ہوئے نماز پڑھائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس بے حیا کے پیچھے نماز پڑھی (معاذ اللہ)۔

ڈھٹائی تو دیکھو ذرا بے حیا کی　امامت کرے وہ ابو الانبیاء کی

یہ بلا شبہ اللہ سبحانہ کے پاک اور پیارے بندوں پر بہتان طرازی کی اس دنیا میں ان دیوبندی وہابیوں کو سزا ہے کہ جس جھوٹے قول و فعل کو سچے مسلمانوں سے یہ منسوب کرتے ہیں وہ خود ان دیوبندیوں وہابیوں کی زبان و قلم سے ان کے اپنے لئے ثابت ہو جاتا ہے اور یوں یہ اپنے ہی بیان سے شدید مجرم ثابت ہوتے ہیں اس کے باوجود اگر یہ دیوبندی وہابی تبلیغی سچی توبہ نہیں کرتے تو دنیا و آخرت کا شدید عذاب ہی ان کا حصہ ہے۔

قارئین محترم! دیوبندیوں تبلیغوں وہابیوں کے بڑے اور چھوٹے علماء نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، اہل بیت عظام، ازواج رسول امہات المومنین اور اولیاء اللہ کی جس قدر توہین کی ہے اور جن واضح الفاظ میں توہین کی ہے وہ پوری تفصیل کے ساتھ لکھوں تو آپ یقیناً یہی کہیں گے کہ شیطانی آیات کے مصنف، ملعون شیطان رشدی اور دیوبندی علماء کی تحریروں میں کوئی فرق نہیں۔ افسوس کہ ان دیوبندیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح طور پر اہانت و گستاخی کرتے ہوئے

Marfat.com

سیکڑوں خواب اپنی کتابوں میں لکھے اور ان خوابوں پر یہ فخر کرتے ہیں اور توہین رسالت سے بھری ہوئی اپنی ان کتابوں کی تبلیغ و اشاعت کرتے ہیں۔ اور اپنے ان علماء دیوبند کی شان بیان کرنے میں زندگی بسر کرتے ہیں جن علمائے دیوبند نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حد درجہ گستاخی و بے ادبی کی ہے۔ ان دیوبندی تبلیغی علماء کو اپنی خرابیاں دور کرنے کی نہیں سوجھتی۔ یہ اپنے مذموم جرم نہیں دیکھتے بلکہ سچے غلامان رسول علمائے حق علمائے اہل سنت کی صحیح باتوں کو غلط بنانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ مشہور مقولہ ہے۔ کہ "چاند پر تھوکنے سے چاند کا کچھ نہیں بگڑتا بلکہ تھوک خود تھوکنے والے کے اپنے منہ پر پڑتی ہے"۔ یہ دیوبندی وہابی تبلیغی بھی اپنی ان حرکتوں سے اپنے ہی لئے رسوائی جمع کر رہے ہیں۔ اللہ جل شانہ سے دعا ہے کہ وہ ہم صحیح العقیدہ سنی مسلمانوں کو دیوبندی تبلیغی وہابی اور تمام باطل فرقوں کے علماء و عوام اور ان کے شر سے محفوظ رکھے اور مذہب حق اہل سنت و جماعت پر ہمیں ثابت قدمی عطا فرمائے اور ہمارا خاتمہ بالخیر فرمائے۔

جہانس برگ سے بریلی پارٹ ۲ کے صفحہ ۲۲ پر ہے

"ایک رضا خانی کہتا ہے۔

نکیرین آکر مرقد میں جو پوچھیں گے تو کس کا ہے
ادب سے سر جھکا کر لوں گا نام احمد رضا خان کا"

جہانس برگ سے بریلی کے مصنف فرماتے ہیں کہ "وہ یہ نہیں کہتا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں (واضح رہے "بندہ" کے معنی انہوں نے "سرونٹ آف اللہ" کے کیے ہیں) یہ بھی نہیں کہتا کہ رسول اللہ کا امتی ہوں۔ صرف احمد رضا خان کا نام لیتا ہے۔ خود کو رضا خانی ظاہر کرتا ہے۔"

رضا خانی کے الفاظ کا جواب تو انہیں ایسا دیا جائے کہ دانت کھٹے ہو جائیں۔ تاہم یہ لب و لہجہ دیو کے بندوں ہی کو بھاتا ہے۔ اس اعتراض کا اشرفعلی تھانوی صاحب سے جواب لیجئے۔۔

الافاضات الیومیہ، (النور بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ) صفحہ ۲۵ ح ۲ پر وہ لکھتے ہیں۔

Marfat.com

"ایک دھوبی کا انتقال ہوا۔ جب دفن کر چکے تو منکر نکیر نے آکر سوال کیا من ربک ما دینک من ہذا الرجل۔ وہ جواب میں کہتا ہے کہ مجھ کو خبر نہیں میں تو حضرت غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا دھوبی ہوں۔ اور فی الحقیقۃ یہ جواب اپنے ایمان کا اجمالی بیان تھا کہ میں ان کا ہم عقیدہ ہوں جو ان کا خدا وہ میرا خدا جو ان کا دین وہ میرا دین اسی پر اس دھوبی کی نجات ہو گئی۔"

اب فرمائیں جھانس برگ سے بریلی کے مصنف اپنے گرو اشرفعلی تھانوی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ خود انہی کے تھانوی صاحب نے ان کے اعتراض کا تحقیقی جواب دے دیا۔

دوسرا جواب دارالعلوم دیوبند کے بہت بڑے استاد سے ملاحظہ ہو وہ فرماتے ہیں۔

"قبر سے اٹھوں تو پکاروں میں رشید و قاسم
بوسہ دیں لب کو میرے مالک و رضواں دونوں"

پارٹ ۲ صفحہ ۱۹ پر جھانس برگ سے بریلی کے مصنف اپنے امام اسماعیل دہلوی بالاکوٹی کی کتاب "صراط مستقیم" سے ایک عبارت نقل کر کے اس کی وضاحت کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ اس گندی عبارت کو صوفیانہ ٹرمنالوجی سے نہایت پاک عبارت ثابت کر دیں۔ اصل عبارت اور اس کا جواب ملاحظہ ہو۔

تقویۃ الایمان کے مصنف اسمٰعیل دہلوی بالاکوٹی نے اپنی کتاب "صراط مستقیم" کی۔ "فصل سوم در ذکر مخلات عبادت" میں لکھا ہے:

"بمقتضائے ظلمات بعضہا فوق بعض از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتراست و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است کہ خیال آں با تعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان می چسپد بخلاف خیال گاؤ و خر کہ نہ آں قدر چسپیدگی می بود نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر می بود و ایں تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ مقصور د می شود بشرک می کشد"

Marfat.com

(ترجمہ) "بعض ظلمتیں بعض ظلمتوں پر فوقیت رکھتی ہیں کہ اقتضاء کے مطابق زناء کے وسوسہ سے اپنی بی بی سے صحبت کرنے کا خیال بہتر ہے اور پیر یا اس کے مثل بزرگوں کی طرف توجہ کرنا اگرچہ جناب رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں بہت ہی زیادہ بدتر ہے اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے اس لئے کہ ان کا خیال تعظیم و بزرگی کے ساتھ آتا ہے اور انسان کے دل سے چمٹ جاتا ہے۔ بخلاف بیل اور گدھے کے خیال کے کہ نہ اس قدر دلچسپی ہوتی ہے نہ تعظیم بلکہ حقیر و ذلیل ہوتا ہے اور یہ تعظیم و اجلال غیر کہ نماز میں ملحوظ و مقصود ہوتی ہے شرک کی طرف کھینچ لے جاتی ہے"

اس ناپاک عبارت میں غور کیجئے! کہ زنا کے وسوسہ سے بیوی کے ساتھ صحبت کرنے کا خیال تو بہتر ہے لیکن بزرگان دین اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف توجہ اور خیال کرنا بیل گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔ اس میں بزرگان دین اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی سخت توہین ہے۔ (العیاذ باللہ)۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال کو بیل گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر اس لئے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال چونکہ تعظیم کے ساتھ آتا ہے اور نماز میں غیر کی تعظیم شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔ چنانچہ عبارت کے یہ الفاظ پیش نظر رہیں کہ "خیال آں باتعظیم و اجلال" دیکھئے ان الفاظ میں "خیال آں" ہے کہ ان کا خیال تعظیم و اجلال کے ساتھ آتا ہے اور بیل گدھے کے خیال میں تعظیم نہیں ہوتی بلکہ تحقیر ہوتی ہے اس لئے وہ اتنا برا نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اسمٰعیل دہلوی اور ان کے ماننے والوں کی نماز کیسے ہوگی۔ اس لئے کہ نماز میں قرآن شریف پڑھنا فرض ہے اور اگر قرآن شریف کی ایسی آیات یا سورت پڑھیں گے جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف یا اسم مبارک کا ذکر ہوگا تو خیال ضرور آئے گا خاص کر التحیات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا جاتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دی جاتی ہے اور پھر حضورؐ پر اور حضورؐ کی آل پر درود شریف پڑھا جاتا ہے۔ اس وقت تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال ضرور آتا ہے

Marfat.com

یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا جائے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دی جائے ان پر درود شریف پڑھا جائے اور ان کا خیال دل میں نہ آئے ؟ اب خیال کی دو ہی صورتیں ہیں تعظیم کے ساتھ آئے گا یا تحقیر کے ساتھ ؟ اگر تعظیم کے ساتھ آیا تو شرک کی طرف کھنچ گیا پھر نماز کہاں ہوئی اور اگر حقارت کے ساتھ آیا تو کفر ہوا پھر کیسی نماز ، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر یقیناً کفر ہے۔ اب اس کفروشرک سے بچنے کے لئے تیسری صورت یہ ہے کہ التحیات ہی نہ پڑھے مگر مصیبت یہ ہے کہ اس صورت میں بھی نماز ادا نہیں ہوتی۔ اب بتائیے کہ ان لوگوں کی نماز کیسے ہوگی ؟ یعنی التحیات پڑھیں تو بھی نہیں ہوتی نہ پڑھیں تو بھی نہیں ہوتی۔ جب ان کی اپنی ہی نماز نہ ہوئی تو ان کے پیچھے کسی اور کی کب ہوگی ؟

خلاصہ یہ ہوا کہ اسمٰعیل دہلوی بالاکوٹی کے اس قول کی بناء پر نماز تو کسی دیوبندی وہابی کی ہوگی ہی نہیں ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ التحیات نہ پڑھنے کی صورت میں یہ دیوبندی وہابی شاید کفرو شرک سے بچ جائیں چاہے نماز ہو یا نہ ہو۔ لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہی کا وبال ہے کہ یہ لوگ نماز ہی سے محروم ہوگئے۔

دوسرا رخ بھی ملاحظہ ہو۔

دیوبندی عالم عبدالماجد دریابادی اشرفعلی تھانوی صاحب کو اپنے خط میں لکھتے ہیں۔ -

"نماز میں جی نہ لگنے کا مرض بہت پرانا ہے۔ لیکن کبھی یہ تجربہ ہوا ہے کہ عین حالت نماز میں جب کبھی بجائے اپنے جناب (تھانوی) کو یا .... کو نماز پڑھتے فرض کر لیا تو اتنی دیر تک نماز میں دل لگ گیا، لیکن مصیبت یہ ہے کہ خود یہ تصور بھی عرصہ تک قائم نہیں رہتا بہرحال اگر یہ عمل محمود ہو تو تصویب فرمائی جائے ورنہ آئندہ احتیاط رکھوں۔ "

(تھانوی صاحب کا) جواب ملا "محمود ہے" جب دوسروں کو اطلاع نہ ہو ورنہ سم قاتل ہے۔ "

حکیم الامت ص ۶۳، ۶۴

Marfat.com

اشرف العلوم بابت ماہ رمضان ۱۳۵۵ھ ص ۱۶ میں ہے "کسی نے خط لکھا کہ اگر آپ (تھانوی) کی صورت کا تصور کر لوں تو نماز میں جی لگتا ہے۔ (تھانوی نے) فرمایا، جائز ہے۔"

قارئین کرام! دیوبندیوں وہابیوں کے بڑے امام اسماعیل دہلوی بالا کوٹی تو نماز میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال آنے کو کس قدر برا کہتے ہیں اور اسی بالا کوٹی امام کے نائب تھانوی صاحب نماز میں اپنے خیال کو "محمود (بہت اچھا) اور جائز" فرما رہے ہیں۔ اب جھانس برگ سے بریلی کے کے مصنف فرمائیں کہ تھانوی صاحب کا خیال نماز میں تعظیم کے ساتھ لایا جائے گا تو آپ کے امام اسماعیل دہلوی بالا کوٹی کے فتوے کے مطابق نماز نہیں ہوگی لہٰذا گائے بیل گدھے کے خیال ہی کی طرح تھانوی صاحب کا خیال جائز ہو گا۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دیوبند اس مسئلہ میں کہ تھانوی صاحب کا خیال تحقیر کے ساتھ درست ہے؟ اگر علمائے دیوبند یہ فرمائیں کہ "نہیں ہرگز درست نہیں" تو پھر انہیں مان لینا چاہئے کہ ان کے امام اسماعیل دہلوی بالا کوٹی کی عبارات کفریہ اور غلط ہیں۔ اور اگر آپ اپنے اسماعیل دہلوی صاحب کو درست قرار دیں تو پھر تھانوی صاحب کے بارے میں کیا فتویٰ ہو گا؟

عبدالماجد دریا بادی اور اشرف العلوم کے حوالے سے اشرفعلی تھانوی کی ان مذکورہ عبارات پر تبصرہ کا حق اس وقت تک محفوظ رکھتا ہوں جب تک کہ علمائے دیوبند کا جواب مجھے مل جائے۔

محترم قارئین! جھانس برگ سے بریلی کے مصنف کا ایک سیاہ کارنامہ ملاحظہ ہو۔

وما ارسلنک الا رحمتہ للعالمین کا ترجمہ ص ۱۱ پارٹ ۲ پر یوں لکھا ہے۔

"And we sent thee not save as a mercy for the peoples"

Marfat.com

کیا یہ ظلم نہیں ہے؟ قرآن کریم کے الفاظ کا صحیح ترجمہ کرنے کی بجائے غلط ترجمہ کرنا کیا قرآن میں تحریف کرنا نہیں ہے؟ ظلم اسی کو ہی کہتے ہیں۔ عالمین(Worlds) کا ترجمہ(Peaples) (لوگ) کیا جا رہا ہے۔ دو ہی باتیں ہو سکتی ہیں، ایک تو یہ کہ یہ دیوبندی علم سے بے بہرہ ہیں دوسری یہ کہ یہ دیوبندی علماء، قرآن کو بدل رہے ہیں۔ جب تک یہ خود کو علماء کہتے ہیں تو اپنے علم کا انکار تو کر نہیں سکتے۔ ظاہر سی بات ہے کہ پھر قرآن ہی کو بدل رہے ہیں۔ اللہ ہمیں ایسے ظالموں سے اپنی پناہ میں رکھے۔

جہانس برگ سے بریلی پارٹ ۲ کے ص۱۱ پر گنگوہی علیہ ما علیہ کی عبارت کے بارے میں جہانس برگ سے بریلی کے مصنف نے Clasification کے تحت جو کچھ لکھا ہے۔ اس سے گنگوہی پر ہمارے اعتراض کو اور تقویت مل گئی۔ یہ مصنف وضاحت کر کے اپنے گنگوہی صاحب کو بچانا چاہتا تھا مگر وہ خود تو ڈوبے ہی تھے جہانس برگ سے بریلی کے مصنف کو بھی لے ڈوبے۔

قارئین ملاحظہ فرمائیے گنگوہی صاحب کی اصل عبارت اور اس کا جواب۔

گنگوہی فرماتے ہیں "لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔ فقط بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ(فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۲)

اس عبارت میں کتنی صراحت کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخصوص صفت "رحمۃ للعالمین" کا انکار ہے گنگوہی صاحب نے صاف کہہ دیا ہے کہ لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں۔ اور اس میں گنگوہی نے خود شریک ہونے کے لئے کہہ دیا کہ علماء ربانیین کو بھی رحمۃ للعالمین کہنا جائز ہے۔

ہر وہ شخص جس کو عبارت فہمی کا سلیقہ ہے وہ خوب جانتا ہے کہ فتاویٰ رشیدیہ کی مذکورہ عبارت کے تین جز ہیں۔ دعویٰ، دلیل، تفریع، "لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ علیہ وسلم کی نہیں" دعویٰ ہے۔ "بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں" یہ دلیل ہے۔ "لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دے تو جائز ہے" یہ تفریع ہے۔

گنگوہی صاحب کا یہ کلام صراحتہً پکار رہا ہے کہ "رحمتہ للعالمین" حضور کی مخصوص صفت نہیں بلکہ علماء ربانیین کو بھی رحمتہ للعالمین کہنا جائز ہے۔ رہی "بتاویل" کی قید، تو یہ گنگوہی صاحب نے عام لوگوں کو پھنسانے کے لئے ایک آڑ بنائی ہے۔ ورنہ دلیل اگرچہ مثبت مدعا نہیں مگر ان گنگوہی صاحب کا مقصود تو صفت خاصہ ہی اڑانا ہے۔

اب دیوبندیوں وہابیوں سے پوچھئے کہ ان کے نزدیک علماء ربانیین کون ہیں۔ کیا سنی (بریلوی) ہیں؟ یا غیر مقلد ہیں۔ یا شیعہ ہیں؟ ظاہر ہے کہ بریلویوں کو وہ بدعتی کہتے ہیں۔ غیر مقلدوں اور شیعوں کو گمراہ کہتے ہیں اور (دیوبندی وہابی خود) اپنے آپ کو علماء حق اور علماء ربانیین کہتے ہیں۔ تو ان کا مطلب یہی ہوا کہ ہم دیوبندیوں وہابیوں کو بھی رحمتہ للعالمین کہو مگر تاویل یہ کر لو کہ حضور بڑے رحمتہ للعالمین ہیں اور دیوبند کے علماء چھوٹے رحمتہ للعالمین۔ جیسا کہ اسمٰعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ "حضور ہمارے بڑے بھائی ہیں"

قارئین! خوب جان لیجئے کہ دیوبندیوں کا سب سے بڑا مقصد ہی یہی ہے کہ انبیاء اور اولیاء خصوصاً جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام خصوصیتیں اڑا دو اور انکار کردو کیونکہ جب تک خصوصیت کا انکار نہیں کرو گے۔ اس وقت تک برابری اور ہمسری نہ ہو سکے گی چناں چہ ہمسری اور برابری کرنے کے لئے اور مخصوص صفت رحمتہ للعالمین میں شریک ہونے کے لئے انہوں نے کہہ دیا کہ "دوسرے پر اگر اس لفظ کو بتاویل بول دے تو جائز ہے اگرچہ جناب رسول اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں۔" اور کسی صفت میں اعلیٰ ہونا اسی بات کی دلیل ہے کہ اس صفت میں اور بھی شریک ہیں۔ اگرچہ وہ ادنیٰ ہیں۔ ان کی اس عبارت سے نتیجہ یہی نکلا کہ حضور بڑے رحمتہ للعالمین ہیں اور دیوبند کے ملاں چھوٹے رحمتہ للعالمین۔ (معاذ اللہ)

چنانچہ گنگوہی صاحب نے جب یہ فتویٰ دیا تو ان کے متعلق جناب خلیل

Marfat.com

احمد انبیٹھوی نے یہ لکھا۔

"کمینہ غلامان خلیل احمد اپنے ملجاو ماوئی میزاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علی العالمین غیاث المریدین غوث المسترشدین نائب رسول رب العالمین قطب زمانہ، مجتہد عصرہ داوانہ حضرت مولائی ومرشدی مولانا مولوی رشید احمد صاحب دام اللہ ظلال برکاتہم علی العالمین۔"

(تذکرۃ الرشید ص ۱۴۹ ج ۱)

دیکھئے اس میں گنگوہی صاحب کو "میزاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علی العالمین" (سارے جہانوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے پر نالے) لکھا اور آخر میں لکھا۔ دام اللہ ظلال برکاتہم علی العالمین"۔ (اللہ ان کی برکتوں کے سائے سارے جہانوں پر ہمیشہ رکھے) ان دونوں عبارتوں کا معنی یہ ہوا "رحمتہ للعالمین۔ برکات للعالمین۔" جیساکہ نائب رسول رب العالمین تو جس طرح یہاں "العالمین" ہے اسی طرح دونوں عبارتوں میں "العالمین" ہے۔ ہر کوئی سمجھ سکتا ہے کہ اس کا مطلب یہی ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ سارے جہانوں کا رب ہے اس کی ربوبیت سے کوئی چیز خارج نہیں اسی طرح گنگوہی صاحب سارے جہانوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکات ٹھہرے ۔ کیا ایسی باتوں کے باوجود ان دیوبندی وہابی تبلیغی علماء کو "اہل حق "کہا جاسکتا ہے ؟ یہ لوگ "رحمت" نہیں بلکہ عالم اسلام کے لئے بہت بڑی "زحمت" ہیں۔ اللہ ہمیں ان کے شر سے اپنی پناہ میں رکھے۔

قارئین محترم! یہ خادم اہل سنت پہلے ہی عرض کرچکا ہے کہ میرے پاس اس موضوع پر اس قدر مواد ہے کہ اسے شائع کرنا چاہوں تو بے شمار کتابیں بن جائیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ "جھانس برگ سے بریلی" کے تین حصے مجھے دیئے گئے۔ ان تینوں حصوں میں کتابچوں کے مصنف کی اتنی جرات بھی نہیں ہوئی کہ وہ اپنا نام ہی لکھ دیتا۔ ان کتابچوں کے مندرجات کا اگر سطر بہ سطر تفصیلی جواب لکھا جائے تو یقیناً ایک ضخیم کتاب بن جائے۔ دیوبندیوں کی طرح ہمیں غیر مسلموں سے دنیاوی مال و زر وغیرہ کی صورت میں امداد بھی نہیں ملتی ہم تو حبیب پروردگار نبی مختار

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے در کے بھکاری ہیں۔ غیر مسلموں کی امداد سے ہمیں اللہ سبحانہ محفوظ ہی رکھے۔ کہنا یہ ہے کہ ضخیم کتاب کی اشاعت کا خرچ بھی میرے پاس نہیں تاہم اس خادم اہل سنت نے قریباً ہر اعتراض کا جواب پیش کر دیا ہے اور محض رضائے الٰہی اور رضائے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے ناموس رسالت اور مذہب حق کا تحفظ ہی میرا نصب العین ہے۔ آرزو یہی ہے زبان و قلم سے تا دم آخر گستاخان رسول کا قلع قمع کرتا رہوں اور مخلوق خدا کو ان دینی لٹیروں کی ناپاک سازشوں سے آگاہ کرتا رہوں تاکہ سنی مسلمان اپنے عقائد کا تحفظ کر سکیں۔

"جہانس برگ سے بریلی" کے تینوں حصوں میں ان کتابچوں کا مصنف یہ ہمت تو ہرگز نہ کر سکا کہ وہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی کسی مستقل تصنیف پر کوئی معقول اعتراض کر سکتا۔ اعلیٰ حضرت کی ایک ہزار کے لگ بھگ تصانیف ہیں جن میں علوم و معارف کے موتی بھرے پڑے ہیں تاہم ان دیو بندی تبلیغیوں کو محض تعصب، ضد، ہٹ دھرمی اور حقائق سے چشم پوشی کی وجہ سے بے جا و بے بنیاد اعتراض کا موقع بھی ملا تو صرف ان تحریروں پر جو امام اہل سنت اعلیٰ حضرت بریلوی کے بارے میں دوسروں نے لکھی ہیں، جب کہ ہم اہل سنت و جماعت (فرقہ ناجیہ) کا بجا طور پر اعتراض دیو بندیوں کے ان بڑے علماء کی اصل تحریروں پر ہے جو دیوبندی وہابی ازم کی بنیاد ہیں اور جن کتابوں کو یہ دیوبندی غالباً قرآن وحدیث سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں اور ان ہی کتابوں کی غلط اور کفریہ عبارتوں کی تبلیغ و اشاعت میں اپنی تمام عمر اور تمام توانائیاں صرف کرتے ہیں۔

قارئین کرام! آپ کی معلومات کے لئے علماء دیو بند کی کتابوں سے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں۔ (☆) صرف اس لئے کہ آپ بخوبی جان لیں کہ اللہ کے پیاروں کے خلاف بکواس کرنے والے ان دیو بندیوں تبلیغیوں کے خود اپنے ذوق اور ذہن کا کیا حال ہے۔ یہ لوگ خود کو شریعت و سنت کا پابند کہتے ہیں اور یہ ثابت کرنے کی کوشش

(☆) (انشاء اللہ اپنی آئندہ تحریر میں مزید بہت سی ایسی عبارات ہدیہ قارئین کروں گا۔)

Marfat.com

کرتے ہیں کہ ان کے سوا باقی تمام سچے مسلمان سب غلط ہیں۔

دیوبندیوں وہابیوں کی طرح اصل عبارات کو توڑ مروڑ کر نہیں بلکہ من وعن پیش کر رہا ہوں اور ان عبارات پر خود کوئی تبصرہ یا وضاحت نہیں کر رہا بلکہ قارئین خود ہی جان لیں گے کہ ایسی سوچ رکھنے والے علمائے دیو بند اور ان کے دیو بندی وہابی ازم کی اصلیت کیا ہے؟

"تذکرہ مشائخ دیو بند" ص ۹۶ کے حاشیہ کی ایک عبارت ملاحظہ فرمائیے "امی بی حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب وحضرت مولانا محمد الیاس صاحب کی نانی ہوتی ہیں. نہایت عابدہ زاہدہ خاتون تھیں۔ جس وقت انتقال ہوا تو ان کپڑوں میں جن میں آپ کا پاخانہ لگ گیا تھا. عجیب وغریب مہک تھی کہ آج تک کسی نے ایسی خوشبو نہیں سونگھی"

تذکرۃ الرشید ص ۴۶ پر عاشق الٰہی میرٹھی اور امداد المشتاق کے ص ۱۷ پر دیو بندی مشہور عالم اشرفعلی تھانوی صاحب اپنے پیرو مرشد کی شان بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں "ایک دن اعلیٰ حضرت (حاجی امداد اللہ صاحب) نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمانوں کا کھانا پکا رہی ہیں کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کی بھاوج سے فرمایا اٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کے کھانا پکائے۔ اس کے مہمان علماء ہیں اس کے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جن علمائے دیو بندی کا (Cook) باورچی کہا گیا ہے ان میں سر فہرست جناب رشید احمد گنگوہی ہیں۔ ذرا ان گنگوہی صاحب کا احوال ملاحظہ ہو۔ گنگوہی صاحب فرماتے ہیں میں نے ایک بار خواب دیکھا تھا کہ مولوی محمد قاسم صاحب عروس (دلہن) کی صورت میں ہیں اور میرا ان سے نکاح ہوا ہے، سو جس طرح زن و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہنچا ہے۔ انہوں نے حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی تعریف کر کے ہمیں مرید کرایا اور ہم نے حضرت سے سفارش کر کے انہیں مرید کرا دیا۔ حکیم محمد صدیق کاندھلوی نے کہا الرجال قوامون علی النساء آپ (گنگوہی) نے فرمایا ہاں! آخر ان (محمد قاسم نانوتوی) کے بچوں کی تربیت کرتا ہی ہوں۔" ص ۲۸۹ تذکرۃ الرشید ج ۲

Marfat.com

"حضرت (گنگوہی) نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری زبان سے غلط نہیں نکلوائے گا" (ارواح ثلاثہ ص ۲۶۶)

چناں چہ ان کا "حق" ملاحظہ ہو۔ یہی گنگوہی صاحب فرماتے ہیں " (ہندوؤں کے پیشوا) رام اور کنہیا اچھے لوگ تھے پچھلوں نے کیا کا کیا بنا دیا۔ " ص ۲۸۷ تذکرۃ الرشید ج ۲"

مزید ملاحظہ ہو، فرماتے ہیں "اکثر بزرگ پوشیدہ ہو کر خلقت کو راہ ہدایت پر لاتے ہیں اسی طرح بابانانک (سکھوں کے پیشوا) بھی مسلمان تھے اور پوشیدہ ہو کر ہدایت کرتے تھے"

یہی گنگوہی صاحب فرماتے ہیں کہ "مدرسہ دیو بند اللہ کا ہے" ارواح ثلاثہ ص ۲۸۱

اشرفعلی تھانوی صاحب کی اسی کتاب ارواح ثلاثہ ص ۳۸۳ پر ہے کہ "یکایک میں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک تخت اتر رہا ہے اور اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور خلفائے اربعہ ہر چہار کونوں پر موجود ہیں، وہ تخت اترتے اترتے بالکل میرے قریب آ کر مسجد میں ٹھہر گیا۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفائے اربعہ میں سے ایک سے فرمایا بھائی ذرا مولانا محمد قاسم (نانوتوی) کو بلا لو۔ وہ (خلیفہ) تشریف لے گئے اور مولانا (نانوتوی) کو لے کر آ گئے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مولانا مدرسہ (دیو بند) کا حساب لائیے۔ (نانوتوی نے) عرض کیا حضرت حاضر ہے اور یہ کہہ کر حساب تبلانا شروع کیا اور ایک ایک پائی کا حساب دیا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی اور مسرت کی اس وقت کوئی انتہا نہ تھی بہت ہی خوش ہوئے اور فرمایا کہ اچھا مولانا اب (ہمیں) اجازت ہے؟ حضرت (نانوتوی) نے عرض کیا جو مرضی مبارک ہو اس کے بعد وہ تخت آسمان کی طرف عروج کرتا ہوا نظروں سے غائب ہو گیا۔"

گنگوہی صاحب نے مدرسہ دیو بند کو اللہ کا مدرسہ کہا اور تھانوی صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس مدرسہ کا حساب دیکھنے کے لئے آسمانوں سے آنا بیان کر

Marfat.com

دیا۔

(واضح رہے کہ یہ خادم اہل سنت اپنے کتابچے دیوبند سے بریلی میں "حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا علمائے دیوبند سے اردو زبان سیکھنے کی دیوبندیوں کی روایت نقل کر چکا ہے اور یہ بھی نقل کر چکا ہے کہ وہابیوں دیوبندیوں کے امام اسمٰعیل دہلوی بالاکوٹی کے مطابق "نبی کو کوئی اختیار نہیں" اور یہ بھی کہ "نبی کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں" اور یہ بھی کہ "نبی مرکر مٹی میں مل گئے" اور یہ بھی کہ "نبی کو اپنے انجام کو کچھ خبر نہیں" العیاذ باللہ)۔

عاشق الٰہی میرٹھی صاحب جب رشید احمد صاحب گنگوہی کی سوانح عمری لکھ رہے تھے تو ایک صاحب نے خواب دیکھا کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح لکھی جارہی ہے۔" ایک صاحب نے اس کی تعبیر دی کہ کسی کامل متبع کی سوانح کا اہتمام ہو رہا ہے اور خود گنگوہی صاحب نے سوانح نگار کو خواب میں آکر فرمایا کہ "میری سوانح لکھ رہے ہو"۔ تذکرۃ الرشید ص ۷

اسی کتاب میں ص ۱۲۷ اور ص ۱۵۲ پر گنگوہی صاحب کے پاس رہ کر ذکر کرنے والوں کو "اہل صفہ" کہا گیا ہے۔

(قارئین بخوبی جانتے ہوں گے کہ "اہل صفہ" حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ خاص صحابہ کرام کی جماعت کو کہا جاتا ہے)

اسی کتاب کے ص ۲۴۲ پر ہے، گنگوہی صاحب فرماتے ہیں

(گنگوہی نے) "ایک بار ارشاد فرمایا ضامن علی جلال آبادی کی سہارن پور میں بہت رنڈیاں مرید تھیں۔ ایک بار یہ سہارن پور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے سب مریدنیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کے لئے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی میاں صاحب بولے کہ فلانی کیوں نہیں آئی رنڈیوں نے جواب دیا میاں صاحب ہم نے اس سے بہتیرا کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو اس نے کہا "میں بہت گناہ گار ہوں اور بہت روسیاہ ہوں، میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں میں زیارت کے قابل نہیں" میاں صاحب نے کہا نہیں جی، تم اسے ہمارے پاس ضرور لانا

Marfat.com

چناں چہ رنڈیاں اسے لے کر آئیں جب وہ سامنے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا تم کیوں نہیں آئی تھیں؟ اس نے کہا حضرت روسیاہی کی وجہ سے زیارت کو آتی ہوئی شرماتی ہوں میاں صاحب بولے "بی تم شرماتی کیوں ہو کرنے والا کون اور کرانے والا کون وہ ہی تو ہے" رنڈی یہ سن کر آگ ہو گئی اور خفا ہو کر کہا لاحول ولاقوۃ اگرچہ میں روسیاہ وگنہ گار ہوں مگر ایسے پیر کے منہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی۔ میاں صاحب تو شرمندہ ہو کر سرنگوں رہ گئے اور وہ اٹھ کر چل دی"

اسی صفحے پر ہے کہ گنگوہی صاحب ضامن علی جلال آبادی کے بارے میں فرماتے ہیں "ضامن علی جلال آبادی تو توحید ہی میں غرق تھے"

یہ بھی ملاحظہ ہو:۔ "ایک بار بھرے مجمع میں حضرت گنگوہی کی کسی تقریر پر ایک نو عمر دیہاتی بے تکلف پوچھ بیٹھا کہ حضرت جی عورت کی شرم گاہ کیسی ہوتی ہے اللہ رے تعلیم سب حاضرین نے گردنیں نیچے جھکا لیں مگر آپ (گنگوہی) مطلق چیں بہ جبیں نہ ہوئے بلکہ بے ساختہ فرمایا "جیسے گیہوں کا دانہ۔" تذکرۃ الرشید ص ۱۰۰ ج ۲

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رشید احمد گنگوہی کے طریقہ پر تھے، چناں چہ ملاحظہ ہو "ایک روز مجمع کثیر میں آپ (گنگوہی) نے یہ الفاظ فرمائے کہ بھائیو ایک بات کہتا ہوں اور یا اللہ تو خوب جانتا ہے کہ کیوں کہتا ہوں وہ یہ کہ یہ جو میرا طریقہ ہے بعینہٖ یہی صحابہ رضی اللہ عنہم کا طریق ہے اس پر ثابت قدم رہنا اور اس کو ہاتھ سے نہ دینا" تذکرۃ الرشید ص ۳۲ ج ۲ "

عاشق الٰہی میرٹھی صاحب مذکورہ الفاظ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ گنگوہی صاحب کا یہ فرمانا فخر کے لئے نہیں تھا بلکہ اظہار حق مقصود تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محض بشر اور اپنے جیسا عام بشر سمجھنے والے دیوبندی اپنے رشید احمد گنگوہی کو اور دوسرے بڑوں کو بشر نہیں سمجھتے، چناں چہ ملاحظہ ہو "ہر اہل بصیرت صاحب ذوق سلیم رات دن کے چوبیس گھنٹوں میں جس وقت بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ (گنگوہی) کے کمال حسن سیرت کا معترف وشیدا ہو کر بے اختیار پکار اٹھا کہ ماھٰذا بشرا ان ھٰذا الا ملک کریم" تذکرۃ الرشید ص ۶۰ ج ۲ (قارئین جانتے ہیں کہ یہ آیت حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں ہے)

Marfat.com

مزید ملاحظہ ہو۔ "مولانا رفیع الدین فرماتے ہیں کہ پچیس (۲۵) برس حضرت مولانا (محمد قاسم) نانوتوی کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور کبھی بلا وضو نہیں گیا۔ میں نے انسانیت سے بالا ان کا درجہ دیکھا۔ وہ شخص (نانوتوی) ایک فرشتہ مقرب تھا جو انسانوں میں ظاہر کیا گیا۔ ارواح ثلاثہ ص ۲۲۰

ذرا انسانیت سے بالا درجہ والے نانوتوی صاحب کا حال ملاحظہ ہو، وہ روزہ دار کا روزہ باقی نہیں رہنے دیتے تھے۔ بلکہ روزہ توڑنے پر ثواب کی خوش خبری سناتے تھے

اسی کتاب ارواح ثلاثہ کے ص ۲۹۸، ۲۹۹ پر ہے "حضرت مولانا رفیع الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے کبھی حضرت نانوتوی کے خلاف نہیں کیا۔ ایک دن میں چھتہ کی مسجد میں حاضر ہوا۔ حضرت (نانوتوی) احاطہ مسجد میں ہوتے بھنے ہوئے تناول فرما رہے تھے۔ (نانوتوی) نے فرمایا کہ آیئے مولانا (کھایئے) میں (رفیع الدین) نے عرض کیا حضرت میرا تو روزہ ہے۔ تھوڑی دیر تامل فرما کر پھر یہی فرمایا کہ آیئے مولانا۔ میں (رفیع الدین) فوراً بلا تامل کھانے بیٹھ گیا حالانکہ عصر کی نماز ہو چکی تھی افطار کا وقت قریب تھا۔ حضرت (نانوتوی) نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس سے زائد آپ کو ثواب عطا فرمائے گا جتنا کہ روزہ میں ہوتا" چناں چہ مجھے اس (قبل از وقت) افطار کے بعد کچھ ایسی کیفیات و لذات محسوس ہوئیں کہ میں نے کبھی صوم میں نہیں دیکھی تھیں۔"

انسانیت سے بالا درجہ کا معنی بھی ملاحظہ ہو۔ اشرفعلی صاحب تھانوی کی مرتبہ ارواح ثلاثہ ص ۲۲۱ پر ہے "مولانا احمد حسن صاحب بڑے معقولی تھے اور کسی کو اس میدان میں اپنا ہم عصر نہیں سمجھتے تھے ایک دن حضرت (محمد قاسم) نانوتوی کا وعظ ہوا اور اتفاق سے سامنے وہی (احمد حسن) تھے اور مخاطب بن گئے اور (نانوتوی کے وعظ میں) معقولات ہی کے مسائل کا رد شروع ہوا۔ وعظ کے بعد انہوں (احمد حسن) نے کہا اللہ اکبر یہ باتیں (جو نانوتوی نے کیں) کسی انسانی دماغ کی نہیں ہو سکتیں یہ تو خدا ہی کی باتیں ہیں۔"

اسی کتاب ارواح ثلاثہ ص ۲۴۶ پر ہے کہ "مولانا (نانوتوی) بچوں سے ہنستے

Marfat.com

بولتے بھی تھے اور جلال الدین صاحب زادہ مولانا محمد یعقوب صاحب سے جو اس وقت بالکل بچے تھے بڑی ہنسی کیا کرتے تھے کبھی ٹوپی اتارتے کبھی کمربند کھول دیتے تھے۔"

قارئین اس عبارت کو نہایت توجہ سے ملاحظہ فرمائیے۔ کیوں کہ اس تحریر میں دیوبندی وہابی عالم عبدالرزاق ملیح آبادی نے اپنے حسین احمد مدنی کو "مجازاً خدا" کہا ہے؟ (واضح رہے کہ اس خادم اہل سنت نے ان عبارات پر رائے اور تبصرہ کا حق محفوظ رکھا ہے)۔ "شیخ الاسلام نمبر" میں عبدالرزاق ملیح آبادی لکھتے ہیں "تم (دیوبندیوں) نے کبھی خدا کو بھی اپنی گلی کوچوں میں چلتے پھرتے دیکھا ہے، کبھی خدا کو بھی اس کے عرش عظمت و جلال کے نیچے فانی انسانوں سے فروتنی کرتے دیکھا ہے، تم کبھی تصور بھی کر سکے کہ رب العالمین اپنی کبریائیوں پر پردہ ڈال کر تمہارے گھروں میں بھی آ کر رہے گا۔ تم سے ہم کلام ہو گا تمہاری خدمتیں کرے گا۔ نہیں ہرگز نہیں، ایسا نہ کبھی ہوا ہے نہ کبھی ہو گا تو پھر کیا میں دیوانہ ہوں مجذوب ہوں کہ بڑھ ہانک رہا ہوں؟ نہیں بھائیو، یہ بات نہیں ہے، سڑی ہوں نہ سودائی جو کچھ کہہ رہا ہوں سچ ہے حق ہے حقیقت و مجاز کا فرق ہے، محبت کا معاملہ ہے اور محبت میں اشاروں کنایوں سے ہی کام لینا پڑتا ہے، محبت بے پردہ سچائی کو گوارا نہیں کرتی، کچھ بند بند ڈھکی ڈھکی، چھپی چھپی باتیں ہی محبت کو راس آتی ہیں۔"

اشرف العلوم سہارن پور بابت ماہ جمادین ۱۳۵۴ھ ص ۲۰ میں ہے کہ کسی نے اشرفعلی صاحب تھانوی سے "شاہ اسحٰق صاحب کے متعلق دریافت کیا تو (تھانوی صاحب) فرمایا، اس وقت تو انسانوں کا قصہ ہو رہا ہے۔ جب فرشتوں کا ذکر ہو گا ان کے ساتھ ان (شاہ اسحٰق) کے متعلق پوچھنا"

اور ارواح ثلاثہ کے صفحہ ۶۳ پر ہے "مولانا اسحٰق صاحب کی نسبت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی صورت میں ایک فرشتہ بھیجا ہے۔"

ارواح ثلاثہ ص ۱۲۱ پر سید احمد بریلوی صاحب کا ارشاد ہے کہ "جس طرف کو میں نکل جاتا ہوں وہاں کے درخت اور جانور تک مجھے پہچانتے اور سلام کرتے ہیں"

Marfat.com

مزید ملاحظہ ہو :۔

"یہ (حسین احمد مدنی) انسان ہے یا کوئی فرشتہ؟ نہیں نہیں میرا ضدی قلب اس کو بھی تسلیم کرنے پر آمادہ نہ ہوا کہ وہ انوار قدسیہ کا سرچشمہ فرشتہ ہو سکتا ہے" نذر عقیدت ص ۵

جہانس برگ سے بریلی کے مصنف فرمائیں کہ اگر ان کے حسین احمد مدنی انسان بھی نہیں تھے اور فرشتہ بھی نہیں تو پھر وہ کیا تھے؟ اور یہ بھی بتائیں کہ "انوار قدسیہ کا سرچشمہ" کسے کہا جاتا ہے؟

اپنے تھانوی صاحب کی زبانی اپنے نانوتوی صاحب کا حال بھی ملاحظہ کر لیجئے۔ تحذیر الناس میں نانوتوی صاحب نے نبوت کا دروازہ کھولا اور ذیل کی اس عبارت میں نانوتوی صاحب وہ الفاظ اپنے لئے فرما رہے ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے فرمائے تھے۔

"فرمایا ایک مرتبہ حضرت مولانا گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ اور مولانا نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے۔ مولانا گنگوہی صاحب کا تو قدم قدم پر انتظام اور مولانا نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ لا ابالی، کہیں کی چیز کہیں پڑی ہے کچھ پرواہ ہی نہیں، اس وقت ایک گروہ مولانا گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس گیا کہ ہم بھی آپ کے ہمراہ حج کو چلیں گے، آپ نے فرمایا زاد راہ بھی ہے؟ انہوں نے کہا ایسے ہی توکل پر چلیں گے۔ مولانا (گنگوہی) نے فرمایا جب ہم جہاز کا ٹکٹ لیں گے تو تم مینجر کے سامنے توکل کی پوٹلی رکھ دینا، بڑے آئے توکل کرنے، جاؤ اپنا کام کرو۔ پھر ان لوگوں نے حضرت مولانا نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ سے کہا تو آپ نے اجازت دے دی۔

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ست

راستے میں جو کچھ ملتا وہ سب (نانوتوی صاحب) لوگوں کو دے دیتے اور ساتھیوں نے کہا کہ حضرت (نانوتوی صاحب) آپ تو سب ہی دے دیتے ہیں۔ کچھ تو اپنے پاس رکھئے تو فرمایا "انما انا قاسم واللہ یعطی"

اسی سفر میں مولانا گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ نے مولانا نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ سے فرمایا کہ صبح

Marfat.com

سے شام تک پھرتے ہی ہو، کچھ فکر بھی ہے تو (نانوتوی نے) فرمایا کہ حضرت آپ کے ہوتے ہوئے مجھے کیا فکر ہے۔" (ص ۲۷۰، ۲۷۱ ارواح ثلاثہ مرتبہ اشرفعلی تھانوی)

تھانوی صاحب فرماتے ہیں "بعض صفات میں ہم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم مشترک ہیں" افاضات یومیہ ص ۴۶۴ ح ۷۔

یہی تھانوی صاحب افاضات یومیہ ص ۱۰۵ ح ا پر فرماتے ہیں کہ جب ان کے پیر حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی وفات ہوئی تو رشید احمد صاحب "گنگوہی، حضرت حاجی (امداداللہ صاحب) کی نسبت بار بار رحمتہ للعالمین فرماتے تھے۔"

ارواح ثلاثہ ص ۳۹۸ پر اشرفعلی تھانوی صاحب حاجی امداد اللہ صاحب کے بارے میں وہی الفاظ فرما رہے ہیں جو شاعر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت کے لئے کہے ہیں۔

تھانوی صاحب فرماتے ہیں "اس موقع پر حضرت (حاجی امداد اللہ) کی جامعیت پر یہی کہنے کو جی چاہتا ہے ۔

آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اسی کتاب ارواح ثلاثہ ص ۳۷۷ پر ہے کہ "حضرت حاجی (امداداللہ) صاحب علی وقت تھے اور حق ان کا تابع"

انہی اشرفعلی تھانوی صاحب کی وفات پر عبدالماجد دریا بادی اپنی کتاب "حکیم الامت" کے ص ۵۹۵ پر لکھتے ہیں کہ "ہم (دیوبندی) بدبخت ایسی نعمت کے اہل ہی کب تھے؟ حیرت اس پر نہیں، کہ یہ نعمت عظمیٰ (اشرفعلی تھانوی) اپنے وقت پر واپس لے لی گئی، حیرت اس پر ہے کہ اتنے دنوں ہم میں رہی کیسے؟

تو بہار عالم دیگری زکجا بہ ایں چمن آمدی

مصرعہ سنا جا رہا تھا علی مصداق اسی (تھانوی کی) ذات اقدس میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔"

یہ وہی اشرفعلی تھانوی صاحب ہیں جنہیں جہانس برگ سے بریلی کے مصنف اور دیوبندی

Marfat.com

وہابی ازم کے پیروکار، متبع سنت ، مجدد ملت، حکیم الامت اور حجۃ اللہ فی الارض کہتے ہیں۔ یہی نام نہاد متبع سنت تھانوی صاحب اتباع سنت میں کیسے تھے، خود فرماتے ہیں۔

"میں دروازے پر کھڑے ہو کر یا راستے میں چلتے ہوئے کسی چیز کے کھانے سے پرہیز نہیں کرتا اگر کبھی اسلامی سلطنت ہو جائے تو زائد سے زائد میری شہادت قبول نہ ہو گی" افاضات یومیہ ص ۱۴۱ ج ۴

فرماتے ہیں "دعوت اور ہدیہ میں (میں) حلال و حرام کو زیادہ نہیں دیکھتا کیوں کہ میں متقی نہیں ہوں۔ بس جو فتویٰ فقہی کی رو سے جائز ہو اسے جائز سمجھتا ہوں" کمالات اشرفیہ ص ۳۶۹

خود انہی اشرفعلی تھانوی صاحب کی زبانی ان تھانوی صاحب کا اپنا احوال ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں "ایک روز ایسا ہوا کہ (تھانوی کے) بھائی پیشاب کر رہے تھے میں (تھانوی) نے ان کے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا" افاضات یومیہ ص ۲۷۴ ج ۲

یہی تھانوی صاحب فرماتے ہیں۔ "ایک صاحب تھے سیکری کے ہماری سوتیلی والدہ کے بھائی۔ بہت ہی نیک اور سادہ آدمی تھے۔ والد صاحب نے ان کو ٹھیکے کے کام پر رکھ چھوڑا تھا۔ ایک مرتبہ کمسٹریٹ سے گرمی میں بھوکے پیاسے گھر آئے اور کھانا نکال کر کھانے میں مشغول ہوئے۔ گھر کے سامنے بازار ہے۔ میں (تھانوی) نے سڑک سے ایک کتے کا پلہ چھوٹا سا پکڑ کر گھر لا کر ان کی دال کی رکابی میں رکھ دیا۔ بے چارے روٹی چھوڑ کر کھڑے ہو گئے۔" افاضات یومیہ ص ۲۷۳ ج ۴

یہی تھانوی صاحب فرماتے ہیں "میں (تھانوی) ایک مرتبہ میرٹھ میں نوچندی دیکھنے گیا۔ شیخ الٰہی بخش صاحب کے یہاں والد صاحب ملازم تھے، میاں الٰہی بخش صاحب کے برادر زادہ شیخ غلام محی الدین نے مجھ سے دریافت کیا کہ مولوی صاحب! نوچندی میں جانا کیسا ہے؟ میں (تھانوی) نے کہا، جو مقتدا بننے والا ہو اس کو جانا جائز ہے۔، اس لئے کہ اگر وہ کسی کو منع کرے گا اور اس پر یہ سوال کیا جائے کہ اس (برے کام) میں کیا خرابی ہے تو اپنی آنکھ سے دیکھی ہوئی خرابیوں کو بے دھڑک بیان تو کر سکے گا۔، یہ سن کر وہ (غلام محی الدین) بہت ہنسے کہ بھائی! مولوی لوگ اگر گناہ بھی کریں

Marfat.com

تواس کو دین بنالیتے ہیں" افاضات یومیہ ص ۴۴۰ ج ۵
تھانوی صاحب فرماتے ہیں ایک شخص بند کمرے میں کسی عورت سے زنا کر رہا تھا "لوگوں نے دستک دی تو اب اندر سے کہتا ہے کہ میاں یہاں جگہ کہاں؟ یہاں خود ہی آدمی پر آدمی پڑا ہے۔ دیکھ لیجئے کیسا سچا آدمی تھا، جھوٹ نہیں بولا، کیسی ذہانت کا جواب دیا" افاضات یومیہ ص ۵۷۰ ج ۴
دیوبندی ازم کے پیروکار ذرا توجہ سے اپنے گروجی کے یہ الفاظ بھی ملاحظہ فرمائیں۔
اشرفعلی تھانوی صاحب فرماتے ہیں "عوام کے عقیدہ کی بالکل ایسی حالت ہے جیسے گدھے کا عضو مخصوص، بڑھے تو بڑھتا ہی چلا جائے اور جب غائب ہو تو بالکل پتہ ہی نہیں" افاضات یومیہ ص ۷ ج ۴
انہی تھانوی صاحب کے بارے میں اشرف السوانح کے مرتب ص ۹۶ ج ۱ پر فرماتے ہیں

آفاقہا گردیدہ ام مہربتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

(واضح رہے کہ یہ شعر حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ علیہ کا ہے اور انہوں نے کس کے لئے کہا ہے، قارئین ضرور جانتے ہوں گے)
دیوبندی ازم کے اس بہت بڑے پیشوا تھانوی کی گندی ذہنیت کا حال خود اس کے اپنے قلم سے ملاحظہ فرمائیے۔
"ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر (تھانوی) کے گھر حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) آنے والی ہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا۔ میرا ذہن معا اس طرف منتقل ہوا کہ کم سن عورت ہاتھ آئے گی۔" (رسالہ الامداد صفر ۳۵ ھ)
اشرف السوانح کے مرتب خواجہ عزیزالحسن ج ۲ ص ۲۰ پر فرماتے ہیں "ایک بار عشق و محبت کے جوش میں حضرت والا (تھانوی) سے بہت جھجکتے اور شرماتے ہوئے دبی زبان سے عرض کیا کہ حضرت ایک بہت ہی بے ہودہ خیال دل میں بار بار آتا ہے۔ جس کو ظاہر کرتے ہوئے بھی نہایت شرم دامن گیر ہوتی ہے۔ اور جرات نہیں پڑتی۔

Marfat.com

حضرت والا (تھانوی صاحب) اس وقت نماز کے لئے اپنی سہ دری سے اٹھ کر مسجد کے اندر تشریف لے جا رہے تھے۔ (تھانوی نے) فرمایا، کہئے کہئے۔ احقر نے نہایت شرم سے سر جھکائے ہوئے عرض کیا کہ میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا ہے کہ کاش میں عورت ہوتا حضور (تھانوی) کے نکاح میں۔ اس اظہار محبت پر حضرت والا (تھانوی) غایت درجہ مسرور ہو کر بے اختیار ہنسنے لگے اور یہ فرماتے ہوئے مسجد کے اندر تشریف لے گئے۔ یہ آپ کی محبت ہے ثواب ملے گا، ثواب ملے گا۔ انشاء اللہ۔"

اشرف السوانح کے مرتب فرماتے ہیں کہ "ایک عریضہ کے اندر بجائے القاب و آداب کے میں نے فرط محبت میں حضرت والا (تھانوی) کو صرف اس شعر سے خطاب کیا تھا۔

اے توئی اسلام من ایمان من ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ جان من جانان من سلطان من"

ص۳۱ ج۲ اشرف السوانح

اشرف السوانح کے مرتب نے کتاب کے شروع میں ص۸ ج۱ پر تمہید کے عنوان سے اپنی تحریر کے اوپر یہ شعر بھی تھانوی صاحب کے لئے لکھے ہیں۔

"اے اشرف زمانہ زمانے مدد نما ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ در ہائے بستہ را بہ کلید کرم کشا"

مستنعیناً بالخاطب قلتہ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ مستشیراً فی التخاطب قلتہ

اور تھانوی صاحب کی خانقاہ کے بارے میں ص ۴۸ ج۲ پر اشرف السوانح کے مرتب نے یہ شعر لکھا ہے۔

"اگر فردوس بر روئے زمین است ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ہمیں ست و ہمیں است و ہمیں است"

قارئین محترم! اس خادم اہل سنت کو یہ عبارتیں نقل کرتے ہوئے اپنی غیرت ایمان کی وجہ سے جو دکھ اور کرب ہو رہا ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ مجھے حیرت بھی ہے اور حد درجہ افسوس بھی کہ دیوبندی وہابی ازم کے پیروکار ان گندی عبارتوں کے لکھنے والے دیوبندی وہابی تبلیغی علماء کو اپنا پیشوا اور رہنما ہی نہیں کہتے بلکہ ان کی تقلید اور پیروی کو قرآن و سنت کی پیروی سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ عقل و شعور رکھنے والا ہر شخص ان عبارتوں کو پڑھنے کے بعد بلا شبہ یہی کہے گا کہ ایسی گندی عبارتیں لکھنے والے ہر گز

Marfat.com

علمائے حق کہلانے کے اہل ہی نہیں بلکہ یہ لوگ عالم اسلام اور مسلمانوں کے لئے شرم و افسوس کا باعث ہیں۔

مزید ملاحظہ فرمائیے۔

انبیاء و اولیاء کو بے اختیار اور اپنے انجام سے بے بہرہ کہنے والے دیوبندی اپنے گنگوہی کے لئے کیا کہتے ہیں ملاحظہ ہو۔

"آپ (گنگوہی) آخرت کی جاوید نعمتوں کے خرچ کرنے میں ہرگز بخیل نہ تھے اگر آپ بخل فرماتے تو آج آپ کے مریدین کی جماعت ہزار ہا تک کیوں کر پہنچتی۔" ص ۸۸ ج ۲ تذکرۃ الرشید

تھانوی صاحب کا اختیار ملاحظہ ہو۔

تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ "ایک انگریز نے سوال کیا تھا یہ مع اپنی اہلیہ کے مسلمان ہو گیا تھا کہ ہم ہندوستان آنا چاہتے ہیں۔ اور ہماری میم بھی ہمراہ ہو گی اور وہ پردہ نہ کرے گی۔ میں (تھانوی) نے لکھ دیا کہ آپ کے لئے اجازت ہے۔" افاضات یومیہ ص ۲۴۳ ج ۶

یہی اشرفعلی تھانوی اپنے دیوبندی وہابی عالم مظفر حسین صاحب کاندھلوی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ۔

"آپ نے فرمایا (نماز) بے وضو ہی پڑھ لیا کرو اور شراب بھی پی لیا کرو" ارواح ثلاثہ ص ۱۸۱

انبیاء کو معصوم نہ ماننے والے دیوبندی اپنے گنگوہی کی ہر عادت کو عبادت مانتے ہیں یہاں تک کہ بول و براز (پیشاب پاخانہ) کرنے کو بھی۔ ملاحظہ ہو

"خلاصہ یہ ہے کہ اہل اللہ کی عادات بے شبہ عبادات میں داخل ہیں اور ان حضرات کے صبح سے شام تک نوم ویقظہ، اکل و شرب، بول و براز، سکوت و تکلم، راحت و محنت، حرکت و سکون وغیرہ جملہ افعال ذریعہ عبادت ہونے کی حیثیت سے طاعت میں داخل ہیں اور چوں کہ حضرت امام ربانی قدس سرہ (گنگوہی) اس صدی میں اپنے زمانہ کی اس پاک باز جماعت کے پیشوا اور سردار تھے اس لئے آپ کی عادات کا عبادات ہونا تو

Marfat.com

اظہر من الشمس ہے۔ " تذکرۃ الرشید ص ٦١ ج ٢

گنگوہی صاحب کے بعد اب ذرا دیوبندیوں کے مشہور عالم اشرفعلی تھانوی صاحب کا حال بھی ملاحظہ ہو۔ تھانوی صاحب کی تحریروں میں جنسی تعلق اور فحش گوئی کی بھرمار ہے۔ ملاحظہ ہو، وہ خود فرماتے ہیں "اطباء اور فلاسفہ کا اس پر اتفاق ہے کہ جس قوت سے کام نہ لیا جاوے وہ رفتہ رفتہ زائل ہو جاتی ہے۔ جیسے ترک جماع عنت (عاجزی) کا سبب ہو جاتا ہے" کمالات اشرفیہ ص ٨٠

امداد المشتاق کے ص ٦٦٨ پر تھانوی صاحب کی جنسی رغبت کا احوال ملاحظہ ہو۔

"ایک شخص نے مجھ (تھانوی) سے کہا کہ (اللہ کے) ذکر میں مزا نہیں آتا، میں نے کہا کہ مزا ذکر میں کہاں مزا تو مذی میں ہوتا ہے جو بی بی سے ملاعبت کے وقت خارج ہوتی ہے۔ یہاں (اللہ کے ذکر) میں کہاں مزا ڈھونڈتے پھرتے ہو۔"

تھانوی صاحب کی اسی کتاب کے ص ٦٧٣ پر تھانوی صاحب کی گندی ذہنیت کا ایک اور ثبوت ملاحظہ ہو، بات سمجھانے کا اس سے زیادہ اچھا انداز دیوبندیوں کے حکیم الامت کے سوا کس کا ہو سکتا ہے۔ فرماتے ہیں

"پس اصل چیز ہے وحی اور اگر نری عقل پر مدار ہے تو عقل کا ایک اقتضا تو یہ بھی ہے جیسا ایک شخص نے کہا تھا وہ اپنی ماں سے بدکاری کیا کرتا تھا کسی نے کہا کہ ارے خبیث یہ کیا حرکت ہے تو کہتا ہے کہ جب میں سارا ہی اس کے اندر تھا تو اگر میرا ایک جزو اس کے اندر چلا گیا تو حرج کیا ہوا؟"

یاد رہے کہ دیوبندی وہابی ازم کے مجدد اشرفعلی تھانوی صاحب نے مسلمان گھرانوں کی شرم و حیا والی کنواری اور شادی شدہ عورتوں کو بے شرمی اور بے حیائی سکھانے کے لئے اپنی مشہور کتاب "بہشتی زیور" میں جنسی تعلقات (سیکس) کے جو طریقے اور نسخے تعلیم فرمائے ہیں ان سے بآسانی تھانوی صاحب کی شہوت پرستی ☆اور جنسی ہیجان سے بھرپور ذہنیت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تھانوی صاحب کی اس کتاب "بہشتی زیور" نے سیکڑوں گھرانوں کی لڑکیوں کو بے حیائی اور بدکاری کی طرف راغب کیا یہی

Marfat.com

وجہ ہے کہ خود دیوبندی وہابی کہلانے والے بہت سے لوگ اپنی لڑکیوں، عورتوں کو بے حیائی سے بچانے کے لئے تھانوی صاحب کی یہ کتاب اپنے گھروں میں رکھنا پسند نہیں کرتے)

☆ قارئین کرام! ہو سکتا ہے آپ کو تھانوی صاحب کی شہوت پرستی اور جنسی ہیجان کے تذکرے پر تعجب ہو۔ لیکن اس سے زیادہ تعجب اور افسوس کی بات یہ ہے کہ دیوبندیوں وہابیوں ہی کا دسمبر ۱۹۸۸ء میں مدرسہ عربیہ اسلامیہ آزاد ول جنوبی افریقا سے ایک رسالہ "النصیحہ" شائع ہوا، جس کے متن کو بنیاد بنا کر نامہ نگار جینٹ بینٹ نے جنوبی افریقا کے مشہور اخبار ہیرلڈ سنڈے ٹریبون میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو گستاخانہ شہ سرخی لگائی اسے نقل کرنا میرے لئے مشکل ہے، آپ کی معلومات کے لئے صرف اتنا عرض کر دوں کہ رسوائے زمانہ ملعون شیطان رشدی کی کتاب شیطانی آیات کے بعض جملوں سے "النصیحہ" کے وہ جملے زیادہ برے تھے۔ اس خادم اہل سنت نے جنوبی افریقا میں دیوبندیوں کے مرکز میاز فارم میں علمائے دیوبند سے اس سلسلے میں احتجاج کیا! اور انہیں کہا کہ وہ اپنے مسلک کے اس شیطانی عالم کی اس مذموم حرکت کا نوٹس لیں مگر افسوس کہ گستاخی رسول پر ان علمائے دیوبند کی غیرت جوش میں نہیں آئی لیکن اتنا ضرور ہوا کہ میرے خلاف علمائے میاز فارم کی طرف سے ضرور پوسٹر شائع ہوا، یہ خادم عرض کرتا ہے کہ کسی پر تہمت لگانا، مسلمان کا شیوہ نہیں، اس خادم اہل سنت کے پاس تمام دستاویزات اور ریکاڈر محفوظ ہے۔

اسی کتاب امداد المشتاق کے ص ۱۳۱ پر بیان اور عمل کے فرق کو سمجھانے کے لئے دیوبندیوں وہابیوں کے امام (تھانوی) کے جنسی رجحان اور ہیجان کا ایک اور ثبوت ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں۔ "مکتب کے لڑکوں نے حافظ جی کو نکاح کی ترغیب دی کہ حافظ جی نکاح کر لو بڑا مزہ ہے۔ حافظ جی نے کوشش کر کے نکاح کیا اور رات بھر روٹی لگا کر کھائی، مزا کیا خاک آتا، صبح کو لڑکوں پر خفا ہوئے آئے کہ سسرے کہتے تھے کہ بڑا مزا ہے، ہم نے (عورت کی شرم گاہ سے) روٹی لگا کر کھائی ہمیں تو نہ نمکین معلوم ہوئی نہ میٹھی نہ کڑوی۔ لڑکوں نے کہا کہ حافظ جی "مارا کرتے ہیں" آئی شب حافظ جی نے بے

Marfat.com

چاری کو خوب زد و کوب کیا دے جوتا دے جوتا، تمام محلہ جاگ اٹھا۔ اور جمع ہو گیا اور حافظ جی کو برا بھلا کہا پھر صبح کو آئے اور کہنے لگے کہ سسروں نے دق کر دیا۔ ، رات ہم نے مارا بھی، کچھ مزا نہ آیا اور رسوائی بھی ہوئی۔ تب لڑکوں نے کھول کر حقیقت بیان کی کہ "مارنے" سے یہ مراد ہے اب جو شب آئی تب حافظ جی کو حقیقت منکشف ہوئی ، صبح کو جو آئے تو مونچھ کا ایک ایک بال کھل رہا تھا۔ اور خوشی میں بھرے ہوئے تھے۔ تو حضرت! بعض کام کی حقیقت کرنے سے معلوم ہوتی ہے۔"

"رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا" یہ عقیدہ رکھنے والے دیوبندیوں وہابیوں کا اپنے تھانوی کے بارے میں عقیدہ ملاحظہ ہو۔ دیوبندی عالم عبدالماجد دریابادی فرماتے ہیں "اللہ نے وہی چاہا جو اس کے ایک مقبول بندہ (تھانوی) نے چاہا تھا" حکیم الامت ص ۴۷

نہایت توجہ سے ملاحظہ ہو، یہی عبدالماجد دریا بادی صاحب اشرفعلی تھانوی صاحب کو اپنے خط میں لکھتے ہیں۔

"پرسوں شب میں گھر میں (اہلیہ دریا بادی نے) ایک عجیب خواب دیکھا۔ دیکھا کہ مدینہ منورہ کی مسجد قبا میں حاضر ہیں وہیں جناب (تھانوی) کی چھوٹی بیوی صاحبہ بھی ہیں یہ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔ انہوں نے دریافت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر دیکھو گی؟ انہوں نے بڑے اشتیاق کے ساتھ کہا کہ ضرور۔ اتنے میں کسی نے کہا کہ یہ تو عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) ہیں۔ اب یہ بڑے غور اور حیرت سے ان کی طرف دیکھ رہی ہیں کہ صورت شکل، وضع و لباس (تھانوی کی) چھوٹی بیوی صاحبہ کا ہے۔ یہ حضرت صدیقہ کیسے ہو گئیں۔ اتنے میں پھر کسی نے کہا کہ نہیں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہو ہیں اب یہ اپنے دل میں اور بھی حیرت کر رہی ہیں کہ حضور کے تو کوئی صاحب زادہ ہی نہ تھے تو بہو کیسی؟ اتنے میں پھر آواز آئی کے ہر کلمہ گو حضور کی اولاد ہے۔ اور مولانا اشرفعلی جیسے بزرگ تو خاص الخاص اولاد حضورؐ کی ہیں۔ ان کی بیوی حضورؐ کی بہو ہی کہلائیں گی۔" حکیم الامت ص ۵۴۸۔ ۵۴۹

قارئین محترم! مذکورہ چند عبارتیں بڑے بڑے دیوبندی وہابی علماء کی اصلیت کو بے

Marfat.com

نقاب کرنے کے لئے خود انہی کی کتابوں سے من و عن پیش کی گئی ہیں۔ یہ خادم اہل سنت ان عبارات پر جہانس برگ سے بریلی کے مصنف کی طرح کوئی Comment نہیں لکھ رہا نہ ہی جہانس برگ سے بریلی کے مصنف سے کوئی Clarification چاہتا ہے کیوں کہ یہ ظاہر ہے کہ گندگی پر تبصرہ اور وضاحت سے گندگی ہی میں اضافہ ہو گا۔ گندگی کا یہ گندا ذوق و شوق دیوبندیوں ہی کو بھلا لگتا ہے۔ ہو سکتا ہے گنگوہی صاحب اور تھانوی صاحب کو پرستش کی حد تک چاہنے والے جہانس برگ سے بریلی کے مصنف اور ان کے حامی یہ دیوبندی تبلیغی وہابی اپنے گنگوہی و تھانوی کی مذکورہ عبارتوں کی گندگی کو دنیا بھر کی ستھرائی ثابت کرنا چاہیں یا ان گندی عبارتوں کو قرآنی آیات یا احادیث نبوی کی مثل مقدس قرار دینے کی کوشش کریں اور یہ کہیں کہ یہ گندی مثالیں وغیرہ بھی اچھی ہیں اور اچھی باتیں سمجھانے کے لئے لکھی گئی ہیں تو اس کے جواب میں ان دیوبندی تبلیغی وہابی حضرات کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ جناب! غلط بات بہر حال غلط ہی ہوتی ہے۔

مگر آپ کا کوئی بڑا غلط اور گندی بات لکھے تو آپ اس غلط کو بھی صحیح اور گندی کو بھی پاک ہی کہتے ہیں صرف اس لئے کہ وہ آپ کے اپنے کی کہی اور لکھی ہوتی ہے۔ اور کوئی دوسرا اگر صحیح بات لکھے تو اس صحیح بات کو پھر آپ کیوں غلط بنا دیتے ہیں؟ ہے کوئی معقول جواب اس کا آپ کے پاس؟ مجھے کہنے دیجئے کہ آپ کو سچ سے۔ حق سے اور ہم اہل حق سے خوامخواہ کی دشمنی ہے، بغض ہے اور آپ محض عیب جو ہیں اور اگر کوئی عیب نہ ملے تو خوبی کو عیب بنانا اور بتانا کوئی آپ سے سیکھے!

اشرف السوانح ج ۲ ص ۵۶ پر آپ کے اشرفعلی تھانوی صاحب ہی کا ارشاد ہے کہ "محبت کو محبوب کے عیب بھی ہنر نظر آتے ہیں اور معاند کو ہنر بھی عیب نظر آتے ہیں۔"

آپ دیوبندیوں وہابیوں نے تو اللہ کے لئے عیب کو ممکن اور ثابت کیا، اللہ کے بے عیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہزاروں خوبیوں کو عیب کہہ دیا۔ پھر ہم صحیح العقیدہ سنی، آپ (دیوبندیوں وہابیوں) کے ظلم و جور کی زد سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

اے جہانس برگ سے بریلی کے مصنف اور دیوبندی ازم کے حامیو! مجھ گنہگار کو جو چاہو

Marfat.com

کہہ لو، مگر اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، رسول اللہ کی ازواج و اولاد، ان کے اصحاب و احباب رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں کسی طرح بے ادبی نہ کرو۔ اللہ کے ان پیاروں کو ناراض نہ کرو اگر تم سے ان کا ادب نہیں ہوتا تو تم ان کی بے ادبی سے خود کو باز تو رکھ سکتے ہو۔ تم سے ان کی شان بیان نہیں ہوتی تو تم ان کے مرتبہ و مقام کے خلاف کوئی بات کرنے کی بجائے چپ بھی رہ سکتے ہو۔ تم کو تعظیم رسالت گوارا نہیں تو تمہیں کوئی اس کے لئے مجبور نہیں کرتا مگر جو لوگ بحکم الٰہی اللہ کے پیاروں کی تعظیم کرتے ہیں انہیں تم غلط یا برا کیوں کہتے ہو۔ شاید تمہیں اللہ کے پیارے اور بے عیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی پسند نہیں۔ کتنی عجیب بات ہے، تم جس نبی کا کلمہ پڑھ کر خود کو مومن کہلاتے ہو تمہیں اس نبی کی تعظیم و تکریم سے کوئی شغف نہیں۔ ہم صحیح العقیدہ اہل سنت و جماعت اپنے معبود حقیقی اللہ جل شانہ کے پاک کلام کی ہر آیت سے اللہ سبحانہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرتے ہیں اور تم اسی پاک کلام قرآن کریم سے اپنی رائے کو بنیاد بنا کر اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان گھٹانے کی کوشش کرتے ہو۔ ہم سنی، عظمت و شان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی ہیں اور تم دیوبندی وہابی تبلیغی، عظمت و شان رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی و بے ادبی کے مرتکب ہوتے ہو۔

ہم سنی، اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیاں جاننے کے جویاں رہتے ہیں اور تم دیوبندی وہابی تبلیغی، اللہ کے پیارے اور بے عیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عیب تلاش کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہو۔ تم خود ہی فیصلہ کر لو کہ کس کا وقت اچھا گزرتا ہے۔ شاید تمہیں کوئی بھی اچھی چیز پسند نہیں کیونکہ تم عیب جو ہو۔

جھانس برگ سے بریلی کے مصنف اور اس کے ہم نوا غالباً یہ جانتے ہوں گے کہ کسی بے عیب پر عیب کا الزام لگانا، بہتان ہے۔ وہ اپنے ہی عالم کا اس بارے میں فتویٰ اسی کتاب میں ملاحظہ کر چکے ہیں۔ یہ تمام دیوبندی وہابی تبلیغی اپنے بڑے تھانوی صاحب کا ایک مشورہ نہایت توجہ سے ملاحظہ فرمالیں۔ تھانوی صاحب اپنی کتاب امداد المشتاق کے ص ۱۴۱، ۷ پر فرماتے ہیں

"ایک بزرگ کی خدمت میں ایک طالب آیا اور بزرگ کی صورت دیکھ کر ششدر کھڑا رہ گیا۔ بزرگ نے پوچھا کیوں کیا بات ہے؟ کہا کہ حضرت گھر سے تو معتقد ہو کر چلا تھا مگر یہاں آکر عجیب نقشہ نظر آیا جس کو زبان سے عرض نہیں کر سکتا۔ فرمایا کہ نہیں بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ عرض کیا کہ حضور کی صورت کتے کی سی نظر آتی ہے۔ بزرگ نے برا نہیں مانا۔ فرمایا ہاں نظر آتی ہو گی، ایسا بھی ہوتا ہے۔ تم اللہ کا نام پڑھو۔ اس نے پڑھا، پھر دریافت کیا کہ اب کیسی نظر آئی ہے عرض کیا کہ بلی کی سی، فرمایا کہ وہی نام ایک ہفتہ اور پڑھو۔ اس کے بعد انسان کی سی نظر آنے لگی۔ فرمایا کہ یہ تمہاری ہی صورت تھی جو اس آئینہ میں نظر آئی سو وہ ناقص صورت اپنی ہی صورت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ کبھی تشدد کی ضرورت بھی ہوتی ہے مثلاً اگر کوئی شخص کنویں میں گرنا چاہتا ہو بس ایک جست کی کسر رہ گئی ہے تو آیا اس وقت اس کو نرمی سے سمجھایا جائے گا یا ہاتھ سے پکڑ کر زور سے ایک جھٹکا مارے گا کہ کہاں جاتا ہے، کیا مرے گا؟" دیوبندی وہابی ازم کے مبلغ اور حامی اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ دیوبندی وہابی ہم سچے سنی مسلمانوں کو برا کہہ رہے ہیں تو یہ دیوبندی اپنے ہی تھانوی صاحب کے مطابق دراصل آئینے میں اپنی ہی بدنما شکل دیکھ رہے ہیں۔ مزید ملاحظہ فرمائیں۔

اشرف السوانح ج ۲ ص ۶۰ پر تھانوی صاحب کا ارشاد ہے کہ "ہر شخص اچھے برتاؤ کا متحمل نہیں لوگ کہتے ہیں کہ سختی نہ کرو بھلا کیسے سختی نہ کروں جب بلا سختی کے اصلاح نہ ہو۔ اب دیکھ لیجئے دس بارہ سال کی خوش اخلاقی نے تو ان کی کچھ بھی اصلاح نہ کی بلکہ اور دماغ سڑا دیا۔ اور دس بارہ منٹ کی ڈانٹ نے پوری اصلاح کر دی دماغ صحیح ہو گیا خناس نکل گیا۔"

جھانس برگ سے بریلی کے مصنف اور تمام دیوبندیوں وہابیوں تبلیغیوں سے عرض ہے کہ بے جا ضد کو چھوڑ کر طلب حق کے لئے کھلے دل سے دیانت کے ساتھ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی سیرت و تعلیمات اور ان کی ایک ہزار کے لگ بھگ تصانیف دیکھو۔ صرف فتاوی

Marfat.com

رضویہ کی بڑے سائز کی بارہ ضخیم جلدیں ہی دیکھ لو جن کی مثال پورے دیوبند میں نہیں ملے گی۔ یقیناً ان کتب کے مطالعے کے بعد اعلیٰ حضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں صحیح اندازہ ہو جائے گا۔

اور آپ کا وجدان بھی گواہی دے گا کہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ بلا شبہ دین کے مجدد، پابند شریعت و سنت اور عہد آفریں عالم ربانی اور سچے عاشق رسول تھے۔ عرب و عجم کے بڑے بڑے علماء اور خود علمائے دیوبند نے اعلیٰ حضرت بریلوی کے علمی تبحراور عشق رسول کا اعتراف کیا ہے۔ جنوبی افریقا کے اور دیگر تمام دیوبندی تبلیغی وہابی علماء و عوام کو بھی چاہئے کہ وہ بے جا اعتراضات میں خود کو تباہ و برباد نہ کریں بلکہ یہ حقیقت تسلیم کر لیں کہ ہم اہل سنت و جماعت (سنی) ہی (جنھیں آپ بریلوی کہتے ہیں) قرآن و سنت کے سچے پابند اور پیروکار ہیں اور ہمارے عقائد و اعمال خود دیوبندی وہابی علماء کی کتب سے ثابت ہیں۔

جہانس برگ سے بریلی کے مصنف اور دیوبندی ازم کے حامی دنیا کے چند سکوں کے لئے عارضی دنیا کے سامنے اپنی جھوٹی انا قائم رکھنے کے لئے ہرگز ہرگز اللہ سبحانہ اور اس کے پیارے و آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض نہ کریں اور دائمی عذاب و عتاب اپنے لئے جمع نہ کریں۔ رشید احمد گنگوہی، محمد قاسم نانوتوی، خلیل احمد انبیٹھوی اور اشرفعلی تھانوی وغیرہ نے اگر غلطی کی ہے، کفر کیا ہے تو آپ کفریہ عبارات لکھنے والوں کے حامی نہ بنیں اور ان کی کفریہ عبارات کے قائل اور قابل بن کر اپنے لئے کفر جمع نہ کریں۔

اس خادم اہل سنت، خاک پائے آل رسول نے محض رضائے الہی اور رضائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ کو بار بار دعوت الی الحق دی ہے۔ اور حقائق آپ کے سامنے پیش کیے ہیں۔ اس کے باوجود اگر آپ کا عقیدہ یہی رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے اور اس نے جھوٹ بولا ہے، اللہ کو ہر غیب کا علم ہر وقت نہیں ہوتا، بندے کے کام کا علم اللہ کو پہلے سے نہیں ہوتا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے جیسا اور جتنا علم عطا کیا ویسا اور اتنا ہی علم بچوں پاگلوں اور جانوروں کو بھی حاصل ہے۔ خاتم

Marfat.com

النبیین کا معنی آخری نبی نہیں۔ شیطان کا علم ، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) اور آپ دیوبندیوں وہابیوں کے وہ تمام غلط عقیدے جن کو اس فقیر نے مختصراً دیوبند سے بریلی (حقائق) اور اس کتاب میں بھی نقل کیا ہے، اگر جہانس برگ سے بریلی کے مصنف اور ان کے حامی تمام دیوبندی وہابی تبلیغی اپنے انہی عقیدوں پر قائم ہیں تو یہ خادم اہل سنت انہیں پھر دعوت دیتا ہے کہ آؤ ، قدرت سے فیصلہ کروا لو۔ یہ خادم اہل سنت تم سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ تمہارے تھانوی صاحب ہی نے کہا ہے کہ جب کوئی تباہی کے قریب ہو تو اسے نرمی سے نہیں سمجھایا جاتا۔ تمہارے ہی تھانوی صاحب فرماتے ہیں :

"جس دنبل کے اندر مادہ فاسد بھرا ہوا ہو اور آپریشن کی ضرورت ہو وہاں یہ کہا جائے کہ نہیں صرف اوپر ہی اوپر مرہم لگا دو چاہے پھر وہ مادہ فاسد اندر ہی اندر پھیل کر سارے جسم کو سڑا دے یہ تو گوارا لیکن یہ گوارا نہیں کہ ایک ہی نشتر میں سارا مادہ فاسد نکال باہر کیا جائے۔" ص ۶۰ ج ۴ اشرف السوانح ۔

مزید فرماتے ہیں "جہاں سختی کی ضرورت ہو وہاں سختی کرنا بھی عدل ہے۔ اس موقع پر نرمی کرنا ظلم ہے۔" کمالات اشرفیہ ص ۸۰

یہ خادم اہل سنت بھی عرض گزار ہے کہ اس جھگڑے کو ۸۰ سال ہو گئے اب تک سیکڑوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ ہزار طرح سے حقائق واضح کیے گئے ہیں اس کے باوجود بھی اگر دیوبندی وہابی تبلیغی اپنی ضد پر قائم ہیں اور حق کو قبول نہیں کرتے تو پھر میدان مباہلہ میں آنے سے نہ گھبرائیں۔ اس خادم اہل سنت کی دعوت مباہلہ قبول کریں اور قدرت کی طرف سے جو فیصلہ ہو اسے تسلیم کر لیں۔

قارئین محترم ! یہ خادم اہل سنت یہ اعتراف کرتا ہے کہ مجھے خود پر کوئی ناز نہیں اپنے علم و عمل پر کوئی غرور نہیں۔ یہ گنہگار تو خود کو شہر رسول مدینہ منورہ کے کتوں کی خاک پا کے برابر بھی نہیں سمجھتا۔ ہاں مجھے ناز ہے تو صرف اس بات پر کہ میرے گلے میں غلامان رسول کی غلامی کا پٹا ہے۔ اہل اللہ سے اپنی نسبت پر مجھے ضرور ناز ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میرا اللہ میرے عصیاں سے درگزر کرتے ہوئے صرف اور صرف اپنے

Marfat.com

محبوب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و صداقت کے تحفظ کے لئے مجھے ضرور کامیاب فرمائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

میں اتمام حجت کر رہا ہوں

جھانس برگ سے بریلی کے مصنف اور ان کے حامی اگر طلب حق چاہتے ہیں (اور انہیں اپنے موقف اور اپنی صداقت پر یقین ہے اور وہ میرے پیش کردہ حقائق تسلیم کرنے پر تیار نہیں) تو وہ میدان مباہلہ میں محبوب سبحانی حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اس ادنیٰ غلام کے مقابل آ جائیں۔ ورنہ روز محشر ان لوگوں کے پاس کوئی عذر نہیں ہو گا۔

اس خادم کا مقصد محض رضائے الٰہی اور رضائے رسول کا حصول ہے۔ جو میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بے ادب اور گستاخ ہے اس کے لئے میرے پاس کوئی تکریم نہیں اور جو میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے غلام و عاشق ہیں یہ گناہ گار ان تمام عاشقان رسول کا غلام ہے۔ اپنی تحریر و تقریر اور علم و عمل میں یہ گناہگار الحب للہ و للرسول و البغض للہ و للرسول کے اصول کا پابند ہے اور اس اصول کے مطابق گستاخان رسول کے رد میں بھی کسی کی ذاتی سبب سے دل آزاری نہیں کرتا۔ (یہ گناہ گار اسی لئے دیوبندیوں وہابیوں تبلیغیو ں رافضیو ں تمام باطل فرقوں سے کہا کرتا ہے کہ "ہمیں چھیڑو نہیں ورنہ ہم تمہیں چھوڑیں گے نہیں" یعنی ہم پر بے بنیاد و بے جا اعتراض نہ کرو ورنہ ہم تمہیں بے نقاب کئے بغیر نہیں رہیں گے۔)

اگر نادانستہ طور پر کسی کی ذاتی دل آزاری ہو گئی ہو تو معذرت خواہ ہوں۔ اللہ کریم مجھے معاف فرمائے۔

آخر میں اپنے قارئین سے عرض گزار ہوں کہ یہ خادم اہل سنت آپ سب سے دعاؤں کا طالب ہے۔ اور آپ سے یہی استدعا کرتا ہے کہ مذہب حق اہل سنت و جماعت پر ثابت قدم رہیں، ہم سنی یقیناً اللہ کے فضل و کرم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے کامل متبعین کے طریقہ پر ہیں اور ہماری اللہ سبحانہ سے یہی

Marfat.com

التجا ہے کہ ہمارا معبود اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل غلامی ہمارا اعزاز و امتیاز بنائے اور دونوں جہان میں ہمیں اپنی اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا عطا فرمائے۔

Marfat.com

○ قرآن مکمل ضابطہ حیات ہے

آئیے

قرآن کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں

حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری کی معرکہ آرا تفسیر

ضیاء القرآن

قرآن فہمی کا بہترین ذریعہ ہے

اس کے علاوہ اپنی پسند کی ہر کتاب ہم سے طلب فرمائیں

ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ، لاہور

فون: ۶۳۴۶۴

Marfat.com

تصحیح اغلاط

کلم نمبر سطر/صفحہ	مطبوعہ متن	صحیح متن
۸/۱۶	تک جاری ہے	تک جا رہی ہے
۹/۳	!"	خبر!"
۹/۳	ہر غیب سے با نہیں	ہر غیب سے باخبر نہیں
۱۲/۲۱	جی حضورے	جی حضوریئے

۲۸ حاشیہ کی عبارت سے پہلے خط نہیں لگایا جا سکا۔

۲۹ ابتدائی چار سطریں ص ۲۸ کے حاشیئے کا بقیہ ہیں جو غلطی سے ص ۲۹ کے شروع میں جوڑ دی گئی ہیں۔

کلم نمبر سطر/صفحہ	مطبوعہ متن	صحیح متن
۲۹ آخری سطر	مفکر المسلمین	مکفر المسلمین
۳۰/۱۷	ایضاً	ایضاً

۳۰ حاشیہ کی عبارت سے پہلے خط نہیں لگایا جا سکا۔

کلم نمبر سطر/صفحہ	مطبوعہ متن	صحیح متن
۳۱	ایضاً	ایضاً
۳۵/۱۴	تبلیغوں	تبلیغیوں
۳۷/۲۰	ایضاً	ایضاً
۳۸/۶	مستقیم	مستقیم
۱ ۳۹/۳	خیالات اور	خیالات باطلہ اور
۱ ۴۳/۱۲	علی وقت	علیٰ وقت
۱ ۴۳/۱۷	اپنے پیر کو امداد	"اپنے پیر کو" کے لفظ زائد کمپوز ہو گئے ہیں
۲ ۴۳/۱۸	ابو جہال	ابو جہل
۲ ۴۴/۶	نبی جناب	"نبی" کے لفظ زائد کمپوز ہو گئے ہیں

Marfat.com

۲ ۴۴/۱۷	دست گر درماندگان	دست گیر درماندگان
۲ ۴۴/۲۲	استلال	استدلال
۱ ۵۲/۵	وفادیت بالبلبال	ونادیت بالبلبال
۱ ۵۲/۱۱	کے بعد یہ ایک شعر کمپوز ہونے سے رہ گیا ہے، لیکن ترجمہ اس کا شامل ہے	"یاسیدی للہ شیأنہ انتم لی المجدی وانی جادی
۱ ۵۲/۱۵	نعندہ رقیتی و ترباقی	فعندہ رقیتی وتریاقی
۱ ۵۲/۶	یامرشدی یا موئلی یا مغرئ	یا مرشدی یا موئلی یا مفزئی
۱ ۵۵/۹	حاجات وا ل مشکلات	حاجات و استحلال مشکلات
۱ ۶۱/۴	اشہاب ثاقب ص ۸۸	الشہاب الثاقب ص ۸۸

۶۲ فٹ نوٹ (حاشیہ) کا متن جو ص ۶۲ اور ۶۳ کے شروع میں دو خطوں کے درمیان ہے یہ حاشیہ ص ۶۱ کا ہے جو غلطی سے اس طرح سے لگا دیا گیا۔

۱ ۶۳/۱۸	سے مراد معطی غیب ہے	سے مراد بعض غیب

۶۹ حاشیہ کی عبارت سے پہلے خط نہیں لگایا جا سکا۔

۷۳ خط کے بعد کا پیرا گراف ص ۲۷ کا حاشیہ ہے جو ص ۲۷ پر غلطی سے متن کے درمیان لگادیا گیا ہے۔

۷۵ سطر ۱۱ کے بعد متن میں کچھ کمپوزڈ عبارت رہ گئی ہے جو آئندہ اڈیشن میں شامل کر دی جائے گی۔

۷۷/۱۰	وغیر مطبعہ غیر مصدقہ	غیر مطبوعہ وغیر مصدقہ

۷۷ حاشیہ کی عبارت سے پہلے خط نہیں لگایا جا سکا

۷۸/۱۰	کاروائیاں	کارروائیاں
۷۸/۱۳	علماء کی مد وستائش	علماء کی مدح و ستائش
۷۹/۲	میلاد شریف ناایسا ہے	میلاد شریف منانا ایسا ہے
ایضاً	جنم دن تے ہیں	جنم دن مناتے ہیں

Marfat.com

۷۹/۸ (انگلش) یہاں انگریزی عبارت نہیں لگائی جا سکی وہ عبارت یہ ہے۔

Hazrat Moulana Rashid Ahmed Gangohi Rahmatullah Alayhi forbade Meelad, because the Meelad reciters copy and imitate the Blessed Birth of Rasulullah Sallallahu Alayhi Wasallam in the following maner; that a lady sits behind a curtain with a baby in her lap. When the Meelad reciters mentions the birth and that Aamina is going through severe labour pains, the lady behind the curtain starts moaning and groaning as if shd is really experiencing labour. Suddenly she pinches the baby and the baby cries out aloud. On hearing this cry the Meelad reciters adjudge it to be the cry of the Blessed Birth, and start chanting; Ya Nabi Salaamolaik, Ya Rasool Salaamolaik." They tie up small pieces of cloths with blood stains on it to mark the Blessed Birth. They mimic the scene as if it is really taking place.

۸۰/۵	حصہ ابھی رک لیا	حصہ ابھی روک لیا
۸۰/۱۵	سچے مسلمانوں کو مشرک	سچے مسلمانوں کو مشرک

۸۲ حاشیہ کی عبارت سے پہلے خط نہیں لگایا جا سکا

۸۷/۱۰	لاتجعلوا	لاتجعلوا
۸۸/۱۲	قبرزات خود	قبر بذات خود
۸۹/۴	علیہما السلام	علیہا السلام
۲۹/۸	جن سے خلق رکو	جن سے خلق خدا کو
۹۵/۳	" ر ولک الحمد "	"ربنا ولک الحمد"
۱۰۱/۳	تبلیغی نصاب تھام پہ	تبلیغی نصاب تھا. پر

۱۰۳/۲۱ جن الفاظ کو خط کشیدہ کیا جانا تھا جو کمپیوٹر میں نہیں کیا جا سکا۔

۱۰۹/۱۸	گستاخی کی سزاد	گستاخی کی سزا دینا
۱۰۹/۱۹	بھلی کہ یہ د ہی	یہ ملی کہ یہ دنیا ہی

۱۱۰/۷ (عبارت رہ گئی. صحیح یوں ہے)

موت سے کچھ دن پہلے ان کی آنتیں کچھ اس طرح ہو گئی تھیں کہ ان کا پاخانہ ان کے منہ میں آجاتا. کبھی اسے اگل دیتے اور کبھی پھر نگل جاتے اور ان کی ٹانگیں۔

۱۱۰/۱۲	(حاشئے میں) ایک حمایت	ایک حماقت

Marfat.com

۱۱۱ ص ۱۱۰ کے حاشیہ کا بقیہ ص ۱۱۱ کے شروع میں غلطی سے لگادیا گیا ہے۔

۱۱۲/۱۰	ان کی واشاعت	ان کی تبلیغ و اشاعت
۱۱۳	حاشیہ کا خط رہ گیا ہے	
۱۱۴/۸	مستضاد	مستفاد
۱۱۵/۸	جز اللہ عدوہ باباہٗ	جزاللہ عدوہ بابانہٗ

۱۱۷ حاشیہ کا خط رہ گیا ہے۔

۱۱۷/۸ جن الفاظ کو خط کشیدہ کیا جانا تھا کمپیوٹر میں نہیں کیا جاسکا

۱۱۸ ص ۱۱۷ کے حاشیہ کا بقیہ ص ۱۱۸ کے شروع میں لگ گیا ہے

۱۲۱/۹	اور شرح صدد کے	اور شرح صدر کے
۱۲۴/۲ ۲	تذکیر الاخوون ص ۲۹۷	تذکیر الاخوان ص ۲۹۷
۱۲۷	حاشیہ کا خط رہ گیا ہے۔	
۱۲۸/۱۹	تبلیغوں	تبلیغیوں
۱۳۲/۸	اب بتائے کے	اب بتایئے کہ
۱۳۴/۸	Peaples	Peoples
۱۳۴/۸	Clasification	Clarification
۱۳۷	حاشیہ کا خط رہ گیا ہے۔	
۱۴۱/۲۳	حاضر ہوئے	حاضر ہوا
۱۴۰/۱۵	صاحب علی	صاحب علیؑ

۱۵۱ سطر ۴ سے ۱۷ تک ص ۱۵۰ کا حاشیہ ہے جو غلطی سے اس طرح لگ گیا ہے آخر میں کتابیات کے صفحات شامل کتاب نہیں ہو سکے جو آئندہ اڈیشن میں شامل کر دیئے جائیں گے۔

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ املا وغیرہ کی دیگر اغلاط کی نشان دہی بھی فرما دیں تاکہ آئندہ اڈیشن میں وہ صحت کے ساتھ کر دی جائیں۔ شکریہ (ناشر)

Marfat.com

Marfat.com

کوکب نورانی اوکاڑوی کی مذہبی تصانیف

دیوبند سے بریلی (حقائق)

اذان اور درود شریف

سفید و سیاہ (جہانگیر برگ سے بریلی کتابچوں کا جواب)

میرا دین (اسلامی بنیادی عقائد اور ضروری معلومات)

بدعت کی حقیقت

مسئلہ امامت

ختم شریف حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ

احکام نبوی اور ہماری زندگی (مجموعۂ احادیث)

شجرۂ طیبہ (اوراد و وظائف)

مقالاتِ کوکب

بارہ مہینے کے نیک اعمال

اپنی ادا دیکھ (اخباری تراشوں کے عکس)

قادیانی دجال

یہ تمام کتابیں اردو اور انگریزی زبان میں شائع کی جائیں گی

Marfat.com

کوکب نورانی اوکاڑوی کی مذہبی تصانیف

دیوبند سے بریلی (حقائق)

اذان اور درود شریف

سفید وسیاہ (جہانس برگ سے بریلی کتابچوں کا جواب)

میرا دین (اسلامی بنیادی عقائد اور ضروری معلومات)

بدعت کی حقیقت

مسئلہ امامت

ختم شریف حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ

احکام نبوی اور ہماری زندگی (مجموعۂ احادیث)

شجرۂ طیبہ (اوراد و وظائف)

مقالاتِ کوکب

بارہ مہینے کے نیک اعمال

اپنی ادا دیکھ (اخباری تراشوں کے عکس)

قادیانی دجّال

یہ تمام کتابیں اردو اور انگریزی زبان میں شائع کی جائیں گی

Marfat.com

سفید و سیاہ

Marfat.com